مصنفین
فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو حفظہ اللہ
فضیلۃ الشیخ ابو اسامہ سلیم بن عید الہلالی حفظہ اللہ
مترجمین
الشیخ محمد یوسف طیبی حفظہ اللہ
ابو عثمان محمد عرفان رمضان حفظہ اللہ
نظر ثانی
فضیلۃ الشیخ محمد زکریا زاہد حفظہ اللہ

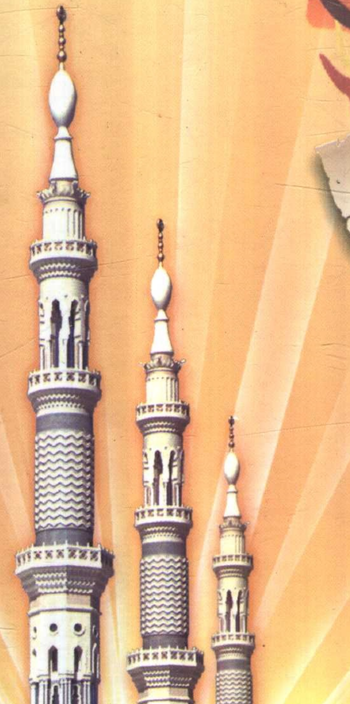

www.KitaboSunnat.com

نجات یافتہ کون؟

نجات یافتہ جماعت کا منشور اور اسلاف کا عقیدہ و منہج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نجات یافتہ کون؟

مصنفین

فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو اسامہ سلیم بن عید الہلالی حفظہ اللہ

مترجمین

الشیخ محمد یوسف طیبی حفظہ اللہ

ابو عثمان محمد عرفان رمضان حفظہ اللہ

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ محمد زکریا زاہد حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

الفرقان ٹرسٹ، خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ، پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ہمارا ادارہ تمام کتب معاشرتی اصلاح اور نیک نیتی سے شائع کرتا ہے، البتہ مصنف و مترجم کی آراء سے ہمارا متفق ہونا ضروری نہیں۔ لہٰذا کتاب پر کسی بھی قانونی چارہ جوئی سے ادارہ آزاد ہے۔ تاہم فنی و طباعتی خرابی کی صورت میں کتاب کسی بھی وقت تبدیل کی جا سکتی ہے۔ (ادارہ)

نام کتاب **نجات یافتہ کون؟**

مصنفین فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو رحمہ اللہ فضیلۃ الشیخ ابو اسامہ سلیم بن عید الہلالی حفظہ اللہ

مترجمین الشیخ محمد یوسف طیبی رحمہ اللہ ابو عثمان محمد عرفان رمضان حفظہ اللہ

نظر ثانی فضیلۃ الشیخ محمد زکریا زاہد حفظہ اللہ

سعودی عرب

دار العلوم النحيه للنشر والتوزيع

ص ت: ١٠١٠٢٠٤٨٧٦

فرع: مركز الجامع التجاري شارع باخشب جده

معرض: ٠٢٦٣٣٦٦٤٠ فاكس: ٠٢٦٨٧٤٥٥٧

المكتب الرئيسي الرياض، حي الفيصلة

هاتف: ٠١٢٤٢٣١٢٦

مكتبه دار الفرقان، الرياض

هاتف: ٠١-٤٣٥٨٦٤٦، ٠٥٦٣٠٦٤٧٣٦، ٠٥٠٧٤١٩٩٢١

مكتبه بيت السلام، الرياض

هاتف: ٠١-٤٤٦٠١٢٩، ٠٥٠٥٤٤٠١٤٧، ٠٥٠٢٠٣٣٢٦٠٠

پاکستان

الفرقان ٹرسٹ: خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ، گل والا فون: 066-2611270

مکتبہ الکتاب: حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0321-4210145

ڈیلرز

اسلامی اکیڈمی: الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-7357587

کتاب سرائے: الحمد مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-7320318

نعمانی کتب خانہ: حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-7321865

مکتبہ اسلامیہ: غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-7244973

دار الکتب السلفیہ: اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0423-7361505

مکتبہ غوثیہ: غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0321-4460487

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نجات یافتہ جماعت کا منشور

❀ اذانِ سحر ---------- 14

❀ مقدمہ ---------- 28

❀ نجات یافتہ جماعت ---------- 29

❀ نجات یافتہ جماعت کا منشور ---------- 32

❀ جہاد فی سبیل اللہ کا حکم ---------- 38

❀ نجات یافتہ جماعت کی نشانی ---------- 38

❀ اللہ کی مدد یافتہ جماعت کون سی ہے؟ ---------- 39

❀ توحید اور اس کی اقسام ---------- 42

(۱) توحید ربوبیت ---------- 42

(۲) توحید اُلوہیت ---------- 43

(۳) توحید الاسماء والصفات ---------- 43

❀ لا الٰہ الا اللہ کا معنی ---------- 45

❀ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی ---------- 47

❀ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ---------- 49

❀ صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگو ---------- 51

❀ اللہ الرحمٰن عرش پر بلند ہے ---------- 53

❀ توحید کی اہمیت ---------- 56

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ توحید کی فضیلت ---------- 59
❀ ''توحید نیک بختی کا سبب اور گناہوں کا کفارہ ہے۔'' ---------- 60
❀ توحید کے مزید فائدے ---------- 62
❀ توحید کے دشمن ---------- 65
❀ توحید کے متعلق علماء کا موقف ---------- 67
❀ شرک کے خلاف جنگ اور توحید پر علماءِ کرام کے موقف ---------- 68
❀ وہابی کا کیا معنیٰ؟ ---------- 73
❀ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ ---------- 76
❀ قوم کا ردِّ عمل ---------- 77
❀ معرکہ توحید و شرک ---------- 80
❀ حکم، فیصلہ صرف اللہ کا ---------- 84
(۱) عقیدہ کے بارے میں اللہ کا حکم ---------- 84
(۲) عبادت میں اللہ کا حکم ---------- 84
(۳) معاملات میں اللہ کا حکم ---------- 85
(۴) حدود اللہ اور قصاص میں اللہ کا حکم ---------- 86
(۵) شریعت میں بھی اللہ کا حکم ---------- 86
❀ خلاصہ کلام ---------- 87
❀ عقیدہ پہلے یا حاکمیت ---------- 89
❀ شرک اکبر اور اس کی اقسام ---------- 90
(۱) دعا کا شرک ---------- 90
(۲) اللہ کی صفات میں شرک ---------- 91

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) محبت کا شرک ---------- 91
(۴) طاعت وفرمانبرداری میں شرک ---------- 92
(۵) فنا ہونے میں شرک ---------- 92
(۶) اختیارات میں شرک ---------- 93
(۷) خوف میں شرک ---------- 94
(۸) حاکمیت کا خوف ---------- 94
❀ شرکِ اکبر کا علاج ---------- 95
❀ غیر اللہ کو پکارنے والے کی مثال ---------- 95
❀ اللہ کے ساتھ شرک کی نفی کیونکر! ---------- 97
(۱) اللہ کے افعال میں شرک کی نفی ---------- 97
(۲) عبادت اور دُعا میں شرک کی نفی ---------- 98
(۳) عبادت میں شرک کی ایک شکل حاکمیت میں شرک کرنا ہے ---------- 99
(۴) صفات میں شرک کی نفی ---------- 99
❀ موحد کون ہوتا ہے؟ ---------- 101
❀ شرکِ اصغر اور اس کی اقسام ---------- 101
(۱) ریا کاری ---------- 102
(۲) غیر اللہ کا حلف اُٹھانا ---------- 103
(۳) شرکِ خفی ---------- 103
❀ شرک کے مظاہر ---------- 103
(۱) غیر اللہ کو پکارنا ---------- 104
(۲) اولیاء کرام اور صالح لوگوں کا مسجد میں دفن ہونا ---------- 104

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) اولیاءِ کرام کے نام کی نذر و نیاز دینا ---- 105

(۴) انبیاء و اولیاء کی قبروں پر ذبح کرنا ---- 106

(۵) نبیوں اور ولیوں کی قبروں کے گرد طواف کرنا ---- 106

(۶) قبروں کی طرف نماز پڑھنا ---- 106

(۷) قبروں کی نیت کر کے سفر کرنا ---- 107

(۸) اللہ کے نازل کردہ قانون کے خلاف فیصلے ---- 107

(۹) حکمرانوں کی یا علماء و مشائخ کی فرمانبرداری ---- 107

❀ آستانے اور مزار ---- 108

❀ شرک کے نقصانات اور اس کا فساد ---- 112

(۱) شرک انسانیت کی توہین ہے ---- 112

(۲) شرک، خرافات اور باطل اشیاء کا گھونسلہ ---- 113

(۳) شرک بہت بڑا ظلم ہے ---- 113

(۴) شرک توہم پرستی اور خوف کا مصدر ہے ---- 114

(۵) شرک سے نفع بخش عمل معطل ہو کر رہ جاتا ہے ---- 114

(۶) آخرت کے عذاب کا سبب ---- 115

(۷) شرک اُمت کے انتشار کا سبب ہے ---- 116

❀ مسنون وسیلہ ---- 117

❀ مسنون توسل کی اقسام ---- 117

(۱) ایمان کا وسیلہ ---- 117

(۲) اللہ کی توحید کا وسیلہ ---- 118

(۳) اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ ناموں کا وسیلہ ---- 118

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اللہ تعالیٰ کی صفات کا وسیلہ ---------- 119

(۵) نیک اعمال کا واسطہ ---------- 119

(۶) گناہ چھوڑنے کا وسیلہ ---------- 119

(۷) نیک لوگوں سے دُعا کروالینا ---------- 119

❀ ممنوع وسیلہ اور اس کی اقسام ---------- 121

(۱) فوت شدگان کا وسیلہ ---------- 121

(۲) نبی ﷺ کی جاہ کا واسطہ ---------- 121

❀ اللہ کی مدد آنے کی شرطیں ---------- 122

(۱) توحید کا مرحلہ ---------- 123

(۲) اُخوت کا مرحلہ ---------- 123

(۳) تیاری ---------- 124

❀ مسلمانوں کی مدد ہم پر فرض ہے! ---------- 125

❀ کفر اکبر اور اس کی اقسام ---------- 128

(۱) جھٹلانے والا کفر ---------- 128

(۲) تصدیق کے باوجود انکار اور تکبر کا کفر ---------- 128

(۳) آخرت میں شک اور گمان کا کفر ---------- 128

(۴) منہ پھیر لینے کا کفر ---------- 129

(۵) نفاق کا کفر ---------- 129

(۶) انکار کا کفر ---------- 130

❀ کفر اصغر اور اس کی اقسام ---------- 130

(۱) کفرانِ نعمت ---------- 130

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) شریعت کا کفر ---------- 130

(۳) اللہ کی شریعت کا اقرار کرنے کے باوجود اس کو نافذ نہ کرنا ---------- 131

❀ طاغوتوں سے بچو! ---------- 131

❀ طاغوت کی اقسام ---------- 132

(۱) ابلیس ---------- 132

(۲) ظالم حکمران جو اللہ کے احکام کو تبدیل کرنے والا ہو ---------- 132

(۳) ایسا شخص جو علم غیب رکھنے کا دعویدار ہو ---------- 133

(۴) وہ شخص جس کی اللہ کے سوا پوجا کی جائے ---------- 133

❀ نفاق کی اقسام ---------- 134

(۱) نفاقِ اکبر ---------- 134

(۲) نفاقِ اصغر ---------- 135

❀ رحمٰن کے ولی اور شیطان کے دوست ---------- 136

❀ خرافات نہ کہ کرامات ---------- 138

❀ ایمان کے شعبے ---------- 139

(الف) دل کے اعمال ---------- 140

(ب) اعمالِ لسان ---------- 141

(ج) بدن کے اعمال ---------- 141

❀ مصائب کے اسباب اور علاج ---------- 143

❀ عید میلاد نبی ﷺ ---------- 145

❀ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کیوں کرا! ---------- 149

❀ دُرودِ پاک کی فضیلت ---------- 152

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ خود ساختہ دُرود و سلام ---------- 155

❀ بہشتی دُرود ---------- 160

❀ ناری دُرود ---------- 162

❀ قرآن زندوں کے لیے نہ کہ مردوں کے لیے ---------- 164

❀ ممنوعہ قیام ---------- 168

❀ مطلوبہ اور جائز قیام ---------- 171

❀ ضعیف اور موضوع احادیث ---------- 173

❀ قبروں کی زیارت کیسے کی جائے؟ ---------- 177

❀ اندھی تقلید ---------- 180

❀ حق کو رد نہ کرو ---------- 182

❀ مسلم کا عقیدہ...... اشعار میں ---------- 183

اسلاف کے عقائد و منہج

❀ حرفِ آغاز ---------- 189

❀ امت کی صورت حال اور رسول گرامی ﷺ کی پیشین گوئیاں - 191

وھن کی حالت ---------- 191

دوسری حالت : دخن ---------- 201

دخن سے کیا مراد ہے؟ ---------- 203

۱۔ بدعات ---------- 205

۲۔ ہمارے قلعے اندر سے گرائے جا رہے ہیں ---------- 208

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ دھوکے والے سال ---------- 212
❀ اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے ---------- 215
❀ اسلامی بیداری کی صورت حال ---------- 218
اپنے قد کاٹھ (طاقت) سے ناواقفیت ---------- 218
جماعت المسلمین......؟ ---------- 219
کتاب وسنت کے فہم اور اس کو سیکھنے کے مصادر میں اختلاف ---------- 221
حدیث حذیفہ سے حاصل ہونے والے تین اہم نکات ---------- 223
❀ اسلامی بیداری کی راہ کا سنگ میل ---------- 225
❀ سلف وسلفیّت لغوی، اصطلاحی اور زمانی اعتبار سے ---------- 227
سلف کا لغوی معنی ---------- 227
اصطلاحاً ---------- 228
زمانی اعتبار سے لفظ سلف کا مفہوم ---------- 232
سلفیّت ---------- 233
❀ چند شبہات اور ان کا ازالہ ---------- 236
۱......کیا "سلفی" نام رکھنا بدعت ہے؟ ---------- 236
۲......اعتراض ---------- 237
❀ سلفیت، فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ ---------- 241
فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ ---------- 241
۱......امت مسلمہ کو فرقہ بندی سے منع کرنے والی احادیث نبویہ ---------- 241
۲......طائفہ منصورہ کے متعلق احادیث ---------- 243

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳.....فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کی علامات ---------- 248

منہج کا تعین ---------- 248

طائفہ منصورہ کی مخالفت کرنے والے ---------- 255

❀ الغرباء ---------- 261

۱.....غربت اسلام کے متعلق احادیث نبویہ ---------- 261

۲.....لفظ "غُرَبَاءُ" کی تفسیر ---------- 264

۳.....کیا غرباء، فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ میں فرق ہے؟ ---------- 266

۴۔اہل حدیث ---------- 269

کبار تابعین کرام رحمہم اللہ ---------- 273

کبار تبع تابعین عظام رحمہم اللہ ---------- 274

مذکور بالا اسلاف کے شاگردانِ گرامی قدر ---------- 274

ان کے شاگرد اور ان میں سرفہرست ---------- 274

❀ اہل سنت والجماعت ---------- 280

۱.....وجہ تسمیہ ---------- 280

۲.....اہل سنت والجماعت ہی فرقہ ناجیہ، طائفہ منصورہ اور اہل حدیث ہیں ---------- 281

۳.....اہل سنت والجماعت اور سلفیت ---------- 283

سلفیت کی طرف دعوت ---------- 286

❀ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منہج علمی تھا؟ ---------- 288

فہم صحابہ متواتر منقول ہے ---------- 289

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ---------- 292

امام فلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ---------- 293

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ---------- 293
علامہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ---------- 293
پہلا وہم: مذہب سلف میں سلامتی ہے لیکن مذہب خلف زیادہ علمی اور پختہ ہے ---------- 302
دوسرا وہم: قرآنی دلائل یا منطق یونان؟ ---------- 308
امام غزالی کا اعتراف ---------- 309
امام رازی کا اعتراف ---------- 309
❀ صرف سلفی منہج ہی کیوں؟ ---------- 313
اعتراض ---------- 314
جواب ---------- 314
سوال ---------- 315
جواب ---------- 315
اعتراض ---------- 320
جواب ---------- 320
اعتراض ---------- 332
جواب ---------- 332
❀ صحابہ اور تابعین کا فہم سلف اور منہج سلف سے استدلال ---------- 336
۱......عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ---------- 336
❀ ۲......حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ ---------- 338
❀ ۳......عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ---------- 338

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

بات جب اُس دین کی ہوتی ہے جو آخری نبی محمد کریم ﷺ لے کر آئے تھے تو دل تڑپ اُٹھتا ہے کیونکہ آج وہ عملوں میں ناپید ہے۔ ہم مسلمان دلوں میں مغرب کی پیروی کے جذبے، سوچوں پر ہندوانہ چھاپ، عمل میں اونچ نیچ کی ہیرا پھیریاں لیے دین محمدی ﷺ کو مسجدوں تک محدود کر چکے ہیں کیونکہ یہ وہی مہر ہے جو انگریز نے برصغیر میں رہتے ہوئے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے سے ہمارے ذہنوں پر لگائی تھی۔ مسجد سے نکلتے ہی ہمارے رویے کیوں بدل جاتے ہیں؟ پتہ ہی نہیں چلتا کہ یہ محمد کریم ﷺ کے ماننے والے ہیں؟ دلوں میں بغض و حسد، فرقہ پرستی، خود پرستی، سودی کاروبار، انگریز کی نقالی، ہندو کی چاہت، بدعات و خرافات سے محبت، توحید و سنت سے نفرت، اخلاص سے دُوری، قرآن کو سپارہ پڑھنے تک محدود کرنا اور ہر آیت کو سمجھ کر نہ پڑھنا جیسے اعمال ہماری زندگی کا حصہ بن گئے ہیں۔ یہ چیزیں ہم میں ایسی رچ بس گئی ہیں کہ اب اپنی ہی محسوس ہوتی ہیں۔ تَدَبَّرُوْا

مسلمانو! اپنی اپنی پسند کی آیات اور احادیث لے کر فرقوں میں نہ بٹو، اللہ کے لیے آؤ اُس کامل دین کی طرف جس کو میرے اور آپ کے نبی محمد کریم ﷺ لے کر آئے تھے۔ آؤ اس بات (قرآن و حدیث) کی طرف جو سب مسلمانوں میں مشترک اور نجات کا ذریعہ ہے۔

یہ کتاب اسی اسلام کا آئینہ ہے جس کا نمونہ نبی کریم ﷺ ہیں، جسے ہمارے اسلاف نے عملی طور پر اپنایا۔ شاید آج پھر مسلمان اس کتاب سے اپنا چہرہ پہچان لیں اور دیکھ لیں کہ وہ کون تھے، اور محمد کریم ﷺ کے دین کی طرف لوٹ آئیں۔ آمین ثم آمین

مدیر مکتبة الکتاب

عبدالرؤف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذانِ سحر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ، وَبَعْدُ!

قرآن حکیم کی رُو سے دنیا میں دراصل ملتیں دو ہی ہیں، فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ﴾ (التغابن : ٢)

"اللہ رب العالمین وہی ذات ہے کہ جس نے تمہیں (اے تمام انسانو!) پیدا کیا ہے۔ چنانچہ تم میں سے بعض کافر (اس کے باغی و نافرمان) ہیں اور بعض تم میں سے مسلمان ہیں۔"

اور پھر تاریخ انسانی اس بات کی شاہد ہے کہ دنیا میں کبھی طاغوتی نظام کے پجاریوں کا غلبہ رہا اور کبھی حزب الرحمٰن کا۔ اس ضمن میں سب سے بڑا سچ یہی ہے کہ جس دور میں بھی اہل ایمان نے اپنے اصلی منہج سلیم و طریق نبوی کو چھوڑ کر تفرقہ بندی اور بدعات و خرافات والا راستہ اپنایا، اللہ تعالیٰ کے باغیوں اور شیطانی کارندوں نے اُن پر غلبہ حاصل کر کے دنیا کو جہنم کی راہ پر چلا دیا، جس کے نتیجے میں قومیں کی قومیں دنیا کے نقشہ سے مٹا دی گئیں۔ روئے زمین پر جا بجا پائے جانے والے کھنڈرات اور آثارِ قدیمہ اس سچائی کا منہ بولتا ثبوت اور قرآن حکیم میں مندرج واقعات اس پر برہانِ قاطع و ساطع ہیں۔

آج ملت اسلامیہ محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام بھی اپنے دین کے بگاڑ، بدعات و خرافات کی اندھی پیروی اور تفرقہ بندی کا مکمل طور پر شکار ہو چکی ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے چودہ صدیاں قبل اس ملت کی تہتر فرقوں میں بٹ جانے والی جس پیش گوئی کے ذریعے خبر داری فرمائی تھی، آج مسلمانوں کا اپنے دین کی اصل الاصول کو چھوڑ کر ان کے ہر فرقے کا دوسرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام فرقوں کے خون کا پیاسا ہو جانا اس نبوی فرمانِ حق کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

وہ ملت کہ گردوں پہ جس کا قدم تھا ہر اک کھونٹ میں جس کا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق میں محترم تھا وہ اُمت ، لقب جس کا خیر الامم تھا
نشان اس کا باقی ہے صرف اس قدر یاں
کہ گنتے ہیں اپنے کو ہم بھی مسلماں

جناب معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا:

((أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ ، ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ۔ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ [الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ] لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصَلٌ إِلَّا دَخَلَهُ .)) ❶

”خبردار رہو! بلاشبہ تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے وہ بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ اور ضرور اس ملت (اُمت اسلامیہ) کے لوگ تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ان میں سے بہتر (۷۲) فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا اور یہی جماعت حقہ ہوگی۔ (جو اللہ کی کتاب، رسول اللہ کی سنت اور بغیر افراط وتفریط کے صحابہ کرام، تابعین عظام، اور تبع تابعین رحمہم اللہ جمیعاً کی اعتدال والی راہ پر ہوں گے۔) اور بلاشبہ آنے والے وقت میں میری اُمت کے اندر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن میں گمراہیاں ایسے سما جائیں گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹنے سے باؤلا پن انسان کی ہر رگ اور جوڑ جوڑ میں سما جاتا

❶ سنن أبي داؤد، كتاب السنة، حديث ٤٥٩٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔'' (بعینہٖ بدعات وخرافات ان کے ہر رگ وریشہ میں سما جائیں گی۔)

اسی معنی کی احادیث سادا تنا ابو ہریرہ، انس بن مالک، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین سے مسند الامام احمد اور کتب سنن میں بھی درج ہیں۔ ❶

اور جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشادِ گرامی ہے:

﴿فَتَقَطَّعُوٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ۝﴾

(المؤمنون: ۵۳)

''پھر وہ اپنے معاملے میں آپس میں کئی گروہ ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ہر گروہ کے لوگ اسی پر خوش ہیں جو ان کے پاس ہے۔''

ہر گمراہ سے گمراہ فرقہ بھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے۔ اگر معاملہ یہاں تک ہوتا تو شاید قابل برداشت تھا مگر ان دنوں ملت کی صورتِ حال اس قدر بگڑ چکی ہے کہ: گمراہی کی راہ پر قائم فرقوں کے لوگوں کو جب عین قرآن وسنت والے اصلی دین حنیف کی دعوت دی جاتی ہے تو ان ٹولوں کے سربراہان و قائدین اور پیران و مرشدین اپنے کارکنان و مریدین کو اہل حق کے خلاف بھڑکا کر انہیں ان مردانِ حق کے خون کا پیاسا بنا دیتے ہیں۔ ایک ہی ماحول، معاشرے اور بسا اوقات ایک ہی خاندان و قبیلے کے لوگ اس تفرقہ بندی کی زد میں آ کر یوں ایک دوسرے سے بیگانے ہو جاتے ہیں گویا صدیوں سے کوئی بیر چلا آ رہا ہو۔

بدلے یک رنگی کے یہ نا آشنائی ہے غضب
ایک ہی خرمن کے دانوں میں جدائی ہے غضب
ہو گیا مانند آب ارزاں مسلماں کا لہو
مضطرب ہے تو کہ تیرا دل نہیں دانائے راز

❶ دیکھیے: مسند احمد: ۳/ ۱۴۵۔ سنن ابن ماجه، حديث: ۳۹۹۲، ۳۹۹۳۔ جامع الترمذی: ۲۶۴۰، ۲۶۴۱۔ سنن ابی داؤد: ۴۵۹۶. محدث العصر فضیلۃ الشیخ / محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے ان احادیث پر حسن صحیح اور حسن کا حکم لگایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فتنہ خوں رنگ کے پیچھے جن نا اندیشوں کے ہاتھ ہیں، شاعر نے ان کی نشان دہی بھی کیا خوب کی ہے:

کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے؟
فقیہ و صوفی و شاعر کی ناخوش اندیشی

حالی نے اس الم ناک صورتِ حال کی تصویر کشی یوں کی ہے:

وہ دیں جس نے الفت کی بنیاد ڈالی کیا طبع دوراں کی نفرت سے خالی
بنایا اجانب کو جس نے موالی ہر اک قوم کے دل سے نفرت نکالی
عرب اور حبش، ترک و تاجیک و دیلم
ہوئے سارے شیر و شکر مل کے باہم
تعصب نے اس صاف چشمہ کو آ کر کیا بغض کے خار و خس سے مکدر
بنے خصم جو تھے عزیز اور برادر نفاق اہل قبلہ میں پھیلا سراسر
نہیں دستیاب ایسے اب دس مسلماں
کہ ہو ایک کو دیکھ کر ایک شاداں

مگر اس دردناک صورتِ حال کے باوجود ایک حوصلہ مند پہلو یہ ہے کہ: اللہ رب العرش الکریم نے بھی وعدہ فرما رکھا ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: ۹)

"بے شک ہم نے ہی یہ نصیحت نازل کی ہے اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔"

"الذکر" سے مراد قرآن بھی ہے اور نبی مکرم ﷺ کی احادیث و سنن مبارکہ بھی۔

اور رسول اللہ ﷺ نے بھی وحی من اللہ کی بنیاد پر ارشاد فرمایا تھا:

((لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ .))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میری اُمتر کا ایک گروہ ہمیشہ (قرآن وسنت والے اپنے علمی و جہادی و دینی غلبہ کے ساتھ) غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔" ❶

یہاں امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں "کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا" والی کتاب کے تحت ایک باب کا عنوان قائم کیا ہے:

"بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ، يُقَاتِلُوْنَ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ."

"باب ہے نبی کریم ﷺ کے اس ارشادِ گرامی کے بارے میں: "میری اُمت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی اور وہ لوگ (کفار ومشرکین سے) جنگ کرتے رہیں گے۔"

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس جماعت سے مراد "قرآن وسنت والے علماء، اہل الحدیث کی جماعت" ہے۔ اسی طرح صحیح مسلم، کتاب الامارہ میں جناب عمیر بن ہانی رحمہ اللہ کی روایت ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے جناب امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کو برسرِ منبر یوں بیان کرتے ہوئے سنا: "میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سماعت کیا، آپ فرما رہے تھے:

(("لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ.))

"میری اُمت کی ایک بڑی جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔ جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے گا یا ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ حتی کہ اللہ عزوجل کا حکم آن پہنچے (قیامت آجائے) اور وہ لوگوں پر غالب ہی رہیں گے۔"

❶ صحيح البخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، حديث: ٧٣١١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعینہ اسی معنی کی ایک صحیح حدیث سنن ابی داود میں جناب عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کتاب الجہاد، باب فی دوام الجہاد میں بھی مروی ہے۔ جس میں ظَاهِرِيْنَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ ...... کے الفاظ ہیں۔ یعنی جماعت حقہ و طائفہ منصورہ کے یہ لوگ ہمیشہ اپنے مد مقابل لوگوں پر حق کے ساتھ غالب رہیں گے۔

چنانچہ صحیح احادیث مبارکہ میں ہمیشہ قرآن و سنت والے خالص دین حنیف اور منہج سلف صالحین پر قائم جن اہل السنہ والجماعۃ کے بارے میں نہایت بابرکت خبر دی گئی ہے اس جماعت حقہ کے حضرات گرامی قدر آج بھی دنیا جہان میں موجود ہیں۔ ان کی عام و خاص پہچان کیا ہوتی ہے اور ان کے اوصاف حمیدہ کیا ہوتے ہیں؟ انہی باتوں اور انہیں لوگوں کے متعلق کتاب ہذا میں مفصل گفتگو کی گئی ہے۔ آپ کے ہاتھوں میں عصر حاضر کے دو جید علمائے کرام فضیلۃ الشیخ محمد جمیل زینو استاذ الحدیث مکہ مکرمہ اور فضیلۃ الشیخ و محدث العصر علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید فضیلۃ الشیخ ابو اُسامہ سلیم بن عید الہلالی آف اُردو حفظہما اللہ کی زیر مطالعہ موضوع پر زبردست ان دو تحریروں کے تعارف سے قبل شاعر مشرق کی نصیحت نہایت فائدہ مند رہے گی۔ فرمایا:

ربط و ضبط ملت بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں اس نکتے سے اب تک بے خبر
پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو
ملک و دولت ہے فقط حفظ حرم کا ایک ثمر
ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر
جو کرے گا امتیازِ رنگ و خوں مٹ جائے گا
ترک خرگاہی ہو یا اعرابی والا گہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدم ہو گئی
اڑ گیا دنیا سے تو مانند خاک رہگذر
تاخلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

اگرچہ یہ بات سو فیصد درست ہے کہ ملت اسلامیہ اس وقت پارہ پارہ ہے۔ یہود و نصاریٰ، کفار و مشرکین اور طواغیت و ہنود کی سازشیں اور کوششیں اس ضمن میں بہت کامیاب جارہی ہیں۔ حزب الشیطان کے کارندوں کے ذریعے میڈیا وار میں ہمیں جو ہزیمت اُٹھانا پڑ رہی ہے اس کا توڑ رہی ہے اس وقت کا نہایت مشکل ترین مرحلہ ہے۔ اکثر مسلم معاشروں میں توحید کی جگہ شرک، ایمان کی جگہ چھپے ہوئے کفر و نفاق، سنت کی جگہ بدعات اور صحیح اسلامی تہذیب و تمدن کی جگہ خرافات و ہندوانہ اور مشرکانہ رسوم و رواج نے لے رکھی ہے۔ مگر پچھلی چند ایک دہائیوں سے نئی نسل میں صحیح اسلامی بیداری کی ایک ہل چل سی دنیا میں واضح نظر آرہی ہے اور صاف دکھائی دے رہا ہے کہ مستقبل قریب میں ظلم وظلمت کی اندھیری رات ضرور چھٹے گی اور......

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
اس قدر ہو گی ترنم آفریں بادِ بہار
نکہت خوابیدہ غنچے کی نوا ہو جائے گی
آملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک
بزمِ گل کی ہم نفس بادِ صبا ہو جائے گی
پھر دلوں کو یاد آجائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے، لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلی ایک، ڈیڑھ صدی سے اسلامی بیداری میں مسلم معاشروں نے جہان میں جو تیزی سے کروٹیں لینا شروع کر رکھی ہیں اور بیداری کے نتیجے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روئے زمین پر انقلابات برپا ہیں، اس کے پیچھے بلا امتیاز ہر خطے اور ہر ملک کے مخلص نوجوانوں اور صحیح العقیدہ والعمل مسلم راہنماؤں کا کردار واضح ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی اس دور کا سب سے بڑا سچ ہے کہ امت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام کو اندھی تقلید، بدعات و خرافات اور بے راہ روی والے خوابِ غفلت سے بیدار کرنے اور اس اُمت کی نسل نو کو بے حسی والی گہری نیند سے جگانے کے لیے جزیرۃ العرب کے مدد الف ثانی امام محمد بن عبدالوہاب تمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے ممد و معاون سموالامیر محمد بن سعود رحمہ اللہ کا کردار و عمل جتنا واضح اور بڑا ہے شاید صلاح الدین ایوبی اور اپنے زمانے کے امام العصر علامہ احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے بعد اس پائے اور مرتبہ و مقام کے لوگ کہیں پیدا نہ ہوئے ہوں۔ کیا لفظ ''وہابی'' ہر ایوانِ باطل و بدعات اور ہر خانقاہِ خرافات میں ہلچل نہیں مچا دیتا؟ بارہویں صدی ہجری کے دونوں اماموں اور ان دونوں ساتھیوں کی جوڑی نے یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں کھیلنے والے تمام خوارج و روافض کے فرقوں اور تصوف و خرافات کے ہاتھوں رسوا ہونے والے تمام درباروں اور سب کی سب خانقاہوں کے نظام کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ اللہ عزوجل نے اپنے ان دونوں محترم بندوں کی کاوش کو جلا بخشی اور جہاں اس نے دنیا جہان میں ان کی مجددانہ فکرِ قرآن و سنت کو کسی نہ کسی تحریکی صورت زندہ رکھا وہاں اس نے امام محمد بن سعود رحمہ اللہ کی نسل سے عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود رحمہ اللہ کو آج سے کم و بیش ایک سو بیس سال قبل ہمت عطا فرمائی اور اس بطل جلیل نے دعوت و جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے جزیرۃ العرب کے بیشتر علاقے فتح کر کے ''المملكة العربية السعوديه'' کی داغ بیل ڈالی۔ ملک موصوف رحمہ اللہ نے ایک بار پھر دنیا پر اللہ رب العالمین اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت مطہرہ کا نفاذ کر کے ثابت کر دیا کہ اللہ عزوجل کا دین حنیف، اسلام دنیا میں زندہ رہنے اور غالب ہونے کے لیے آیا ہے، کھلم کھلے دشمنوں اور منافق سازشیوں کے ہاتھوں مٹنے کے لیے نہیں۔

چنانچہ شاہِ موصوف رحمہ اللہ اور ان کے بعد ان کے معزز جانشینوں ملک سعود بن عبدالعزیز،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک فیصل بن عبدالعزیز، ملک خالد بن عبدالعزیز اور ملک فہد بن عبدالعزیز رحمہم اللہ کے ادوار میں پوری ملت اسلامیہ کو ایک قرآن وسنت والے پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لیے جو مخلصانہ کوششیں ہوئیں اور پھر اس مملکت رشیدہ میں عدل وانصاف کے قیام، دنیا میں قرآن وسنت کی تعلیم کے پھیلاؤ اور خود مملکت میں عالمی تعلیمی اداروں کے قیام کے ساتھ ساتھ حرمین شریفین کی نئے انداز میں تعمیر وتوسیع کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے گئے وہ کس عقل مند پر عیاں نہیں ہیں؟ اللہ رب العالمین بلا امتیاز تمام کے تمام افراد آل سعود، سب کے سب افراد آل شیخ اور تمام دیگر علماء عظام مملکت سعودیہ و اعیانِ مملکت کو روئے زمین کے ہم تمام اہل اسلام و اہل توحید کی طرف سے اس طرح کے عظیم المرتبہ کارناموں پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ (اللّٰھم آمین)

مذکور بالا سطور کے تناظر میں اب آیئے ذرا کتاب ہذا "نجات یافتہ کون؟" کا تھوڑا سا تعارف کر لیجیے تاکہ اس عظیم الفائدہ تحریر کا مرتبہ ومقام ہمیں اور آپ کو معلوم ہو سکے۔ مملکت سعودیہ کے صدر اوّل میں ہی الجامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ، جامعہ اُم القریٰ مکہ مکرمہ، جامعہ امام محمد بن سعود الریاض، اور دار الحدیث مکہ مکرمہ جیسے علمی مراکز کا قیام جو عمل میں آ گیا تھا اور ان اداروں نے پھر بغیر فرقہ بندی کے خالصتاً قرآن وسنت والے سلف صالحین وائمہ کرام رحمہم اللہ کے منہج سلیم پر جو دنیا بھر کے مسلم نوجوانوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا اور اس کے نتیجے میں ہر جگہ اصلی دین حنیف کا تعلیم وعمل والا ماحول پیدا ہوا کہ جس سے پرانے مسلم معاشروں میں تبدیلیاں رونما ہوئیں تو اس کے پیچھے صاف ظاہر ہے پختہ علم والے جید علماء وائمہ کرام اور اساتذہ کی محنت کارفرما تھی۔ (اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاحْفَظْ مِنْھُمُ الْحَیِّیْنَ بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ)

انہی عظیم القدر اساتذہ کرام میں فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، الشیخ محمد بن صالح العثیمین، محدث العصر علامہ محمد ناصر الدین البانی جیسے کبار علمائے کرام رحمہم اللہ اور فضیلۃ الشیخ محمد جمیل زینو حفظہ اللہ کا شمار ہوتا ہے۔ فن حدیث میں علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصر حاضر میں جو خدمات ہیں وہ ایک سند کی حیثیت رکھتی ہیں اور اس بات کو ہر عالم اور ہر طالب علم خوب جانتا ہے۔ان کے شاگردانِ راشدین میں فضیلۃ الشیخ ابو اسامہ سلیم بن عید الہلالی حفظہ اللہ کا نام گرامی علمی حلقہ میں نہایت معروف ومشہور ہے۔کتب حدیث کی تخریج و تحقیق اور فن حدیث میں اپنے استاذ محترم کی طرح شیخ الہلالی حفظہ اللہ کی بھی گراں قدر خدمات ہیں۔ چنانچہ آپ کے ہاتھوں میں ''نجات یافتہ کون؟'' کے نام سے جو کتاب ہے، یہ دراصل دو جلیل القدر عالمان و داعیانِ الی اللہ کی دو کتابوں کا اُردو ترجمہ ہے۔ ایک فضیلۃ الشیخ الہلالی حفظہ اللہ کی کتاب ''لِمَاذَا اخْتَرْتُ الْمَنْهَجَ السَّلَفِیَّ'' کا جسے اُردو کے سانچے میں ہمارے نوجوان فاضل ابوعثمان عرفان بن رمضان حفظہ اللہ نے ڈھالا ہے اور یہ فاضل نوجوان اُردو، عربی اور انگریزی زبان پر پوری دسترس کچھ اس طرح رکھتے ہیں کہ انہوں نے جامعہ لاہور الاسلامیہ سے فضیلت کی ، وفاق المدارس السّلفیہ سے الشہادۃ العالمیہ کی اور پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم فل کی سندیں حاصل کر رکھی ہیں، اس کا اُردو نام ''اسلاف کے عقائد و منہج'' ہے۔ دوسرا ترجمہ فضیلۃ الشیخ محمد جمیل زینو حفظہ اللہ کی کتاب '' منہاج الفرقۃ الناجیۃ'' کا ہے۔ یہ شیخ محترم مکہ مکرمہ کے علمی ادارہ دارالحدیث کے پروفیسر ہیں۔

سلفی منہج کی دعوت اور عین قرآن وسنت والے منہج سلف صالحین و دین حنیف کی تعلیم و تربیت اور نشر واشاعت میں انتھک محنت کے ساتھ رات دن ایک کیے ہوئے ہیں، حالانکہ اب یہ عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے نہایت بزرگ وضعیف ہو چکے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ان کے گھر میری ایک خوشگوار و مفید لمبی ملاقات ہو چکی ہے۔بیسیوں کتابوں کے مصنف ہیں اور ہر تحریر کا انداز و اسلوب نہایت عمدہ، آسان فہم اور جامع ہے۔ شیخ محترم نے مجھے حکم فرمایا کہ اُن کی جس بھی کتاب کا اُردو ترجمہ نہیں ہوا، اس کا میں اُردو ترجمہ کر دوں اور اس کام کے لیے انہوں نے مجھے اپنی تمام کتابوں کا مکمل سیٹ بھی عنایت فرمایا تھا۔ چنانچہ میں نے شیخ محترم کی بعض کتابوں کا ترجمہ کر دیا ہے اور کتاب مذکور بالا '' منہاج الفرقۃ الناجیہ'' کو اُردو قالب میں ڈھالنے کے لیے اپنے نوجوان عالم ساتھی محترم الشیخ محمد یوسف طیبی حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ) و ایم اے پنجاب یونیورسٹی لاہور کو زحمت دی۔ انہوں نے ماشاءاللہ کتاب مذکور بالا کو اُردو زبان میں یوں ڈھالا ہے کہ اس کا ترجمہ ''نجات یافتہ جماعت کا منشور'' اصل تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ فجزاہ اللہ خیرا۔

ہم نے دونوں فاضل مترجمین کے ان شاہکار ترجموں کو ایک ہی عنوان کے تحت جمع کر دیا ہے کہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پھر یہ کہ میں نے دونوں ترجموں کو اصل عربی عبارتوں کے ساتھ موازنہ و معاینہ کرتے ہوئے، جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی تصحیح بھی کر دی ہے۔

اس طرح یہ ''نجات یافتہ کون؟'' ایک ایسی کتاب و تحریر کی صورت میں آپ کے سامنے آ گئی ہے کہ جس میں اندھی تقلید و تفرقہ بندی کا ردّ کرتے ہوئے اسی اصل منہج سلف صالحین و دین حنیف اور عین قرآن و سنت والے مسلک اہل السنہ والجماعۃ کی دعوت دی گئی ہے کہ جسے اللہ عزوجل نے آج تک بالکل اصلی حالت میں بصورتِ علم و عمل دنیا میں قائم رکھا ہوا ہے اور یہ اسی جماعت حقہ و طائفہ منصورہ کا طریق و منہج ہے کہ جس کے لیے محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی مبارک زبانِ نبوت سے دنیا میں بھی کامیابی اور آخرت میں اللہ کی جنتوں کی خوشخبری دے رکھی ہے۔

سطور ہذا کے اختتام سے پہلے دو باتیں انتہائی اہم ہیں جو بہر حال کہنے والی ہیں۔ ایک تو ''موذن سحر'' کی طرح کہ جو نیند کے مزے لوٹنے والی قوم کو '' اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ '' جیسے خبرداری الفاظ کے ساتھ جگاتا ہے، خوابِ غفلت میں سونے والو! اُٹھ جاؤ کہ اب جاگنے اور بیدار ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اٹھو! اور اپنے رب کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی خطاؤں کا اظہار اور اپنی صبح کی فکر و منصوبہ بندی کر لو۔

ہم بھی اندھی تقلید اور تفرقہ بندی کے پانے اپنے جھونپڑوں میں جہالت و بے عملی کی چادریں اوڑھے سونے والوں کو کتاب ہذا کی دعوت کے ذریعے بزبانِ شاعر'' اذانِ سحر'' دیتے ہوئے پوری طرح سے بیدار کرنا چاہتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلانا ہے مجھے ہر شمع دل کو سوز پنہاں سے
تری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا
پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کو
جو مشکل ہے، تو اس مشکل کو آساں کر کے چھوڑوں گا
دکھا دوں گا جہاں کو جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے
تجھے بھی صورت آئینہ حیراں کر کے چھوڑوں گا

☆☆☆

کیا رفعت کی لذت سے نہ دل کو آشنا تو نے
گزاری عمر پستی میں مثال نقش پا تو نے
رہا دل بستۂ محفل، مگر اپنی نگاہوں کو
کیا بیرونِ محفل سے نہ حیرت آشنا تو نے
صفائے دل کو کیا آرائش رنگ تعلق سے
کف آئینہ پر باندھی ہے او ناداں! حنا تو نے

☆☆☆

اے شب کے پاسبانو! اے آسماں کے تارو!
تابندہ قوم ساری گردوں نشیں تمہاری
چھیڑو سرود ایسا، جاگ اٹھیں سونے والے
رہبے ہے قافلوں کی تاب جبیں تمہاری
آئینے قسمتوں کے تم کو یہ جانتے ہیں
شاید سنیں صدائیں اہل زمیں تمہاری

☆☆☆

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی اے نوجواں مسلم! تدبر بھی کیا تو نے؟
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا
گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسمان نے ہم کو دے مارا

اس لیے..........

دل بیدار پیدا کر کہ دل خوابیدہ ہے جب تک
نہ تیری ضرب ہے کاری ، نہ میری ضرب ہے کاری

اور یہ خوابیدہ دلکب بیدار ہوگا جب سلف صالحین کے اسی منہج وطریق پر چلیں گے جس کا تذکرہ کتاب ہذا میں کیا گیا ہے۔

دوسری بات جو کتاب ہذا جیسی بے حد مفید کتب کی تیاری اور ان کی نشر و اشاعت کے حوالے سے ہے، وہ اس طرح کہ: عرص رواں کے اُردو داں طبقہ میں سے حساس دینی وعلمی احساسات و جذبات رکھنے والے پڑھے لکھے مسلم نوجوانوں کے لیے اس طرح کی مفید ترین کتب کے انتخاب، باسلوب احسن ان کی کمپیوٹر پر پوری مہارت سے تیاری، پھر نہایت عمدہ کاغذ پر شاندار طباعت وجلد بندی اور سستی قیمتوں پر ہر جگہ ان کی ترسیل وتوسیع والے میدان میں لاہور کے ادارہ ''مکتبۃ الکتاب'' اور ضلع مظفر گڑھ کے ادارہ ''الفرقان ٹرسٹ'' کے ذمہ دارانہ کا خلوص، محنت، سلفی منہج حق سے محبت اور مسلم نوجوانوں کی اصلاح کا جذبہ اس عمل خیر و برکت میں نہایت اعلیٰ درجے پر کارفرما ہے۔ مکتبۃ الکتاب کے عبدالرؤف ابراہیم اور الفرقان ٹرسٹ کے منتظم اعلیٰ ابو ساریہ عبدالجلیل بھائی حفظہم اللہ تہنیت کے حقدار ہیں کہ جن کے اخلاص، مہارت، دولت کے خرچ کرنے اور انتھک محنت کی بنا پر اس طرح کی ثمر آور تحریریں دستیاب ہو رہی ہیں۔ اس سے قبل ''الفرقان ٹرسٹ'' کی بہت ساری مطبوعات منظر عام پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ ئیں اور اپنا ایک مقام بنا چکی ہیں۔ان میں سے ہماری ترجمہ کتاب ''عقیدہ، ایمان اور منہج اسلام'' اپنے موضوع پر ایک نہایت ہی مفید تحریر ثابت ہوئی کہ جس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور اس کا دوسرا ایڈیشن مزید خوبصورتی کے ساتھ زیر طباعت ہے۔ اگر کتاب ہذا کو مذکور بالا کتاب کا دوسرا حصہ شمار کر کے پڑھا جائے تو ایمان و فائدہ اور علم وعمل میں چار چاند لگ جائیں گے۔ان شاء اللہ

نیک تمناؤں اور خیر و برکت والی دعاؤں کا طالب / آپ سب کا مخلص دوست اور بھائی

ابو یحیٰی محمد زکریا زاہد

خطیب و مترجم وزارہ شئون اسلامیہ

ینبع کمشنری منطقة المدینة المنورہ

المملكة العربية السعودية

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

أَمَّا بَعْدُ!

یہ مختلف اہم مقالات ہیں جو مسلمانوں کو خالص عقیدۂ توحید کی طرف بلاتے ہیں اور اس شرک سے دُور رہنے کی دعوت دیتے ہیں جو مختلف شکلوں میں اکثر مسلم ممالک میں پھیل چکا ہے۔ یہی شرک سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کا سبب بنا تھا اور یہی فی زمانہ سب کی بدبختی کا سبب ہے۔ خصوصاً عالم اسلامی جن مصائب و آلام، جنگوں اور فتنوں کی زد میں ہے، وہ اسی وجہ سے ہیں۔ ان مقالات میں نجات پانے والے گروہ کے اوصاف اور اس جماعت کا ذکر بھی ہے، جس کی رب تعالیٰ مدد فرمائے گا اور اس کا ذکر بعض احادیث میں ملتا ہے۔ تاکہ ان مقالات کے موضوعات عمل کرنے والوں کا راستہ روشن کر دیں۔ وہ نصرت پانے والے اور نجات پانے والوں میں شمار ہو سکیں۔ ان شاء اللہ

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تحقیقی باتوں سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ان کو اپنی ذات کی خوشنودی کے لیے خاص کر لے۔ (اللّٰھم آمین یا رب العالمین)

محمد جمیل زینو

دار الحدیث۔ مکہ المکرّمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجات یافتہ جماعت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ﴾ [آل عمران: ۱۰۳]

''اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ فرقہ نہ بنو۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝﴾ [الروم: ۳۱]

''اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، جنھوں نے اپنے دین میں فرق ڈال دیا اور وہ فرقے بن گئے۔ ہر گروہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ. وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.)) [1]

''میں تمھیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ ہر امیر کی فرمانبرداری

---

[1] سنن الترمذي، كتاب العلم، ج: ١٠، ص: ١٩٤، حديث: ٢٦٧٦۔ مسند أحمد: ٤/ ١٢٧۔ وصحيح مسلم: ٢٠٠٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا اگرچہ حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ بن گیا ہو۔ جو تم میں سے زندہ رہا تو وہ عنقریب بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔ تم میری اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو (عمل کے ذریعے) تھامے رکھنا، ہاتھوں اور دانتوں سے اس کو پکڑ لینا۔ اور دین میں اضافہ شدہ بدعات سے بچنا، کیوں کہ دین میں ہر اضافہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی۔ ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔"

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا وَإِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً ، وَإِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ ، فِرْقَةً ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَّوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ .))❶

"خبردار! تم سے پہلے اہل کتاب بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور یہ اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ بہتر فرقے جہنم میں ہوں گے اور ایک جنت میں۔ اسی کا نام جماعت ہے۔"

دوسری روایت میں ہے:

((كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً ، مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ .))❷

"سب جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک کے۔ جس راستے پر میں (محمد ﷺ) اور میرے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) ہیں۔"

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ . ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ سُبُلٌ . قَالَ يَزِيْدُ: مُتَفَرِّقَةٌ ، عَلَى كُلِّ سَبِيْلٍ

❶ مسند أحمد، ج: ٣٦، ص: ٣٤٣.

❷ صحيح وضعيف الجامع الصغير، ج: ٢٠، ص: ٤٦، ح: ٥٢١٩۔ رواه الترمذي: ٢٦٤١ وهو حسنٌ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهَا شَيْطَانٌ ، يَدْعُوْا إِلَيْهِ . ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝﴾ [الأنعام: ١٥٣] .)) ❶

’’رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے اپنے ہاتھ مبارک سے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا: یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔ اور کچھ لکیریں اس کے دائیں بائیں کھینچ ڈالیں۔ پھر فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں اور ان میں سے ہر ایک پر شیطان ہے جو اس کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: اور یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں پر مت چلنا۔ وہ تمھیں اللہ کے راستہ سے دُور لے جائیں گے۔ اس کی اللہ نے تمھیں وصیت کی ہے، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔‘‘

اور شیخ عبدالقادر جیلانی اپنی کتاب ’’غنیۃ الطالبین‘‘ میں کہتے ہیں: نجات پانے والا فرقہ اہل سنت والجماعت کا ہے اور اہل سنت کا ایک ہی نام ہے: اہل حدیث (سلفی لوگ)۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآنِ کریم کو مل کر تھامنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ کہ ہم مشرک نہ بن جائیں، جنھوں نے اپنے دین میں فرقے بنائے اور خود بھی بٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ یہود و نصاریٰ کئی فرقوں میں بٹ گئے اور مسلمان ان سے بھی زیادہ فرقے بن جائیں گے۔ اور یہ کہ؛ یہ تمام فرقے اپنے رب کی کتاب اور نبی کی سنت سے دُور ہونے اور انحراف کرنے کی وجہ سے آگ میں جائیں گے۔

ان میں سے ایک جماعت نجات پائے گی اور جنت میں جائے گی۔ یہی جماعت ہے کتاب اور صحیح سنت کو تھامنے والی اور عمل صحابہ کرام کو تھامنے والی۔

اے اللہ! ہمیں نجات پانے والی جماعت میں شامل کر لے اور مسلمانوں کو بھی توفیق دے کہ وہ ان میں شامل ہو جائیں۔

---

❶ صحیح وضعیف الجامع الصغیر، ج: ۱۲، ص: ۱۹۵۔ رواہ احمد والنسائی وھو صحیح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجات یافتہ جماعت کا منشور:

(۱)...... نجات پانے والی جماعت وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ اور ان کے بعد صحابہ کرام کے طریقے کو لازم پکڑے اور وہ (نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منہج وطریق) قرآنِ کریم ہے جس کو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمایا۔ اور نبی کریم ﷺ نے صحیح احادیث کے ذریعے اپنے صحابہ کرام کو سمجھایا۔ پھر مسلمانوں کو ان دونوں کو تھام لینے کا حکم دیا اور فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ .)) [1]

"میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں ان کے بعد تم گمراہ نہیں ہوگے۔ اور یہ دونوں الگ الگ نہیں ہوں گی، حتی کہ حوض کوثر پر میرے سامنے پیش ہوں گی۔"

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے۔

(۲)...... نجات یافتہ جماعت تنازعہ اور اختلاف کے وقت اللہ اور اس کے رسول کے کلام کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اللہ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے کہ:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝﴾ [النسا: ۵۹]

"اگر تمہارا کسی بھی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہو۔ یہی اچھا اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝﴾ [النسا: ٦۵]

"تو تیرے رب کی قسم ہے کہ وہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ آپ کو اپنے

[1] صحيح وضعيف الجامع الصغير، ج: ۱۲، ص: ۱۹۵ وهو صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھگڑوں میں حاکم نہ بنالیں۔ پھر آپ کے فیصلہ پر اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اوراس کو دل سے تسلیم کرلیں۔"

(۳)...... نجات یافتہ جماعت کے لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کلام پر کسی دوسرے کے کلام کومقدم نہیں کرتے۔ اللہ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے کہ:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝﴾ [الحجرات : ١]

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ خوب سننے والا علم والا ہے۔"

ایک موقع پر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا: میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ عنقریب ہلاک ہوجائیں گے۔ میں کہتا ہوں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے اور وہ کہتے ہیں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے یوں کہا۔ [1]

(۴)...... نجات یافتہ جماعت کا عقیدہ ہے کہ توحید وہ بنیاد ہے جس پر صحیح اسلامی ملک کی بنیاد استوار کی جاسکتی ہے۔ اور وہ ہے اللہ کو عبادت کے لحاظ سے ایک تسلیم کرنا۔ عبادت میں دعا کرنا، مدد مانگنا۔ آسانی اور مصیبت میں استغاثہ کرنا، ذبح کرنا، نذر ماننا، توکل کرنا اور اللہ کی کتاب پر فیصلے کرنا۔ اس کے علاوہ دوسری عبادات سب شامل ہیں۔

اکثر مسلم ممالک میں پائے جانے والے شرک کے انداز سے دور رہنا بہت ضروری ہے کیوں کہ یہ بھی توحید ہی کا تقاضا ہے۔ اور کسی بھی جماعت کی مدد ناممکن ہوجاتی ہے اگر وہ توحید کو غیر ضروری سمجھے اور شرک کے تمام طریقوں کو ختم نہ کرے۔ ایسا تمام رسولوں اور ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ہوگا۔

(۵)...... نجات یافتہ جماعت کے احباب اہل السنۃ والجماعۃ اہل الحدیث اپنی عبادات، اخلاق اور زندگی میں بھولی بسری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں تو اس لیے کہ ان کو اجنبی خیال

[1] رواہ احمد وغیرہ وصححہ احمد شاکر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جاتا ہے۔ (یعنی وہ مروجہ فیشن اور رواج کی رو میں نہیں بہتے) جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی ہے:

((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ .)) ❶

"اسلام اجنبیت میں شروع ہوا تھا اور عنقریب (غریب الوطنی کے اعتبار سے) اسی کی طرف لوٹ جائے گا، جیسا کہ اجنبی سا شروع ہوا تھا۔ تو ان اجنبیوں کے لیے جنت ہے۔"

علامہ البانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس کو ابوعمر الدانی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

(۶)...... نجات یافتہ جماعت کے لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ جو کہ معصوم ہیں اور اپنی مرضی سے نہیں بولتے ...... کے علاوہ کسی کے قول کے لیے تعصب نہیں رکھتے۔ رہے دوسرے لوگ، تو ان کی شان کتنی ہی بلند کیوں نہ ہو وہ غلطی کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ .)) ❷

"ہر آدم زادہ غلطی کا پتلا ہے اور ان میں سے بہتر لوگ خوب توبہ کرنے والے ہیں۔"

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے سوا ہر شخص کی بات لی جا سکتی ہے اور چھوڑی بھی جا سکتی ہے۔

(۷)...... نجات یافتہ جماعت اہل حدیث ❸ ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ

---

❶ مسند أحمد، ج: ۷، ص: ۲۰۲ـ صحيح مسلم، ج: ۱، ص: ٤٦٧، حديث: ۳۷۲ـ

❷ مسند أحمد بن حنبل، ج: ۳، ص: ۱۹۸ وهو حسن.

❸ مؤلف نے پہلے نجات یافتہ جماعت اہل سنت کو قرار دیا۔ یہاں اہل حدیث کو قرار دیا۔ تو اصل بات یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ تصوف و شرک اور بدعات کے جو سلسلے اہل سنت کہلاتے ہیں وہ صوفی ہیں اہل سنت نہیں۔ اور یہ تمام نام صرف تعارف کے لیے ہیں۔ اصل بات عقیدہ اور عمل کی ہے۔ اگر کوئی شخص ان ناموں کا خیال ⇐⇐⇐

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ.)) ❶

''میری اُمت کی ایک جماعت ہر دور میں حق کی بنیاد پر غالب رہے گی، ان کو ضرورت کے وقت چھوڑنے والا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا، حتی کہ قیامت آ جائے گی اور وہ اسی منشور پر گامزن ہوں گے۔''

شاعر کہتا ہے:

أَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ أَهْلُ النَّبِيِّ وَإِنْ لَمْ يَصْحَبُوْا نَفْسَهُ، أَنْفَاسَهُ صَحِبُوْا

''اہل حدیث ہی اہل نبی ہیں، اگرچہ وہ نبی ﷺ کی ذات کے ساتھی نہ سہی ان کی بات کے ساتھی تو ضرور ہیں۔''

(۸)...... نجات یافتہ جماعت کے سلفی اہل حدیث لوگ مجتہد اماموں کا احترام کرتے ہیں اور ان میں سے کسی کے لیے تعصب نہیں رکھتے۔ وہ دین کو کتاب اللہ اور سنت صحیحہ اور سب آئمہ کے اقوال سے حاصل کرتے ہیں۔ جب وہ اقوال صحیح حدیث کے مطابق ہوں۔ اور یہی ان کے فرمودات کے مطابق بات ہے کہ انھوں نے اپنے ماننے والوں کو صحیح حدیث کی پیروی کی اور اس کے مخالف اقوال کو ترک کرنے کی وصیت کی۔

(۹)...... نجات پانے والی جماعت نیکی کا حکم دیتی اور برائی سے روکتی ہے۔ ان نئے نئے راستوں اور تباہ کن فرقوں سے بھی منع کرتے ہیں، جنھوں نے امت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ دین میں اضافہ کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی

⇐ رکھے بغیر توحید کو اپنائے، شرک سے بچے، عمل صالح کرے، سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے تھام لے تو وہ ہی نجات یافتہ جماعت کا فرد ہے۔ خواہ اس کا نام اہل حدیث اور اہل سنت نہ بھی ہو۔ (مترجم)

❶ صحیح مسلم، ج: ۳، ص: ۱۵۲۳، کتاب الامارۃ، باب لا تزال طائفۃ من اُمتی ظاھرین علی الحق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت سے دُور ہو گئے ہیں۔

(۱۰)......نجات پانے والی جماعت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت کو تھامنے کی دعوت دیتی ہے تاکہ ان کی مدد یقینی ہو جائے اور وہ اللہ کے فضل اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے جنت میں داخل ہو جائیں۔

(۱۱)......نجات یافتہ جماعت خودساختہ قوانین کا انکار کرتی ہے، کیونکہ یہ اسلام کے حکم کے مخالف ہیں۔ اور وہ اللہ کی کتاب کو قانون بنانے کی دعوت دیتی ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی دنیا و آخرت کی سعادت کے لیے نازل فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کہ انسانوں کے لیے کیا بہتر ہے۔ اور قرآن ایک ثابت شدہ کتاب ہے جس کے احکام وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل نہیں ہوتے اور نہ ہی وقت کے حساب سے پروان چڑھتے ہیں۔ آج دنیا کی عموماً اور عالم اسلامی کی خصوصاً بدبختی، مصائب اور ذلت و رسوائی کا سبب اللہ کی کتاب اور سنتِ رسول ﷺ کو قانون نہ بنانا ہے۔ مسلمانوں کی عزت اسلام کی تعلیمات کی طرف لوٹ آنے میں ہے، خواہ وہ افراد ہوں یا جماعتیں اور حکومتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ﴾ [الرعد: ۱۱]

''اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں تبدیل کرتا، جب تک وہ خود تبدیل کرنے کی کوشش نہ کرے۔''

(۱۲)......نجات پانے والی جماعت تمام مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت دیتی ہے اور یہ ہر مسلمان پر اس کی طاقت اور استطاعت کے مطابق واجب ہے۔ جہاد کی درج ذیل شکلیں ہیں:

ا:...... زبان اور قلم سے جہاد:

یہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کو صحیح اسلام کی دعوت دینا ہے اور توحیدِ خالص کی دعوت جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک سے پاک ہو جو کہ بہت سے مسلمان ممالک میں پھیل چکا ہے۔ اور اس کی رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی بھی فرمائی تھی:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِىْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِىْ الْأَوْثَانَ .)) ❶

”قیامت اس وقت تک بپا نہیں ہوگی، جب تک میری اُمت کے کچھ قبائل مشرکوں سے نہ مل جائیں اور کچھ قبائل بتوں کی پوجا نہ کرنے لگ جائیں۔“

ب:...... مالی جہاد:

اسلام کی نشر و اشاعت اور اس کی صحیح دعوت دینے والی کتب کی طباعت کروانا، تالیف قلبی اور کمزور مسلمانوں کی استقامت کے لیے مال خرچ کرنا اور اسلحہ سازی، اسلحہ خریدنا اور مجاہدین کی ضروریات پوری کرنا، کھانا کپڑا وغیرہ مالی جہاد ہے۔

ج:...... جان کے ساتھ جہاد:

اور اس کی عملی صورت ہے قتال کرنا، معرکہ آرائی کرنا، اسلام کی مدد کے لیے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے اور کافروں کا کلمہ سرنگوں ہو جائے۔

رسول کریم ﷺ نے ان اقسام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

((جَاهِدُوْا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ .)) ❷

”مشرکوں سے مال، جان اور زبان کے ساتھ جہاد کرو۔“ ❸

---

❶ سنن أبي داؤد، ج: ٢، ص: ٤٩٩، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها وهو صحيحٌ.

❷ سنن أبي داؤد، ج: ٢، ص: ١٣، كتاب الجهاد، باب كراهية ترك الجهاد، حديث: ٢٥٠٤۔ صححه الألباني.

❸ بعض حالات میں قتال وغزوہ ہر مسلمان پر فرض عین ہو جاتا ہے، تب مال وزبان کا جہاد کافی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اے مومنو! اگر تم جہاد کے لیے نہ نکلے تو اللہ تمھیں دردناک عذاب دے گا۔“ (توبہ:٣٩) اللہ تعالیٰ کسی نفلی یا فرض کفایہ کام کو چھوڑنے پر عذاب نہیں دیتا، جبکہ کچھ لوگ وہ کام کر بھی رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے باقی معرکوں میں شریک ہونے اور صرف ایک معرکہ تبوک میں سستی کرنے والوں کو سزا دی، تب ان کی توبہ قبول ⇐⇐⇐

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد فی سبیل اللہ کا حکم

(۱)......فرضِ عین:

اور یہ اس دشمن کے مقابلہ میں ہوتا ہے جو مسلمانوں کے ممالک پر حملہ آور ہو۔ جیسے مجرم یہودیوں نے فلسطین پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ تو ہر طاقت رکھنے والا مسلمان اس وقت تک گناہ گار ہے، جب تک ان کو وہاں سے نکال نہ لے اور مسجد اقصیٰ کو مسلمانوں کی طرف واپس نہ لوٹا دے۔ اس وقت تک مال اور جان کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے۔

(۲)......فرض کفایہ:

اگر اس کام کو بعض مسلمان کر لیں تو دوسروں سے فرضیت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ اسلام کی دعوت تمام ممالک میں لے جانے کے ساتھ ہوگا، حتیٰ کہ وہاں اسلام حاکم بن جائے۔ اور جو اس کے راستے میں کھڑا ہوگا اس سے جنگ ہوگی، حتیٰ کہ دعوت اپنے راستہ پر چل نکلے۔

نجات یافتہ جماعت کی نشانی

(۱) ......نجات پانے والی جماعت کی تعداد نسبتاً تھوڑی ہوتی ہے، ان کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں دعا کی ہے:

((طُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ، فَقِیْلَ مَنِ الْغُرَبَاءُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أُنَاسٌ صَالِحُوْنَ فِیْ أُنَاسِ سُوْءٍ کَثِیْرٍ، مَنْ یَعْصِیْهِمْ أَکْثَرُ مِمَّنْ یُطِیْعُهُمْ.)) [1]

”غریب الوطن لوگوں کو جنت ملے! بہت زیادہ برے لوگوں کے درمیان چند

⇐ فرمائی انہی آیات کی وجہ سے سورۃ براءۃ کا نام سورۃ توبہ بھی رکھ دیا گیا۔ اور توبہ فرض چھوڑنے پر ہوتی ہے، نفل پر نہیں۔ ان حالات میں جہاد فرض ہوتا ہے، جب دشمن مسلمانوں پر حملہ آور ہو یا امیر سب کو نکلنے کا حکم دے یا معرکہ شروع ہو چکا ہو۔ (مترجم)

[1] مسند أحمد بن حنبل، ج: ۲، ص: ۱۷۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھے لوگ ہوں گے۔ ان کی نافرمانی کرنے والے بہت اور بات ماننے والے تھوڑے ہوں گے۔"

قرآنِ کریم نے تعریفی کلمات کے ساتھ ان کے بارے میں خبر دیتے ہوئے بتلایا ہے کہ:

﴿ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۝﴾ [سبا: ۱۳]

"میرے بندوں میں شکر کرنے والے تھوڑے ہیں۔"

(۲)...... بہت زیادہ لوگ نجات یافتگان سے دشمنی رکھتے اور ان پر جھوٹ باندھتے ہوں گے، برے ناموں سے انھیں یاد کرتے ہوں گے۔ ان کے لیے انبیاء کرام کی سیرت نمونہ ہے، جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے:

﴿ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۝﴾ [الانعام: ۱۱۲]

"اور یوں ہم نے جن وانس کے شیطانوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا، وہ ایک دوسرے کی طرف دھوکا دیتے ہوئے خوبصورت جھوٹ بات کی وحی کرتے ہیں۔"

یہ ہمارے رسول اللہ ﷺ ہیں، جن کی قوم نے ان کو جھوٹا، جادوگر کہا۔ جب ان کو توحید کی دعوت دی جب کہ پہلے وہ ان کو صادق وامین کہا کرتے تھے۔

(۳)...... شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے نجات یافتہ جماعت کے بارے پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: وہ سلفی لوگ ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو سلف صالحین کے طریقہ پر چلا یعنی اوّل اسلاف رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

یہ تھیں نجات پانے والی جماعت کی بعض علامات۔ آگے ہم اس جماعت کا عقیدہ بیان کریں گے جو اللہ کے ہاں نجات یافتہ جماعت ہے، تاکہ ہم اس کے عقیدے پر چل سکیں۔

اللہ کی مدد یافتہ جماعت کون سی ہے؟

(۱)...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَذَلَهُمْ حَتّٰی يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ .)) ❶

"ہر دور میں میری اُمت کی ایک جماعت حق پر قائم رہے گی، ان کو چھوڑ جانے والا ان کا نقصان نہیں کر سکے گا، یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔"

(۲)......دوسری حدیث میں ہے:

((إِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ .)) ❷

"جب اہل شام میں فساد آ گیا تو تم میں کوئی خیر نہ ہوگی۔ ہر زمانے میں میری اُمت کا ایک گروہ اللہ کا مدد یافتہ ہوگا۔ ان کو چھوڑ جانے والا ان کا نقصان نہیں کر سکے گا، حتی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔"

(۳)......امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وہ اہل حدیث ہیں۔"

(۴)......امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وہ اصحاب الحدیث ہیں۔"

(۵)......امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اگر اللہ کی مدد یافتہ یہ جماعت اصحاب الحدیث نہیں تو پھر نہ جانے وہ کون ہیں۔"

(۶)......اہل حدیث چوں کہ حدیث اور اس کے متعلقات پڑھنے کے ساتھ خاص ہیں، لہٰذا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت، سیرت، اخلاق، غزوات وغیرہ کو سب سے زیادہ جاننے والے ہوتے ہیں۔

(۷)......امام شافعی، امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: "آپ مجھ سے حدیث کو زیادہ جانتے ہیں، اگر آپ کے پاس کوئی صحیح حدیث آئے تو مجھے بھی بتا دیا کریں، تاکہ میں اس کی طرف رجوع کروں۔ چاہے وہ حدیث حجازی ہو، کوفی ہو یا بصری۔

---

❶ صحیح مسلم، ج: ۳، ص: ۱۵۲۳، کتاب الامارة، باب لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق، حديث: ۴۹۵۰۔

❷ مسند أحمد، ج: ۳۳، ص: ۱۳۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اہل حدیث ...... اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے ساتھ جمع فرمادے وہ کسی شخص کے قول کے لیے تعصب نہیں کرتے، چاہے وہ کتنا ہی عالی مرتبت کیوں نہ ہوسوائے رسول اللہ ﷺ کے۔

دوسرے لوگ جو اہل حدیث کی طرف نسبت نہیں رکھتے اور نہ اس پر عمل کرتے ہیں، وہ لوگ اپنے اماموں کے لیے تعصب رکھتے ہیں۔ حالاں کہ ان کو اس سے منع کیا گیا ہے، جیسے کہ اہل حدیث اقوال نبی ﷺ کے لیے تعصب رکھتے ہیں۔ تو اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے کہ اہل حدیث ہی اللہ کے مدد کیے ہوئے اور نجات یافتہ گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں۔

(۸) ...... خطیب بغدادی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''شرف أصحاب الحدیث'' میں فرماتے ہیں:

''اگر کسی صاحب رائے کو نفع بخش علوم میں مصروف کردیا جائے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی سنن کی طلب رکھے تو اس کو انہیں میں کفایت مل جائے گی۔ کیوں کہ حدیث میں اصول توحید کی معرفت بھی ہے اور وعد و وعید بھی۔ اس میں صفات ربّ العالمین، جنت وجہنم کی صفات اور جو کچھ اللہ نے ان میں متقی اور گناہ گاروں کے لیے پیدا کر رکھا ہے، اور جو اللہ نے سات زمینیں اور آسمان بنائے ہیں وہ سب کچھ ہے۔ اور اس میں نبیوں کے قصے، زاہدوں اور اولیاء کی باتیں، بلیغ لوگوں کے خطبے، فقہاء کا کلام، رسول اللہ ﷺ کے معجزات اور خطبے بھی موجود ہیں۔ اس میں قرآنِ عظیم کی تفسیر، اس کی خبریں، نصیحت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باتیں اور فتوے ہیں۔ اور اللہ نے اہل حدیث کو ارکانِ شریعت بنایا ہے۔ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ بدعات کو منہدم کردیتا ہے۔ وہ اللہ کی خلق میں اس کے امین ہیں۔ وہ نبی معظم ﷺ اور آپ کی اُمت کے درمیان واسطہ کا کام کرتے ہیں۔ وہ سنت کو زبانی یاد کرنے کے لیے بہت محنت کرتے ہیں۔

ان کی روشنیاں ٹمٹماتی ہیں۔ ان کے مناقب بہت ہیں اور عام بھی۔ ہر فرقہ اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہشات کی طرف سمٹتا ہے اور اپنی رائے کو اچھا سمجھ کر اس کا پہرہ دیتا ہے۔ ماسوائے اہل حدیث کے۔ قرآن ان کی تیاری ہے، سنت ان کی دلیل ہے، نبی کریم ﷺ اُن کے امیر ہیں۔ رسول معظم ﷺ کی طرف ان کی نسبت ہے۔ وہ لوگوں کی رائے کی طرف دیکھتے بھی نہیں۔ جو ان کے خلاف مکر کرتا ہے اللہ اس کو توڑ کر رکھ دیتا ہے۔ جو ان سے دشمنی کرتا ہے اللہ اس کو ذلیل کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں اہل حدیث میں سے کردے۔ سنت پر عمل کی توفیق دے اور اہل حدیث کی محبت عطا فرما۔ (قرآن اور) حدیث پر عمل کرنے والوں کی مدد کرنے کی توفیق دے۔"

توحید اور اس کی اقسام

توحید یہ ہے کہ عبادت کے لحاظ سے اللہ کو ایک مانا جائے۔ اسی عبادت کے لیے تو اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝﴾ [الذاريات : ٥٦]

"میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

یعنی وہ عبادت میں مجھے ایک جانیں اور پکارنے میں مجھے ایک سمجھیں۔

درج ذیل توحید کی اقسام قرآنِ کریم سے ماخوذ ہیں۔

(۱)......توحید ربوبیت:

اعتراف کرنا کہ اللہ ہی خالق اور رب ہے۔ کفار اس درجے کی توحید مانتے تھے، لیکن اس نے ان کو اسلام میں داخل نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ ۝﴾

[الزخرف : ٨٧]

"اور اگر آپ اُن سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے، پھر یہ کہاں اُلٹے بہکائے جا رہے ہیں؟"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیمونسٹوں نے رب کے وجود کا انکار کیا، تو اس لحاظ سے ان کا کفر مکہ والوں سے بھی بدتر ہے۔

(۲)......توحیدِ اُلوہیت:

یہ ہے کہ تمام مسنون عبادات کو ایک اللہ کے لیے خاص کرنا، جیسے دعا کرنا، مدد طلب کرنا، طواف کرنا، ذبح کرنا، نذر ونیاز دینا وغیرہ۔ اور یہی وہ توحید ہے جس کا کفارِ مکہ نے انکار کیا تھا۔ اسی میں سارا جھگڑا کھڑا ہوا تھا۔ نوح علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء اور ان کی اُمتوں کے مابین یہی تو تنازعہ تھا۔

قرآنِ حکیم نے اکثر سورتوں میں اسی کی ترغیب دی اور یہ کہ صرف ایک اللہ ہی کو پکارو۔ سورۃ فاتحہ میں ہم پڑھتے ہیں: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ اس کا مطلب ہے کہ ہم عبادت میں صرف اے اللہ! تجھے خاص کرتے اور صرف تجھے ہی پکارتے ہیں۔ تیرے سوا کسی سے مدد نہیں طلب کرتے۔ توحید الوہیت، خالص اس کو پکارنے، قرآن کو فیصل بنانے اور اس کی شریعت کو حاکم بنانے سمیت سب کو شامل ہے۔ اور یہ سب چیزیں اس آیت میں شامل ہیں:

﴿إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي﴾ [طه: ١٤]

''میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔''

(۳)......توحید الاسماء والصفات:

قرآنِ کریم اور سنت صحیح سے ثابت شدہ اللہ کے ناموں اور صفات پر ایمان لانا۔ جو اوصاف اللہ نے اپنے خود بیان کیے ہیں یا انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے، ان کو حقیقتاً ماننا، نہ اس کا معنی تبدیل کرنا اور نہ کیفیت بیان کرنا۔ اور نہ معنی اللہ کے سپرد کرنا توحید الاسماء والصفات ہے، جسے اللہ کا عرش پر مستوی ہونا، نزول فرمانا، اللہ کا ہاتھ، اللہ کا تشریف لانا اور اس جیسی دوسری صفات۔

ہم ان اسماء وصفات کی تفسیر ایسے ہی کریں گے جیسے سلف صالحین سے منقول ہوئی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً اللہ کے عرش پر ہونے کی وضاحت صحیح بخاری میں بعض تابعین سے مروی ہوئی ہے کہ: اس سے مراد بلند ہونا ہے، جیسے اللہ کے جلال کے لائق ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝﴾ [الشوریٰ: ۱۱]

''اس جیسا کوئی بھی نہیں اور وہ خوب سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔''

(۱)...... تاویل یہ ہے کہ آیات اور صحیح احادیث کے ظاہری معنی کو باطنی معنی کی طرف لے جانا۔ جیسے استویٰ کا معنی بعض نے استولیٰ کیا ہے، یعنی اللہ عرش کا مالک بنا۔

(۲)...... تعطیل کا مطلب ہے اللہ کی صفات کا انکار کرنا، جیسے اللہ تعالیٰ آسمانوں پر بلند ہے۔ جبکہ بعض گمراہ فرقے کہتے ہیں اللہ ہر جگہ پر موجود ہے۔

(۳)...... تکییف یہ ہے کہ اللہ کی صفات کی کیفیت بیان کرنا کہ اللہ کی صفت یوں ہے، یہ جائز نہیں۔ تو اللہ کا عرش پر ہونا کسی مخلوق کے مشابہ نہیں ہے۔ اور اللہ کے سوا اس کیفیت کو کوئی نہیں جانتا۔

(۴)...... تمثیل یہ ہے کہ اللہ کی صفات کو مخلوق کے مشابہ قرار دینا۔ مثلاً یہ کہنا کہ اللہ آسمان دنیا پر ایسے ہی نزول فرماتا ہے، جیسے ہم اُترتے ہیں۔ جیسے کہ حدیث نزول میں ہے:

((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا .)) [1]

''کہ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے۔''

بعض لوگوں نے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر جھوٹ باندھا ہے کہ آپ مذکورہ تشبیہ کے قائل تھے۔ مگر ایسی کوئی چیز ان کی کتب میں نہیں ملتی۔ بلکہ اس کے برعکس وہ تمثیل اور تشبیہ کا انکار کرتے ہیں۔

(۵)...... تفویض کا معنی ہے سپرد کرنا۔ تو سلف صالحین کے نزدیک اللہ کی صفات کی کیفیت اللہ کے سپرد کرنی ہے نہ کہ معنی۔

تو استواء کا معنی بلند ہونا ہے کہ جس کی کیفیت صرف اللہ جانتا ہے۔

---

[1] صحیح البخاري: ٤ / ٤٢١، کتاب التهجد، باب الدعاء والصلاة من آخر الليل، حديث: ١١٤٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا معنیٰ:

کوئی بھی اللہ کے سوا عبادت کا حقدار نہیں ہے۔

اس میں اللہ کے سوا سب کے معبود ہونے کی نفی ہے اور صرف اللہ کے معبود ہونے کا اثبات ہے۔

(۱) ...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ [محمد: ۱۹]

''تم اچھی طرح جان لو کہ، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔''

تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا علم سارے ارکانِ اسلام پر مقدم ہے۔

(۲) ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) ❶

''جس نے اخلاص کے ساتھ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لیا، جنت میں داخل ہوگیا۔''

اور اخلاص اسی میں ہوگا جو اس کلمہ کو سمجھے اس پر عمل کرے اور سب سے پہلے اسی کی دعوت دے۔ کیوں کہ اس میں توحید ہے، جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا فرمایا۔

(۳) ...... رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب سے اس وقت فرمایا تھا جب اس کی موت قریب تھی:

((يَا عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .)) ❷

''اے چچا! ایک بار کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لو میں تیرے لیے اللہ کے ساتھ جھگڑا کروں گا، لیکن اس نے یہ کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔''

---

❶ مسند أحمد، ج: ٤٨، ص: ١٥٩۔

❷ صحيح البخاري: ١٥ / ٤٩٩، كتاب التفسير باب قوله: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ﴾، حديث: ٤٧٧٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)...... رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ سال رہے اور آپ عرب کو یہی دعوت دیتے رہے: ((قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .))...... ”لوگو! لا الہ الا اللہ پڑھ لو۔“

کہنے لگے ایک ہی معبود؟ یہ تو ہم نے کبھی نہیں سنا۔ کیوں کہ عرب اس کلمہ کا معنی سمجھتے تھے کہ جس نے یہ پڑھ لیا وہ غیر اللہ کو نہیں پوج سکتا۔ لہٰذا انھوں نے اسے ترک کر دیا اور پڑھنے سے انکار کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کا ان کے متعلق فرمان ہے:

﴿ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۝﴾ [الصافات: ۳۵-۳۷]

”بے شک وہ (مشرک) کہ جب ان سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا جاتا ہے تو وہ تکبر کیا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں بھلا ہم اپنے معبود کسی شاعر اور پاگل کے لیے چھوڑ سکتے ہیں؟ بلکہ آپ (ﷺ) تو حق لے کر آئے ہیں اور سابقہ نبیوں کی آپ نے تصدیق کی ہے۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرِمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ .)) ❶

”جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس نے ان معبودوں کا انکار کیا، جن کی اللہ کے علاوہ پوجا کی جاتی ہے تو اس کا مال اور خون (دوسروں پر) حرام ہو گیا۔

اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ اس کلمہ کو ادا کرنے کا تقاضا ہے: غیر اللہ کی عبادت کا انکار کیا جائے، جیسے کہ مرنے والوں سے مانگنا ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ بعض مسلمان زبان سے تو کلمہ پڑھتے ہیں مگر اپنے کردار سے اس

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث: ۱۳۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نفی کرتے اور غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ توحید واسلام کی بنیاد اور زندگی کا مکمل ضابطہ ہے۔ اور یہ کلمہ تمام عبادات کو اللہ کے ساتھ خالص کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ جب مسلمان اللہ کے لیے خشوع وخضوع کرے، صرف اسی کو پکارے اور صرف اسی کی شریعت سے فیصلہ کروائے۔

(۶)...... حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وہ ہوتا ہے کہ اس کی ہیبت اور جلال کی وجہ سے اس کی اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ اسی سے حجیت کی جائے۔ یہ سب صرف اللہ کے لیے ہونا درست ہے۔ جس نے مذکورہ اُمور میں کسی مخلوق کو شریک کرلیا کہ جو اللہ کے خواص میں سے ہیں تو یہ اس کے اخلاص میں کمی متصور ہوگی۔ گویا اس نے لا الہ الا اللہ اخلاص سے نہیں کہا اور جس قدر وہ مذکورہ اُمور میں غیر اللہ کو شریک کرے گا، اسی قدر مخلوق کی عبادت تصور کی جائے گی۔

(۷)...... کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے کو فائدہ دیتا ہے بشرطیکہ وہ کسی شرکیہ عمل سے اس کو توڑ نہ ڈالے۔ چنانچہ یہ وضو کے مشابہ ہے جو ہوا نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ کَانَ آخِرُ کَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [1]

"جس کا (مرنے سے پہلے) آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔"

محمد رسول اللہ کا معنی:

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی ہے: ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے مبعوث ہیں اور آپ کی بتائی ہوئی خبروں کی تصدیق کرتے ہیں۔ آپ کے اوامر کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اور آپ کے منع کردہ کاموں کو چھوڑتے ہیں اور آپ کے بتائے ہوئے طریقے سے ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

---

[1] المستدرك على الصحيحين للحاكم: ۳/ ۳۲٦، كتاب الجنائز، باب " من كان آخر كلامه لا اله الا الله۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)...... شیخ ابوالحسن ندوی نے کتاب النبوت میں لکھا ہے: ''انبیاء کرام علیہم السلام کی اوّلین دعوت اور ہر معاشرے اور ہر زمانے میں ان کا اوّلین مقصد یہی رہا کہ: لوگوں کا اللہ کے بارے میں عقیدہ درست کرنا، عابد و معبود میں تعلق درست کرنا اور دین کو اللہ کے خالص کرنے کی دعوت، اللہ ہی کی عبادت اور یہ کہ وہی نفع ونقصان کا مالک ہے، وہی عبادت اور پکارنے کے لائق۔ وہی اکیلا قربانی کے لائق ہے۔ اور ان کی کوشش بت پرستی پر فوکس تھی، کہ اس سے لوگوں کو روکیں۔ ان ادوار میں بت پرستی کا مطلب مزاروں، بتوں اور زندہ اور فوت شدہ نیک بزرگوں کی پوجا کرنا ہوا کرتا تھا۔

(۲)...... یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں جن کو ان کا رب کہتا ہے:

﴿ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝﴾ [الاعراف: ۱۸۸]

''اے نبی ﷺ! کہہ دیں کہ میں اللہ کی مرضی کے خلاف اپنے لیے بھی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں اور اگر میں غیب کی خبریں جانتا ہوتا تو میں ڈھیروں خیر جمع کر لیتا اور مجھے کوئی نقصان نہ ہوتا۔ میں تو محض ایمان لانے والوں کو ڈرانے اور بشارت دینے والا ہوں۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُطْرُوْنِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُوْلُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ .)) ❶

''جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا چڑھا دیا تھا ایسے تم میری شان نہ بڑھانا۔ میں تو محض بندہ ہوں تو کہا کرو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔''

اِطراء مدح میں مبالغہ کرنے کو کہتے ہیں۔ اس لیے ہم اللہ کے علاوہ نبی کو نہ پکاریں، جیسے

❶ صحیح البخاري: ۱۲/ ۱۵۶، کتاب احادیث الأنبیاء، باب واذکر في الکتاب مریم، ح: ۳٤٤٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا اور شرک میں ملوث ہوگئے۔ نبی مکرم ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم آپ کو "محمد عبداللہ ورسولہ" کہیں۔ (ﷺ)

(۳)..... نبی کریم ﷺ کی محبت اس میں ہے کہ: ایک اللہ کو پکارنے اور غیراللہ کو نہ پکارنے میں ہم نبی معظم ﷺ کی فرمانبرداری کریں۔ اگرچہ پکارا جانے والا کوئی رسول یا اللہ کا قریبی ولی ہی کیوں نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ .)) ❶

"جب بھی مانگو تو اللہ سے اور جب بھی مدد طلب کرو تو اللہ سے۔"

اور جب بھی آپ ﷺ کو کوئی غم یا پریشانی پیش آتی تو فرماتے:

((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ .)) ❷

"اے زندہ اور قائم رہنے والے میں تیری رحمت کے واسطے سے مدد طلب کرتا ہوں۔"

اور اللہ اس شاعر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے جس نے کہا ہے:

اَللّٰهَ أَسْأَلُ أَنْ يُفَرِّجَ كَرْبَنَا
فَالْكَرْبُ لَا يَمْحُوْهُ إِلَّا اللّٰهُ

"میں اللہ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہماری تکلیف رفع کردے۔ اس لیے کہ تکلیف تو اللہ ہی رفع کرسکتا ہے۔"

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ:

اے اللہ! دعا کرنے، مدد طلب کرنے اور عبادت میں ہم تجھے ہی خاص کرتے ہیں۔

(۱)..... عربی لغت کے ماہرین کا کہنا ہے کہ مفعول بہ (إِيَّاكَ) کو فعل (نَعْبُدُ اور نَسْتَعِينُ)

---

❶ سنن الترمذي: ٩/ ٤٣٠، كتاب صفة القيامة، باب قول النبي يا حنظلة ساعة وساعة۔

❷ سنن الترمذي: ١٣/ ٢٥، كتاب الدعوات، باب: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے اس لیے ذکر کیا گیا ہے تا کہ عبادت اور مدد کی طلب کو صرف اللہ کے ساتھ خاص کیا جا سکے۔

(۲)...... یہ آیت کہ جس کو ہر مسلمان نماز اور غیر نماز میں دسیوں بار پڑھتا ہے یہ پوری سورۃ فاتحہ کا خلاصہ ہے۔ جبکہ یہ سورت پورے قرآن کا خلاصہ ہے۔

(۳)...... اس آیت میں عبادت سے مراد تمام قسم کی عبادات ہیں، جیسے نماز، ذبح کرنا، نذر ماننا اور خصوصاً دعا کرنا۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ .)) ❶

''دعا ہی عبادت ہے۔''

تو جیسے نماز عبادت ہے اور یہ کسی رسول، ولی وغیرہ کے لیے جائز نہیں ہے۔ اسی طرح دعا بھی عبادت ہے جو صرف ایک اللہ کے لیے خاص ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ إِنَّمَا اَدْعُو رَبِّي وَلَا اُشْرِكُ بِهِ اَحَدًا ۝﴾ [الجن : ۲۰]

''کہہ دیجیے میں تو صرف اپنے رب سے دعا کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔''

(۴)...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ، إِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا .)) ❷

''یونس علیہ السلام کی دعا کہ جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی: ''اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے میں تو ظالموں میں سے ہوں۔'' جو شخص بھی

---

❶ كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة۔ وقال : حسنٌ صحيحٌ.

❷ المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب المناسك، باب الدعاء والتكبير، جلد : ٤ ، صفحه : ٤٠٩۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دُعا کے واسطے سے دعا مانگے گا، اللہ اس کی دعا ضرور قبول کرے گا۔"

صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگو:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ .)) ❶

"جب بھی مانگو، اللہ سے مانگو اور جب بھی مدد طلب کرو، اللہ ہی سے مدد طلب کرو۔"

(۱)...... امام نووی اور امام ہیثمی رحمہما اللہ نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے، اور اس کا خلاصہ یوں ہے کہ: جب بھی دنیا یا آخرت کے کسی کام میں مدد چاہیے ہو تو صرف اللہ ہی سے حاصل کرو۔ خصوصا وہ اُمور جن پر اللہ کے سوا کوئی قدرت نہیں رکھتا۔ جیسے بیماری سے شفاء، رزق اور ہدایت۔ تو یہ ان امور میں سے ہیں کہ جن کو اللہ نے اپنے ساتھ خاص کیا ہوا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ﴾ [الانعام : ۱۷]

"اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی نقصان لاحق کر دے تو اس کو صرف وہی دُور کر سکتا ہے۔"

(۲)...... جس کو دلیل چاہیے تو اس کے لیے قرآن کافی ہے اور جس کو مدد چاہیے اس کو اللہ کافی ہے۔ اور جس کو وعظ چاہیے تو موت اس کو کافی ہے۔ اور جس کو یہ چیزیں کافی نہ رہیں، تو پھر آگ اس کو کافی ہو جائے گی۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ﴾ [الزمر : ۳۶]

"کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟"

(۳)...... شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فتح الربانی میں کہتے ہیں: اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگو، صرف اللہ سے مدد مانگو اور کسی سے نہ مانگو۔ تیرے لیے ہلاکت ہو! کل اپنے رب کو کس منہ سے ملو گے۔ اب تم اس کے ساتھ دنیا میں جھگڑا کر رہے ہو۔ اس سے منہ پھیر رہے ہو،

---

❶ سنن الترمذي، ج: ۹، ص: ۳۰۴، كتاب صفة القيامة، باب قول النبي يا حنظلة ساعة وساعة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق کی طرف متوجہ ہو۔ اس کو شریک بنا رہے ہو، اپنی حاجات مخلوق سے مانگتے ہو، ان مہمات میں اس پر بھروسہ کرتے ہو۔

اپنے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان سے حائل سارے واسطے ختم کرو۔ کیونکہ تمہارا ان واسطوں کے ساتھ کھڑا ہونا پاگل پن ہے۔ نہ بادشاہی، نہ حکومت، نہ تونگری اور نہ عزت مگر سب حق تعالیٰ کے لیے ہے۔ حق کے ساتھ ہو جاؤ، مخلوق کے ساتھ نہ ہو، یعنی اللہ تعالیٰ سے بلاواسطہ مانگو۔''

(۴)...... جائز مدد طلب کرنا یہ ہے کہ تم اپنی مشکلات میں ایک اللہ کو پکارو۔ اور شرکی مدد کی طلب یہ ہے کہ تم اللہ کے علاوہ انبیاء، وفات شدہ اولیاء اور غیر حاضر زندہ اولیاء سے مدد طلب کرو۔ اور یہ ہستیاں نفع ونقصان کی مالک نہیں ہیں۔ اور نہ ہی دعا سن سکتی ہیں۔ اور اگر سن بھی لیں تو جواب نہیں دے سکتیں، جیسے کہ قرآن نے ان کا وصف بیان فرمایا ہے۔ جہاں تک موجود اور زندہ لوگوں سے ایسی مدد مانگنا جس پر وہ قدرت بھی رکھتے ہوں تو یہ بالکل جائز ہے۔ جیسے کہ مسجد بنانے یا کسی دوسرے کام کے لیے مالی مدد طلب کرنا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى ﴾ [المائدة : ٢]

''نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔''

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ .)) [1]

''اللہ تعالیٰ اُس وقت تک اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔''

زندہ شخص سے مدد طلب کرنے کی جائز صورتوں میں سے یہ بھی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

[1] صحیح مسلم: ۱۷/ ۲۱۰، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ﴾ [القصص : ١٥]

''تو ان (موسیٰ علیہ السلام) سے اس بندے نے مدد طلب کی جو ان کی قوم سے تھا، اس شخص کے خلاف (مدد طلب کی) جو اُن کا دشمن تھا۔''

اور اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کے مدد طلب کرنے کے بارے میں فرمایا:

﴿فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ﴾ [الكهف : ٩٥]

''تو تم میری (افرادی) قوت کے ساتھ مدد کرو۔''

اللہ الرحمٰن عرش پر بلند ہے: ❶

متعدد آیات اور احادیث میں اللہ تعالیٰ کے بلند ہونے کا تذکرہ ہوا ہے۔

(۱) ...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ [فاطر : ١٠]

''اسی کی طرف اچھے کلمات چڑھتے ہیں، نیک اعمال کو وہ بلند کرتا ہے۔''

اس آیت میں اللہ کی طرف کلمات کے چڑھنے سے ثابت ہوا کہ اللہ بلند ہے۔

(۲) ...... اللہ کا فرمان ہے:

﴿مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ﴾

[المعارج : ٣، ٤]

''بلندیوں والے، اللہ کی طرف سے، فرشتے اور جبریل اسی کی طرف چڑھتے ہیں۔''

(چڑھا اُسی کی طرف جاتا ہے جو بلند ہو۔) ذی المعارج کا مطلب بلندیوں والا ہے۔

---

❶ مسلمان فرقوں میں یہ بات خواہ مخواہ اختلافی بن گئی ہے کہ ان کا رب کہاں ہے؟ بعض کہتے ہیں وہ عرش پر بلند ہے۔ جیسا کہ مؤلف نے اسی صحیح عقیدے کے دلائل جمع کیے ہیں، اور یہی سلف صالحین کا عقیدہ ہے۔ جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ اللہ ہر جائی ہے۔ بعض کے نزدیک وہ لامکاں ہے۔ اور بعض کا رب اُن کے دلوں میں رہتا ہے۔ اور بعض صوفیوں کے نزدیک اللہ ہر چیز میں ہے۔ یہی ہندوؤں کا بھی نظریہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) ......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝﴾ [الاعلى : ١]

''اپنے بلند رب کے نام کی تسبیح بیان کرو۔''

محلِ شاہد ہے۔ الاعلیٰ۔

(۴) ......امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب التوحید میں امام ابوالعالیہ اور مجاہد رحمہما اللہ سے ﴿ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَآءِ﴾...... ''پھر وہ آسمان کی طرف مستوی ہوا'' کی تفسیر میں لکھا ہے: بلند ہوا، اُونچا ہوا۔

(۵) ......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ۝﴾ [طه : ٥]

''یعنی رحمٰن عرش پر بلند ہوا۔''

یہ آیت اہمیت کی وجہ سے قرآن میں سات بار آئی ہے۔

(۶) ......رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے کہا:

((أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ . يَرْفَعُ اصْبَعَهُ إِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَيْهِمْ وَيَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ .)) [1]

''خبردار! کیا میں نے تمھیں رب کا پیغام پہنچا دیا؟ انھوں نے کہا: ہاں! آپ اپنی انگلی آسمان کی طرف اُٹھا کر عوام کی طرف مائل کر رہے تھے اور کہتے تھے: اے اللہ! گواہ ہو جا۔''

اللہ کو گواہ بنانے کے لیے آپ آسمان کی طرف اشارہ کر رہے تھے تو ثابت ہوا کہ اللہ اوپر ہے۔ (یعنی اُس کی ایک جہت ہے۔)

(۷) ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ

[1] صحيح مسلم : ٨/ ٥٤، كتاب الحج، باب حجة النبي، حديث : ٢٩٥٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَضَبِي . فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ .)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرنے سے پہلے ایک تختی لکھی کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی اور وہ اب اس کے پاس عرش پر لکھا ہوا ہے۔''

ثابت ہوا کہ اللہ عرش پر ہے۔

(۸) ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَآءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً .)) ❷

''کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں تو اس ذات کا امین ہوں جو آسمان پر ہے، میرے پاس آسمانی خبریں صبح وشام آتی ہیں۔''

(۹) ......امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ابھی تابعین کی کثیر تعداد موجود تھی تب ہم کہا کرتے تھے کہ: اللہ تعالیٰ جس کا ذکر بہت بلند ہے، وہ عرش پر ہے اور جو صفات باری تعالیٰ سنت میں موجود ہیں ہم ان پر ایمان لاتے ہیں۔'' ❸

(۱۰)......امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے آسمان پر عرش کے اوپر ہے اور جیسے چاہتا ہے، اپنی مخلوق کے بھی قریب ہوجاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر بھی نزول فرماتا ہے، جیسے چاہتا ہے۔ ❹

(۱۱)......امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ زمین پر ہے یا آسمان پر، تو اس نے کفر کیا۔ کیونکہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ

❶ صحيح البخاري: ٢٤ / ٤٤١، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ: ﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ﴾، حديث: ٧٥٥٤.

❷ صحيح البخاري: ١٤ / ٢٦٩، كتاب المغازي، باب بعث علي عليه السلام، حديث: ٤٣٥١.

❸ رواه البيهقي باسناد صحيح فتح الباري.

❹ للمرحمه الهكاوى فى عقيدة الشافعي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسْتَوٰی﴾ [طٰہٰ: ۵] ''رحمٰن عرش پر بلند ہوا۔'' اور اس کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے۔ ''اور جو یہ کہے کہ وہ عرش پر تو ہے لیکن نہ جانے عرش زمین پر ہے یا آسمان پر وہ بھی کافر ہے۔ کیونکہ اس نے اللہ کے آسمان پر ہونے کا انکار کردیا اور جس نے اللہ کے آسمان پر ہونے کا انکار کیا وہ کافر ہوگیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین مقام کے اوپر ہے۔ اور اُس سے اوپر کی طرف دُعا کی جاتی ہے نہ کہ نیچے کی طرف۔ ❶

(۱۲)...... امام مالک رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے عرش پر مستوی ہونے کی کیفیت کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

''اللہ کا عرش پر ہونا معروف ہے، اس کی کیفیت نامعلوم ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ اور اس کی کیفیت کے بارے سوال کرنا بدعت ہے۔ پھر کہا: اس (سائل) بدعتی کو مجلس سے نکال دو۔''

(۱۳)......استویٰ کا معنی استولی یعنی ''والی ہوا'' غلط معنی ہے، کیونکہ یہ معنی سلف صالحین نے نہیں کیا اور ان کا طریقہ زیادہ سلامت، زیادہ علم وحکمت والا ہے۔

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: اللہ نے یہودیوں کو کہا کہ حطۃ کہو، مگر انھوں نے تحریف کرتے ہوئے حنطۃ بول دیا۔ اور اللہ نے ہمیں فرمادیا کہ وہ عرش پر مستوی ہے تو ہم میں سے تاویل کرنے والوں سے استولیٰ بولا دیا۔ دیکھو ان کا اضافہ کردہ لام یہودیوں کے اضافہ کردہ ن سے کتنا مشابہ ہے۔

یہ بات محمد امین شنقیطی نے حافظ ابن قیم رحمہما اللہ سے نقل کی ہے۔

توحید کی اہمیت:

(۱)...... اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور رسولوں کو اس لیے مبعوث فرمایا کہ وہ لوگوں کو رب کائنات کی توحید کی طرف بلائیں۔ قرآنِ کریم اکثر سورتوں میں توحید کا اہتمام کرتے ہوئے افراد و جماعت پر شرک کے نقصانات واضح

❶ شرح عقیدہ طحاویۃ: ۳۲۲

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔ یہی دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں ابدی جہنم کا سبب ہے۔

(۲)..... تمام رسولوں نے اپنی دعوت کا آغاز اس توحید سے کیا جس کو لوگوں تک پہنچانے کا حکم اللہ نے ان کو دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ [الانبیا: ۲۵]

"ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے، ان کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، بس میری ہی عبادت کرو۔"

رسول اللہ ﷺ تیرہ سال مکہ میں رہے اور لوگوں کو توحید کی طرف بلاتے رہے اور یہ کہ صرف ایک اللہ ہی کو پکارو۔ اللہ کے نازل کردہ قرآن عظیم میں ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا﴾ [الجن: ۲۰]

"ان سے کہہ دیں میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔"

آپ اپنے ساتھیوں کی بچپن سے ہی توحید پر تربیت کرتے رہے۔ اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (جو کہ چھوٹی عمر میں تھے) سے فرماتے ہیں:

((إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ.)) [1]

"جب بھی مانگو اللہ سے مانگو اور جب بھی مدد طلب کرو، اللہ ہی سے طلب کرو۔"

توحید، اسلام کی وہ بنیاد ہے جس پر اسلام قائم ہوا ہے اور اللہ اس کے بغیر کسی کا عمل قبول نہیں فرماتا۔

(۳)..... رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی یہی تعلیم دی کہ وہ اپنی دعوت کا آغاز توحید ہی سے کریں۔ چنانچہ جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا:

[1] سنن الترمذي: ۹/ ۴۳۰، كتاب صفة القيامة، باب قول النبي يا حنظلة ساعة وساعة، ح: ۲۵۱۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّكَ تَـأْتِي قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ . فَادْعُهُمْ إِلَي شَهَادَةِ اَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ . وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ .)) ❶

''تم اہل کتاب کی ایک قوم (نصاریٰ) کے پاس جا رہے ہو۔ سب سے پہلے ان کو لا الہ الا اللہ کی شہادت کی دعوت دینا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ان کو اللہ کی توحید کی دعوت دینا۔''

(۴) ......توحید، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے کلمہ میں موجود ہے۔

اس کا معنی ہے کہ اللہ کے سوا عبادت کا حق دار اور کوئی نہیں اور نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ یہی وہ کلمہ ہے جس کو پڑھ کر کافر اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ جنت کی چابی ہے، اس کو پڑھنے والا جنت میں چلا جاتا ہے، بشرطیکہ اس نے اپنے عمل سے اس کلمہ کی نفی نہ کی ہو۔

(۵)......کفارِ قریش نے رسول اللہ ﷺ کو لالچ کا اچھا پیکج دیا تھا۔ کہا: ہم آپ کو اپنا بادشاہ مان لیتے ہیں، سب سے زیادہ مالدار بنا دیتے ہیں، نیز خوبصورت عورت سے شادی بھی کر دیتے ہیں، اس کے علاوہ بھی زندگی کے فوائد دیں گے، مگر آپ دعوت توحید کو چھوڑ دیں، بتوں پر طعن نہ کریں۔ لیکن آپ نے یہ پیکج قبول نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ نے دعوت جاری رکھی اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تکالیف برداشت کرتے رہے۔ پھر ایک وقت آیا کہ دعوتِ توحید کی مدد ہوئی تیرہ سال کے بعد۔ (اور ہجرت کی اجازت ملی) اور اس کے بعد مکہ بھی فتح ہو گیا۔ تب آپ بت توڑتے ہوئے کہہ رہے تھے:

﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝﴾ [الإسراء: ۸۱]

''حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا، باطل کو تو بھاگنا ہی تھا۔''

(۶)......توحید مسلمان کی زندگی بھر کا مشغلہ ہے۔ وہ اپنی زندگی کو توحید سے شروع کرتا

---

❶ صحيح البخاري، كتاب المغازي، ح: ٤٣٤٧ـ صحيح مسلم: ١/ ١٥٠، كتاب الإيمان، باب الدُّعَاءِ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَشَرَائِعِ الإِسْلَامِ، ح: ١٢١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور توحید پر ہی زندگی کو الوداع کہہ دیتا ہے۔ ساری زندگی بھی توحید قائم کرنے اور اس کی دعوت پر صرف کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہی دعوت مسلمانوں کو ایک کر کے ان کو کلمہ توحید پر جمع کرتی ہے۔ دعا کریں ہماری دنیا کی آخری کلام کلمہ توحید کا اقرار ہو۔

توحید کی فضیلت:

(۱) ......رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴾ [الانعام: ۸۲]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور پھر انھوں نے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ ملوث نہ کیا تو انھیں لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب یہ (مذکور بالا) آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہت گراں گزری۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہ کرتا ہو۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مراد نہیں ہے۔

((لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشِرْكٍ، أَوَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ ﴿ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴾ [لقمان: ۱۳] .)) [1]

''اس سے مراد تو شرک ہے۔ آپ لوگوں نے سنا نہیں لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو کہا تھا: اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا شرک تو بہت بڑا ظلم ہے۔''

تو مذکورہ آیت ان مومنوں کے لیے بشارت ہے کہ جنھوں نے ایمان کو شرک سے ملوث نہیں کیا بلکہ اس سے دُور رہے۔ وہ اللہ کے عذاب سے مکمل طور پر محفوظ رہیں گے۔ اور دنیا میں بھی یہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

---

[1] صحيح البخاري: ۱۲/ ۲۷، كتاب احاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾، حديث: ۳۳۶۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ .)) ❶

''ایمان کے ساٹھ سے زیادہ درجے ہیں۔ افضل ترین درجہ لا الہ الا اللہ پڑھنا اور سب سے ادنیٰ درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ختم کرنا ہے۔''

(۲) شیخ عبداللہ خیاط اپنی کتاب ''دلیل المسلم فی الاعتقاد والتطہیر'' میں فرماتے ہیں:

''توحید نیک بختی کا سبب اور گناہوں کا کفارہ ہے۔''

بتقاضا بشریت اور معصوم نہ ہونے کی وجہ سے انسان کے قدم پھسل جاتے ہیں اور وہ اللہ کی نافرمانی کر بیٹھتا ہے۔ اب اگر وہ توحید والا اور شرک کی آلائش سے پاک ہے تو اس کی توحید اور کلمہ لا الہ الا اللہ میں اخلاص کا ہونا اس کی سعادت اور گناہوں کے مٹانے میں سب سے بڑا سبب ہوگا۔ جیسے کہ حدیث رسول میں ہے:

((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ ، أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ .)) ❷

''جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا حق دار نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول

---

❶ صحيح مسلم: ١/ ١٨٧، كتاب الايمان، باب شعب الايمان، حديث: ١٥٣.

❷ صحيح البخاري: ١٢/ ١٤٣، كتاب احاديث الأنبياء، باب قول الله عزوجل: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ﴾، حديث: ٣٤٣٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور اللہ کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف اِلقاء کیا تھا۔ اور وہ اللہ کی طرف سے روح ہیں۔ جنت اور جہنم حق ہیں تو اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا، خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں گے۔"

یعنی مذکورہ شہادتوں کو ان اُصولوں کے مطابق دینا بندے کا نعمتوں والی جنت میں داخلہ واجب کر دیتا ہے۔ اگرچہ اس کے بعض اعمال میں کمی کوتاہی ہو یا وہ قابل مؤاخذہ ہوں۔ جیسے کہ ایک حدیث قدسی میں بھی ہے:

((يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.)) ❶

"اے آدم زادے! اگر تو میرے پاس زمین بھر گناہ لے کر آئے پھر مجھے ملے اس حال میں کہ میرے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش دے دوں گا، (یعنی جنت کا وارث بنا دوں گا)۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تیرے گناہوں سے تقریباً ساری زمین بھر جائے لیکن تیری موت توحید پر ہوئی تو میں تیرے سارے گناہ معاف کر دوں گا۔ دوسری حدیث میں ہے:

((مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ.)) ❷

"جو شخص اللہ کو ملا اور وہ اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہوا تو جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو شخص کسی کو شریک ٹھہراتا ہوا تو جہنم میں جائے گا۔" ❸

---

❶ سنن الترمذي: ۱۳ / ۵۶، كتاب الدعوات، باب مغفرة الله لخطايا العبد.

❷ صحيح مسلم: ۱ / ۳۳۳، كتاب الإيمان، باب مَنْ مَا لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

❸ ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ گناہ گار توحید والے جنت میں جائیں گے۔ لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ سب گناہ گار سزا کے بغیر جنت میں جائیں گے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کبیرہ گناہ (چوری، زنا، قتل، شراب، ترک جہاد وغیرہ) کرنے والے لوگوں کو اگر اللہ نے معاف نہ کیا تو پھر ان کو سزا کے لیے جہنم میں جانا پڑے گا۔ پھر سزا پوری ہونے پر جنت میں جائیں گے۔ لیکن توحید سے خالی لوگ یا شرک کرنے والے مسلمان ہمیشہ ہمیشہ ⇐⇐

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تمام احادیث سے توحید کی فضیلت واضح ہوتی ہے۔ اور یہ بندے کی سعادت کا بڑا سبب ہے۔ گناہوں کا سب سے بڑا کفارہ اور ان کو مٹانے والا ہے۔

توحید کے مزید فائدے:

کسی فرد یا جماعت کی زندگی میں اگر توحید آ جائے تو اس کے بہت پاکیزہ ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ جن میں چند ایک یہ ہیں:

(۱)...... انسان کی غیر اللہ کی عبادت سے آزادی اور ایسی مخلوق کے سامنے جھکنے سے آزادی کہ جو خود پیدا کیے گئے ہیں اور اپنے نفع و نقصان کے مالک نہیں۔ نہ ہی وہ موت و حیات اور دوبارہ اُٹھنے کے مالک ہیں۔

پس توحید بندے کو ایک رب کے علاوہ کہ جس نے اس کو بنا کر درست پیدا کیا سب کی عبادت سے آزاد کر دیتی ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اس توحید سے بندے کی عقل بھی خرافات اور توہمات سے آزاد ہو جاتی ہے۔ اس کا ضمیر بھی ذلت اور سرنڈر ہونے سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس کی زندگی بھی ان فرعونوں، شعبدہ بازوں، رب بننے والوں اور خود ساختہ بندوں کے معبودوں سے آزاد ہو جاتی ہے۔ اسی لیے جاہلیت کے مشرک طاغوتوں نے انبیاءِ کرام علیہم السلام کی دعوت کا مقابلہ کیا۔ خصوصاً ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کیا۔ کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ کا مطلب سمجھتے تھے کہ یہ کلمہ بشریت کی آزادی اور جابر حکمرانوں کو ان کے جعلی تختوں (سلطنت کی مسندوں) سے گرا دینے کا اعلان ہے اور اسی سے صرف ربّ العالمین کے سامنے جھکنے والی جبین نیاز سربلند ہو جاتی ہے۔

⇐⇐ جہنم میں رہیں گے۔ البتہ اگر کسی بھی کافر یا مسلمان کو موت سے پہلے کلمہ طیبہ نصیب ہو گیا اور اخلاص بھی نصیب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ دیگر سابقہ شرک کے کام معاف فرما دے گا۔ مگر حقوق العباد میں اگر کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا تو پھر چاہے اللہ معاف کر دے اور چاہے اس کو سزا دے، تاہم جنت میں وہ ضرور جائے گا۔ (مترجم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)......توحید سے متوازن شخصیت پیدا ہوتی ہے۔توحید ایسے افراد پیدا کرتی ہے جن کی زندگی اوران کی منزل ممتاز ہوتی ہے۔ان میں سے ہر فرد کا ہدف ایک ہوتا ہے۔یعنی اس کا ایک ہی معبود ہوتا ہے جس کی طرف وہ خلوت وجلوت میں متوجہ ہوتا ہے۔ ہر مشکل اور آسانی میں وہ اسی کو ہی پکارتا ہے۔

اس کے مقابل مشرک ہے کہ جس کے دل کو مختلف معبودوں نے ٹکڑے کر کے بانٹ لیا ہوتا ہے۔اب وہ کبھی زندوں کی طرف جاتا ہے اور کبھی مردوں کی طرف۔ اسی لیے سیّدنا یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝﴾ [یوسف: ۳۹]

''اے میرے جیل کے ساتھیو! مختلف رب اچھے ہیں یا ایک ہی اللہ جو زبردست غالب ہے؟''

پس مومن صرف ایک معبود کی عبادت کرتا ہے۔وہ جانتا ہے کہ اس کا رب کن کاموں سے خوش اور کن سے ناراض ہوتا ہے۔جب ایسا کام پیش آئے جس سے ربّ ناراض ہوتا ہے تو وہ وہاں رُک جاتا ہے اور اس کا دل بھی مطمئن ہوجاتا ہے۔

جبکہ مشرک متعدد معبودوں کی پوجا کرتا ہے۔ایک معبود اس کو دائیں کھینچتا ہے تو دوسرا بائیں۔اور وہ ان کے درمیان ٹوٹ کر رہ جاتا ہے کہ اس کو کہیں قرار نہیں ملتا۔

(۳)......توحید لوگوں کے امن کا مصدر ہے۔کیونکہ یہ اہل توحید کے دل کو امن و اطمینان سے بھر دیتا ہے۔اب نہ تو وہ غیر اللہ کی پوجا کرتا ہے کہ جس سے رزق، نفس اور اہل و عیال کے متعلق سارے خطرات ختم ہوجاتے ہیں اور وہ انسانوں، جنوں اور موت وغیرہ سے بے خوف ہو چکا ہوتا ہے۔موحد اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔یہی وجہ ہے کہ جب سب لوگ خوف زدہ ہوں تو مؤحد بے خوف ہوتا ہے۔لوگ بے قرار ہوتے ہیں اور وہ مطمئن ہوتا ہے۔

یہی مطلب ہے اللہ کے درج ذیل فرمان کا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴾ [الانعام: ۸۲]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو بڑے ظلم کے ساتھ نہیں ملایا، یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔''

اس امن کا منبع دل کا اندرون ہے نہ کہ پولیس کی نگرانی۔ یہ ہے دنیا کا امن۔ باقی رہی بات آخرت کے امن کی تو وہ زیادہ عظیم تر اور باقی رہنے والا ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے اللہ کے لیے اخلاص حاصل کیا اور توحید میں شرک کی آمیزش نہ کی، اس لیے کہ شرک تو بہت بڑا ظلم ہے۔

(۴)...... توحید قوتِ نفس کا منبع ہے، اس لیے کہ اس سے بندے میں ایک عظیم قوتِ نفس پیدا ہوتی ہے، جس کے ذریعے اس کا دل اللہ سے امید رکھنے، اس پر اعتماد اور بھروسہ کرنے، اس کے فیصلے پر خوش ہونے اور اس کی طرف سے آزمائش آجانے پر صبر کرنے اور اس کی مخلوق سے بے پرواہ ہوجانے پر سیر نہیں ہوتا۔ یہ بندہ چٹان کی طرح مضبوط ہوتا ہے۔ جب اس پر تکلیف نازل ہو تو وہ اپنے رب سے اس کو ختم کرنے کے لیے دُعا کرتا ہے، مُردوں سے بالکل مدد نہیں مانگتا۔

ہر وقت اس کا شعار نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان رہتا ہے:

((إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ.)) ❶

''جب بھی مانگو اللہ سے مانگو اور جب بھی مدد طلب کرو تو اللہ سے۔''

اور اللہ کا یہ فرمان بھی اس کے مدنظر رہتا ہے:

﴿ وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ﴾ [الانعام: ۱۷]

''اے نبی ﷺ! اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو رفع بھی صرف وہی کرسکتا ہے۔''

❶ سنن الترمذي، ج: ۹، ص: ۴۳۰، کتاب صفة القيامة، باب قول النبي ياحنظلة ساعة وساعة، حديث: ۲۵۱۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵)......توحید مساوات اور اُخوت کی بنیاد ہے، کیونکہ وہ اہل توحید کو اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ ایک دوسرے کو اللہ کے مقابلہ میں رب بنالیں۔ معبود برحق صرف اللہ ہی ہے اور عبادت کرنے والے سب لوگ برابر ہیں۔ ان کے سردار محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ ❶

توحید کے دشمن:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ ﴾ [الانعام: ۱۱۲]

''یوں ہم نے جنوں اور انسانوں کے شیاطین کو ہر نبی کا دشمن بنادیا۔ وہ ایک دوسرے کی طرف دھوکا دینے کے لیے خودساختہ خوبصورت باتوں کی وحی کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اُس نے انبیاءِ کرام اور توحید کے داعیان کا دشمن جن شیطانوں کو بنادیا۔ وہ انسانی شیطانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہوئے گمراہی، شر اور باطل اشیاء کی وحی کرتے ہیں تاکہ وہ ان کو گمراہ کرکے اس توحید سے روک دیں، جس کی طرف انبیاءِ کرام علیہم السلام نے سب سے پہلے اپنی اقوام کو بلایا۔ کیونکہ وہی بنیاد ہے جس پر دعوت اسلامی کھڑی ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ بعض لوگ توحید کی دعوت کو اُمت کے اختلاف کا سبب سمجھتے ہیں، حالانکہ توحید اُمت کو ایک کرنے والی دعوت ہے۔ خود اس کا نام بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے۔

وہ مشرک جو توحید ربوبیت کو مانتے تھے کہ اللہ ہی ان کا خالق ہے، انھوں نے توحید اُلوہیت کو ماننے سے انکار کردیا کہ ایک ہی اللہ سے دعا کی جائے۔ انھوں نے اپنے اولیاء کو پکارنا بالکل نہ چھوڑا، بلکہ وہ نبی مکرم ﷺ کے متعلق کہ جو ان کو ایک ہی رب کو پکارنے اور اسی کی عبادت کی طرف دعوت دیتے تھے، کہنے لگے:

﴿ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ ﴾ [صٓ: ۵]

❶ علامہ یوسف قرضاوی کی کتاب ''حقیقة التوحید'' سے یہ عبارت بالمعنیٰ لی گئی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کیا اس نبی نے تمام معبودوں کو ایک ہی کر دیا ہے۔ یہ تو بڑی تعجب کی بات ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے سابقہ اُمتوں کے بارے میں فرمایا:

﴿ كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝ أَتَوَاصَوْا بِهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ۝﴾ [الذاریات: ۵۲، ۵۳]

"ایسے ہی پچھلی قوموں کے پاس جب بھی کوئی رسول آیا تو انھوں نے کہا یہ جادوگر یا پاگل ہے۔ کیا ان سب نے ایکا کرلیا ہے۔ بلکہ وہ زیادتی کرنے والی قوم ہے۔"

اور مشرکین کی صفت یہ ہے کہ جب وہ ایک ہی رب کو پکارنے کے بارے میں سنتے ہیں تو ان کے دل نفرت کرتے ہوئے کفر کرنے لگتے ہیں۔ مگر جب شرک اور غیر اللہ کو پکارنے کے بارے سنتے ہیں تو خوش ہوتے اور ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں۔

ایسے مشرکین کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے:

﴿ وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝﴾ [الزمر: ۴۵]

"اور جب ایک اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل تنگ پڑ جاتے ہیں اور جب غیر اللہ کا ذکر ہو تو اچانک خوش ہو جاتے ہیں۔"

اور اللہ تعالیٰ نے توحید کا انکار کرنے والے مشرکین کا تذکرہ یوں بھی کیا ہے:

﴿ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝﴾ [غافر: ۱۲]

"کافرو! یہ جہنم تمہارا مقدر اس لیے بنی ہے کہ جب دنیا میں ایک اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تو تم (اس شرک پر) ایمان لے آتے۔ پس حکم اور فیصلہ بہت بلند مرتبہ بہت بڑے اللہ کے لیے ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیات اگرچہ کافروں کے بارے میں ہیں، لیکن مسلمانوں پر بھی ان کا اطلاق ہوتا ہے، جب ان کی صفات کافروں جیسی ہو جائیں۔ وہ توحید کے داعیان سے لڑائی کرنے لگیں، ان پر الزام تراشی کریں، نفرت آمیز ناموں سے یاد کریں تاکہ لوگوں کو ان سے دُور رکھا جائے اور ان کو اس توحید سے دل برداشتہ کر دیا جائے، جس کی وجہ سے اللہ نے انبیاء کو ارسال فرمایا تھا۔ یہ لوگ جب سنتے ہیں کہ اللہ سے دُعا کی جا رہی ہے تو ان پر خشوع طاری نہیں ہوتا۔ اور جب غیر اللہ کو پکارنے کا سنتے ہیں، جیسے انبیاء و اولیاء کو پکارنا وغیرہ تو خوش ہو جاتے ہیں اور ان پر خشوع طاری ہو جاتا ہے اور وہ وجد میں آ جاتے ہیں۔ ان کا کتنا برا سلوک ہے جو یہ اللہ کی توحید سے کرتے ہیں۔

توحید کے متعلق علماء کا مؤقف:

علماءِ کرام انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ جب انبیاء کرام علیہم السلام کی اوّلین دعوت توحید رہی ہے، جیسے کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۝﴾

[النحل : ٣٦]

’’ اور یقیناً ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا کہ (وہ دعوت دیں، لوگو!) ایک ہی اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔‘‘

تو پھر علماءِ کرام پر واجب ہے کہ وہ بھی اپنی دعوت وہیں سے شروع کریں جہاں سے انبیاء کرام علیہم السلام نے شروع کی تھی۔ اور وہ لوگوں کو عبادت کی تمام اقسام میں ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دیں۔ خاص طور سے دعا کرنا کہ جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ .)) [1]

’’ دعا ہی عبادت ہے۔‘‘

مسلمانوں کی اکثریت آج کل شرک میں اور غیر اللہ کو پکارنے میں مبتلا ہے۔ یہی ان کی

[1] سنن الترمذي : ١١/ ١ ـ ٢، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدبختی اور سابقہ اُمتوں کی بدبختی کا سبب ہے کہ جنھیں اللہ نے ان کے غیراللہ کو پکارنے کی وجہ سے ہلاک کر دیا تھا۔

شرک کے خلاف جنگ اور توحید پر علماءِ کرام کا مؤقف:

(۱)......علماءِ کرام کی ایک قسم وہ ہے جنھوں نے توحید اور اس کی اہمیت کو سمجھا، شرک اور اس کی اقسام کو جانا اور اپنی ذمہ داری کو ادا کرتے ہوئے لوگوں پر توحید اور شرک کو واضح کیا۔ اس سلسلہ میں ان کی دلیل یا قرآنِ کریم ہے یا رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیثیں ہیں۔ انبیاءِ کرام کی طرح ان کو بھی جھوٹی تہمتوں اور الزامات کا سامنا کرنا پڑا، البتہ انھوں نے صبر کیا اور اس دعوت سے پیچھے نہیں ہٹے۔ ان کے مدنظر اللہ کا یہ فرمان ہمیشہ رہتا ہے:

﴿ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝﴾ [المزمل: ۱۰]

”ان کی باتوں پر صبر کریں اور احسن طریقے سے ان سے جان چھڑا لیں۔“

قدیم زمانے میں لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی:

﴿ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝﴾ [لقمان: ۱۷]

”اے بیٹے! نماز قائم کر، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روک اور جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کر، یہ سب پختہ اُمور میں سے ہے۔“

(۲)......دوسری قسم کے وہ علماء لوگ ہیں جنھوں نے اسلام کی بنیاد توحید کو چھوڑ دیا۔ اور لوگوں کا عقیدہ درست کرنے کی بجائے ان کو نماز، حکومت، جہاد وغیرہ کی دعوت دینے لگ گئے۔ ❶ گویا انھوں نے اللہ کا یہ فرمان سنا ہی نہیں۔

---

❶ شیخ حفظہ اللہ کی یہ بات بالکل درست ہے کہ آج کل کی بعض تنظیموں اور کئی ایک گروہوں نے لوگوں کو عقیدۂ توحید خالص کی طرف دعوت دینے اور اسے ہی اپنی دعوت کی اساس بنائے بغیر اسلام کے بعض شعبوں کی طرف لوگوں کو دعوت دینا شروع کر رکھا ہے۔ اور وہ بھی منہج صحابہ کرام سے ہٹ کر خاص اپنے انداز میں۔ مگر اصل جماعت حقہ کے علماء کرام نے دینِ حنیف سے دور عقیدۂ وعمل میں کمزور نوجوانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری ⇦⇦⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝﴾ [الانعام: ۸۸]

''اور اگر وہ شرک کے بیٹھتے تو ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے۔''

توحید کو دوسری چیزوں پر اگر وہ مقدم رکھتے تو ان کی دعوت کامیاب ہو جاتی اور انبیاء و رسل علیہم السلام کی طرح اللہ ان کی بھی مدد ضرور فرماتا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝﴾

[النور: ۵۵]

''اللہ تعالیٰ نے تم میں سے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو ضرور زمین کا خلیفہ بنائے گا، جیسے کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ اور ان کے لیے ان کے اس دین کو ضرور اعلیٰ مقام عنایت فرمائے گا کہ جس کو ان کے لیے پسند فرمایا ہے۔ اور لازمی طور پر ان کے خوف و ہراس کو امن کے ساتھ بدل ڈالے گا۔ وہ میری عبادت کرتے ہیں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے اور جو اس کے بعد کفر کریں گے تو وہ ہی لوگ فاسق و نافرمان ہوں گے۔''

تو دیکھیں اللہ کی مدد کے لیے بنیادی شرط توحید ہی ہے۔

(۳)...... تیسری قسم کے وہ علماء ہیں جو لوگوں کے خوف کے مارے کہ وہ ان پر ٹوٹ

⇦⇦ کے لیے اپنے مراکز میں دعوت دے کر ان کے عقیدۂ وعمل کو عین توحید و سنت پر درست کرنے کا عمل ایک عرصہ سے جاری رکھا ہوا ہے۔ اور اس کے نتائج نہایت اعلیٰ نکلے ہیں۔ تو جوانوں کو دعوتی مراکز میں اس لیے جمع کیا جاتا ہے تاکہ توحید اور شرک کی وضاحت کر کے ان کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی جا سکے۔ (مترجم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑیں گے، دعوتِ توحید اور شرک کے خلاف جنگ میں شرکت نہیں کرتے۔ یا یہ کہ ان کی نوکریاں اور مراکز کے چھن جانے کا خطرہ ہوتا ہے، یوں اس علم کو چھپا لیتے ہیں جس کی تبلیغ کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ان پر اللہ کا یہ قول صادق آتا ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴾ [البقرة: ١٥٩]

”بے شک وہ لوگ جو واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جن کو ہم نے نازل فرمایا، اس کے بعد کہ ہم نے ان کو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر دیا، انھیں پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ داعیانِ کرام کی صفت یوں بیان کرتا ہے:

﴿ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ﴾ [الاحزاب: ٣٩]

”وہ لوگ جو اللہ کے پیغامات آگے پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.)) ❶

”جس نے علم کو چھپایا اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت والے دن) ایک آگ کی لگام ڈالے گا۔“

(۴)...... چوتھی قسم کے علماء وہ ہیں جو صرف اس وقت دعوتِ توحید کی مخالفت کرتے ہیں جب غیر اللہ کو پکارنے کی نفی کی جاتی ہے اور صرف ایک کو پکارنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

❶ مسند احمد: ۱۸/ ۲۹۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرنے والوں اور اولیاء کی دعوت کی نفی کو وہ جائز قرار دیتے ہیں اور اس سلسلہ میں وارد آیات کی وہ تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان سے مراد غیر مسلم مشرک ہیں، مسلمان مشرک نہیں ہوسکتا۔ گویا انھوں نے اللہ کا یہ فرمان سنا ہی نہیں:

﴿ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ ﴾ [الانعام: ۸۲]

"وہ لوگ جو ایمان لائے پھر اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ ملوث نہ کیا انھیں لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔"

ظلم سے مراد یہاں شرک ہے، اس کی دلیل

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ ﴾ [لقمان: ۱۳]

"اس میں کچھ شک نہیں کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔"

سورۃ الانعام کی مذکور بالا اس آیت کے مطابق مسلم اور مؤمن بھی شرک میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔ آج اکثر مسلمان ملکوں میں یہی حال ہے۔ یہ علماء جواب لوگوں کے لیے غیر اللہ کی پکار، مساجد میں دفن ہونا، قبروں کے گرد طواف، ولیوں کے لیے نذر و نیاز اور دوسری بدعات و خرافات کو جائز کر رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا:

((إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ .)) ❶

"مجھے اپنی اُمت کے لیے گمراہ کن اماموں کا ڈر ہے۔"

جامعہ ازہر کے ایک سابقہ شیخ سے پوچھا گیا: قبر کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا کیا جائز ہے؟ اس نے کہا: کیوں جائز نہیں؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ کی قبر کی طرف مسجد نبوی میں سب لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔

حالانکہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں دفن نہیں ہوتے تھے، بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں دفن ہوئے تھے۔ آپ نے تو قبور کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اور آپ کی ایک دُعا

❶ سنن الترمذي: ٨/ ٤٤٧۔ كتاب الفتن، باب ما جاء في الأئمة المضلين، حديث: ٢٢٢٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی ہے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ .)) ❶

''اے اللہ! میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے۔''

یعنی نہ تو میں کسی کو سکھاؤں اور نہ خود عمل کروں، نہ ہی وہ میرے اخلاق و کردار پر اثر انداز ہو۔ وہ لوگ جو اپنے علماء کی ایسی باتیں مانتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں، ان کا یہ رویہ حدیث رسول ﷺ کے خلاف ہے:

((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .)) ❷

''اللہ خالق کی مخالفت میں کسی مخلوق کی بات ماننا جائز نہیں ہے۔''

اور یہ لوگ عنقریب قیامت والے دن پشیمان ہوں گے۔ ان کی اطاعت پر تب کی ندامت بھی مفید نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کافروں اور ان کے راستہ پر چلنے والوں کے عذاب کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ○ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ○ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ○ ﴾ [الاحزاب ٦٦-٦٨]

''اس دن جب ان کے چہرے جہنم میں اُلٹائے جائیں گے تو کہیں گے: کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات مانی ہوتی۔ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی بات مانی تو انھوں نے ہمیں راہ سے

---

❶ صحیح مسلم: ۱۷/ ۳۷۰، کتاب الذکر والدعاء والتوبة، باب التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ۔ صحیح مسلم: ۱۷/ ۳۵۸۔

❷ مسند أحمد: ۸/ ۴۹۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھٹکا دیا۔ اے ہمارے رب! ان کو دوہرا عذاب دے اور بہت بڑی لعنت ان پر کردے۔"

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی کہیں گے کہ ہم نے اپنے حکمرانوں اور بڑوں کی بات مانی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی اور ہمارا عقیدہ یہ تھا کہ ان بزرگ لوگوں کے پاس بھی کچھ ہے۔ (یعنی خدائی اختیارات ہیں) جہنم میں اچانک پتہ چلے گا کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

وہابی کا کیا معنیٰ؟

عام لوگوں کی عادت ہے کہ ہر وہ شخص جو ان کے عقائد، بدعات اور عادات کی مخالفت کرے اس پر وہابی کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ اگرچہ ان کے عقائد فاسد ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ آیاتِ قرآنیہ اور صحیح احادیث کے مخالف ہی کیوں نہ ہوں۔ خصوصاً توحید کی دعوت اور ایک اللہ کی پکار کے بارے میں تو وہ داعی کو فوراً وہابی کہہ دیں گے۔

ایک دفعہ میں اربعین نووی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ایک استاذ کو پڑھ کر سنا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ .)) ❶

"جب بھی مانگو، اللہ سے مانگو اور جب بھی مدد طلب کرو تو ایک اللہ ہی سے طلب کرو۔"

تو مجھے امام نووی رحمہ اللہ کی شرح بہت پسند آئی۔ فرماتے ہیں:

"پھر جو حاجت وہ مانگ رہا ہے وہ مخلوق کے ہاتھوں عادتاً وقوع پذیر نہ ہوتی ہو جیسے ہدایت و علم کا حصول وغیرہ اور بیماری سے شفا، تو ان حاجات کی بابت صرف اللہ ہی سے سوال کرے، رہا مخلوق سے مانگنا اور ان پر اعتماد کرنا تو وہ بہت برا ہے۔"

❶ سنن الترمذي: ٩/ ٤٣٠ ، كتاب صفة القيامة، باب قول النبي يا حنظلة ساعة وساعة.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے شیخ سے کہا کہ یہ حدیث اور اس کی شرح سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز نہیں۔ کہتا ہے جائز ہے! میں نے کہا: آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟ غصے سے چلاتے ہوئے یہ استاذ کہنے لگا:

میری پھوپھی شیخ سعد کو پکارتی ہے جو کہ میری مسجد میں مدفون ہے۔ اور کہتی ہے: یا شیخ سعد! (میری مدد کر) میں پوچھتا ہوں: پھوپھو! وہ تیرے کس کام آئے گا؟ تو وہ کہتی ہے: میں اس کو پکارتی ہوں تا کہ اللہ سے میری شفا کے لیے سفارش کرے۔ میں نے اس مولوی صاحب سے کہا: آپ عالم آدمی ہیں۔ ساری عمر کتب بینی میں گزار دی اور عقیدہ آپ جاہل پھوپھی سے لیتے ہیں؟

یہ مولوی کہنے لگا: تیرے نظریات وہابیوں والے ہیں۔ تو عمرہ پر جاتا ہے اور ان کی کتب لے کر آتا ہے۔

اس زمانے میں مجھے وہابیت کا کچھ علم نہیں تھا۔ بس مولویوں سے سنا کرتا تھا کہ وہابی سب لوگوں کے مخالف ہیں۔ اولیاء کرام اور ان کی کرامتوں کے منکر ہوتے ہیں۔ وہابی رسول اللہ ﷺ سے محبت نہیں کرتے وغیرہ اور اس طرح کی دیگر جھوٹی تہمتیں۔

میں دل میں کہتا کہ اگر وہابی ایک اللہ سے مدد مانگنے کا کہتے ہیں اور یہ کہ شافی صرف اللہ ہے، تو مجھے ان کے بارے جاننا چاہیے۔ چنانچہ میں نے ان کے بارے میں دریافت کیا۔ کسی نے بتایا کہ وہ لوگ ایک جگہ جمعرات کی شام کو جمع ہوتے ہیں اور وہاں فقہ، حدیث اور تفسیر میں دروس ہوتے ہیں۔ اب میں نے اپنی اولاد اور چند تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ساتھ لیا اور وہاں چلا گیا۔ ایک بڑا کمرہ تھا، اب ہم شیخ کے آنے اور درس کا انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک ادھیڑ عمر بزرگ داخل ہوئے۔ اس نے سب کو سلام کہا اور دائیں طرف سے شروع ہو کر سب سے مصافحہ کیا۔ پھر اپنی مسند پر بیٹھ گئے۔ کوئی بھی ان کی آمد پر کھڑا نہ ہوا۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ شیخ متواضع مزاج ہے۔ پسند نہیں کرتا کہ اس کے لیے لوگ احتراماً کھڑے ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ نے خطبہ مسنونہ...... اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِینُهٗ...... پڑھا کہ جس سے خود رسول اللہ ﷺ اپنے خطبات و دروس کی ابتدا فرمایا کرتے تھے۔ پھر عربی زبان میں ہی بیان شروع کیا۔ احادیث پڑھتے پھر ان کے راویوں کی صحت بتاتے اور جب بھی نبی کریم ﷺ کا نام آتا تو دُرود پڑھتے۔ درس کے بعد کاغذ پر لکھ کر سوال پیش کیے گئے تو آپ ایک ایک سوال کا جواب قرآن وسنت کے دلائل سے دیتے۔ بعض لوگ ان پر اعتراض بھی کرتے مگر وہ کسی کا ردّ نہ کرتے۔ آخر میں کہنے لگے: اللہ کا شکر ہے کہ ہم سلفی مسلمان ہیں۔ بعض لوگ ہمیں وہابی کہتے ہیں مگر یہ نام بگاڑنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے:

﴿ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ﴾ [الحجرات: ١١]

''اور نام نہ بگاڑو۔''

قدیم زمانے میں لوگوں نے امام شافعی رحمہ اللہ پر رافضیت کی تہمت لگادی تھی۔ چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے اُن کے ردّ میں فرمایا تھا:

إِنْ كَانَ رَفْضًا حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
فَلْيَشْهَدِ الثَّقَلَانِ أَنِّيْ رَافِضِيّ

''اگر آل محمد ﷺ سے محبت ہی رافضی ہونا ہے تو جن وانس گواہ ہو جائیں کہ میں رافضی ہوں۔''

اور جو ہم کو وہابی کہتا ہے ہم اس کو درج ذیل ایک شعر پڑھ کر جواب دیتے ہیں:

إِنْ كَانَ تَابِعُ أَحْمَدٍ مُتَوَهِّبًا
فَأَنَا الْمُقِرُّ بِأَنَّنِيْ وَهَابِيّ

''اگر احمد ﷺ کی پیروی کرنے سے بندہ وہابی بن جاتا ہے تو میں اقرار کرتا ہوں کہ میں وہابی ہوں۔''

جب درس ختم ہوا تو ہم ساتھیوں کے ہمراہ باہر آئے۔ ہم شیخ کے علم اور تواضع سے بڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متاثر تھے۔ ایک ساتھی کہہ رہا تھا: یہ ہے حقیقی شیخ! (سلفیوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یعنی سلف صالحین کے طریقہ پر چلتے ہیں۔ اس کی تفصیلی وضاحت فضیلۃ الشیخ سلیم الہلالی حفظہ اللہ کی کتاب میں دیکھیے۔)

وھابی کا معنی:

توحید کے دشمنوں نے اہل توحید کو وہابی کا نام دیا ہے۔ **محمد بن عبدالوہاب** رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے، انھوں نے یہی نسبت کرنی تھی تو کہتے **محمدی**۔ کیونکہ ان کا نام تو **محمد** تھا۔ اور اللہ کی مرضی تھی کہ انھوں نے وہاب کی طرف نسبت کی جو کہ اللہ کا پیارا نام ہے۔ اگر صوفی کا لفظ ان لوگوں کی طرف نسبت کی وجہ سے ہے جو صرف اُون پہنتے تھے، تو وہابی لوگوں کی نسبت وہاب کی طرف ہے۔ اور وہ اللہ ہے جس نے ان کو توحید کی نعمت عطا کی اور دعوت توحید کی توفیق دی۔

محمد بن عبدالوھاب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ سنہ ۱۱۱۵ ہجری میں مملکت سعودیہ کے دارالحکومت کے قریب نجد جزیرۃ العرب کے ایک علاقہ عُیَینہ میں پیدا ہوئے۔ دس سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے پہلے آپ نے قرآن یاد کرلیا تھا۔

اپنے والد صاحب سے فقہ حنبلی پڑھی اور مختلف شہروں میں جاکر فقہ اور حدیث کا علم حاصل کیا۔ خاص طور سے مدینہ طیبہ میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ کتاب وسنت سے توحید کا سبق سیکھا۔ ماحول کے عقائد دیکھ کر آپ بہت پریشان رہتے۔ بالخصوص جب دیکھتے کہ حرمین اور دوسرے علاقوں (نجد وغیرہ) میں شرک اور خرافات، قبور کی تقدیس جو کہ صحیح اسلام کے منافی ہیں، تو بہت رنج ہوتا۔ آپ نے اپنے علاقے کے بارے میں سنا کہ عورتیں نر کھجور سے وسیلہ کے طور پر دعائیں کرتی ہیں۔ اس کا یوں وسیلہ لیتی ہیں، اے نرکھجور! مجھے آپ سے ایک سال کے دوران خاوند چاہیے۔"

حجاز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبروں اور اہل بیت اور خود رسول اللہ ﷺ کی قبر کو وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدس مقام دیا جاتا تھا، جس کا حق دار صرف اللہ ہے۔ آپ نے مدینہ طیبہ میں سنا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے مانگتے اور آپ ﷺ سے اللہ کے مقابلے میں مدد مانگتے ہیں جو کہ سراسر کتاب وسنت کے خلاف ہے۔

اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ ﴾ [يونس : ١٠٦]

"اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو جو تمھیں نفع ونقصان نہیں دے سکتا۔ اگر تو نے پھر بھی ایسا کیا تو تم ظالموں میں ہو جاؤ گے۔"

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا:

((إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ .)) ❶

"جب بھی مانگو اللہ سے مانگو اور جب بھی مدد طلب کرو، اللہ ہی سے طلب کرو۔"

آپ نے اپنے علاقے میں توحید اور ایک اللہ کو پکارنے کی طرف دعوت دینے کا آغاز کیا، کیونکہ وہی قادر مطلق اور خالق ہے۔ باقی سب کے سب اپنی تکلیف بھی رفع نہیں کر سکتے، نہ کسی اور کی۔ اور صالحین بزرگوں کی محبت کا تقاضا ان کی اتباع کرنے میں ہے نہ کہ ان کو اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ بنانے میں۔ نہ ہی ان سے دُعا کر کے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

قوم کا ردِّ عمل:

اہل بدعت شیخ صاحب کی اس دعوت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کوئی خلاف توقع بات نہیں تھی۔ توحید کے دشمن تو رسول اللہ ﷺ کے خلاف بھی کھڑے ہو گئے تھے اور تعجب سے کہتے:

﴿ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ ﴾ [ص : ٥]

❶ سنن الترمذي: ٩/ ٤٣٠، كتاب صفة القيامة، باب قول النبي يا حنظلة ساعه وساعة۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا اس نے تمام معبودوں کو ایک ہی معبود بنا ڈالا؟ بلاشبہ یہ یقیناً بہت عجیب بات ہے۔''

اب مخالفین نے ان کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ ان کی طرف سے جھوٹی افواہیں پھیلانے اور قتل کرنے کی منصوبہ بندی کرتے، تاکہ ان کی دعوت سے ان کی خلاصی ہو سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور ان کو مددگار عنایت فرما دیے۔ جس سے دعوت توحید پھیل گئی۔ پہلے حجاز میں پھر دوسرے اسلامی ممالک میں۔ آج تک بعض لوگ ان کی طرف جھوٹ کی نسبت کرتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں: محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ نے پانچواں مذہب ایجاد کیا۔ حالانکہ ان کا مذہب حنبلی تھا۔

پھر کہتے ہیں کہ وہابی رسول اللہ ﷺ سے محبت نہیں کرتے اور وہ درود پاک کے منکر ہیں۔ جبکہ شیخ صاحب نے مختصر سیرتِ رسول ﷺ نامی کتاب لکھی جو کہ ان کی نبی کریم ﷺ سے محبت کی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ بھی لوگ ان پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کا محاسبہ ضرور ہوگا۔ اگر وہ ان کی کتب بغیر تعصب کے انصاف کی نظر سے پڑھتے تو دیکھتے کہ ان میں کتاب وسنت اور اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ ہے ہی کیا؟

مجھے ایک سچے آدمی نے قصہ سنایا کہ ایک مولوی اپنے دروس میں وہابیوں سے بہت ڈرایا کرتا تھا۔ حاضرین میں سے ایک آدمی نے اس کو شیخ صاحب کی کتاب دے دی، مگر ٹائیٹل اپنے پاس رکھ لیا۔ اس نے کتاب پڑھی تو اسے بہت پسند آئی اور جب اسے اس کے مؤلف کا پتہ چلا تو وہ بھی ان کی تعریف کرنے لگ گیا۔

دوسرا شبہ جو شیخ صاحب کے بارے میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کے علاقے کے بارے برکت کی دعا نہیں فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي یَمَنِنَا . قَالَ: قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي یَمَنِنَا . قَالَ: قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا . قَالَ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ ، وَبِهَا یَطْلُعُ قَرْنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطَانِ .)) ❶

''اے اللہ! ہمارے شام و یمن میں برکت فرما۔ انھوں نے کہا: نجد میں بھی۔ مگر آپ نے دوبارہ پھر یہی دُعا کی: اے اللہ! ہمارے شام و یمن میں برکت فرما۔ صحابہ نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں۔ (بھی کہہ دیجیے۔) فرمایا: یہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے، یہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔''

حافظ ابن حجر اور دیگر علماءِ کرام رحمہم اللہ نے یہ وضاحت فرمائی ہے، (حالانکہ یہ لوگ شیخ ابن عبدالوہاب سے پہلے کے لوگ ہیں) کہ اس حدیث میں موجود نجد سے مراد عراق کا نجد ہے۔ وہاں سے واقعتاً فتن کا ظہور ہوا۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو وہاں شہید کیا گیا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مراد نجد حجاز ہے، مگر یہ خیال درست نہیں۔ اس لیے کہ وہاں سے عراق جیسے فتنے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ اس کے برعکس وہاں سے اللہ کی توحید ظاہر ہوئی کہ جس کے لیے اللہ نے دنیا کو پیدا فرمایا ہے۔ اور اسی کے لیے اللہ نے رسولوں کو معبوث فرمایا تھا۔

یہاں کچھ ایسے منصف علماء بھی ہیں، جنھوں نے شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ کو بارھویں صدی ہجری کے مجدّدین میں شمار کیا ہے۔ ان مؤلفین میں ایک نام شیخ علی طنطاوی کا بھی ہے، جنھوں نے تاریخ کے اکابرین کا ایک سلسلہ لکھا اور اس میں محمد بن عبدالوھاب اور احمد بن عرفان رحمہما اللہ کا ذکر کیا ہے۔ شیخ طنطاوی نے اپنی اس کتاب میں لکھا ہے کہ ہندوستان جیسے دور دراز کے ملکوں میں عقیدۂ توحید کی دعوت ان حجاج کے ذریعے پہنچی جو مکہ میں اس سے متاثر ہوئے تھے۔

اسی لیے انگریز اور اسلام دشمن قوتیں اس دعوت کی مخالف ہوگئیں کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ توحید مسلمانوں کو ان کے خلاف ایک کردے گی۔ چنانچہ انھوں نے اپنے نمک خواروں سے کہا کہ وہ اس دعوت کا چہرہ بگاڑ کر پیش کریں۔ تب انھوں نے توحید اپنانے والے ہر شخص کو وہابی کہنا شروع کردیا۔ ان کا مطلب ہوتا تھا کہ یہ کوئی نیا دین ہے تاکہ لوگوں کو اس توحید کی

---

❶ صحيح البخاري: ٤ / ٢٤٢، كتاب الاستسقاء، باب ما قيل في الزلازل والآيات، ح: ١٠٣٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت سے دل برداشتہ کردیں جو صرف ایک اللہ کو پکارنے کا کہتی ہے۔ ان جاہلوں کو یہ نہیں پتہ چلا کہ وہاب تو اس ربّ کا نام ہے، جس نے ان کو توحید جیسی نعمت دی اور اس پر جنت کا وعدہ فرمایا۔

معرکہ توحید و شرک:

توحید و شرک کے معرکہ کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ یہ نوح علیہ السلام کے زمانے سے ہے، جب انھوں نے ایک اللہ کی توحید اور بتوں کو چھوڑنے کی دعوت دی تھی۔ وہ ان میں نو سو پچاس سال تک دعوت دیتے رہے۔ قرآنِ حکیم نے قوم کا ردِّ عمل یوں بیان کیا ہے:

﴿ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ○ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ○ ﴾ [نوح: ۲۳۔۲۴]

"انھوں نے کہا: اپنے معبود مت چھوڑ دینا۔ اور وَدّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو مت چھوڑنا۔ اور انھوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔"

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: یہ ان کی قوم کے نیک لوگوں کے نام تھے، جب وہ ہلاک ہوگئے تو شیطان نے ان کی قوم کی طرف وحی کی کہ جہاں یہ بزرگ بیٹھا کرتے تھے، وہاں ان کی شکل کے مجسمے نصب کردو۔ اور ان کا نام ان بزرگوں کے نام پر رکھ دو، تو انھوں نے یہ کر دیا مگر ان کی عبادت نہیں کی۔ حتی کہ جب وہ لوگ ہلاک ہوگئے اور بات بھلادی گئی تو پھر ان کی پوجا شروع ہوگئی۔ (یعنی وہ لوگ پتھروں اور لکڑی کی بنی مورتیوں کی پوجا کرنے لگے۔)

پھر جب نوح علیہ السلام کی قوم کو تباہ کر دیا گیا، آپ علیہ السلام کے ہمراہ بچ جانے والے لوگوں کی اولاد زمین میں پھیلی اور قومیں آباد ہوگئیں تو ان میں اللہ کے پیغمبر آنا شروع ہوگئے، تاکہ لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کی تلقین فرمائیں اور بتوں کو چھوڑنے کا حکم دیں جو کہ عبادت کے مستحق نہیں ہیں۔ سنو! قرآن آپ کو ان کی بات بتاتا ہے کہ کیسے ہر نبی اپنی اپنی قوم کو توحید کی دعوت دیتے رہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ ﴾ [الاعراف: ٦٥]

"قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ھود علیہ السلام کو بھیجا، انھوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے تم اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں؟"

﴿ وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۝ ﴾ [هود: ٦١]

"اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام آئے، اُنھوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔"

﴿ وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ﴾ [هود: ٨٤]

"اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام آئے، انھوں نے کہا: ایک اللہ کی عبادت کرو، تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ۝ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ۝ ﴾ [الزخرف: ٢٦-٢٧]

"اور جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور قوم کو کہا: میں تمہارے معبودوں سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں، مگر وہ اللہ جس نے مجھے پیدا فرمایا تو وہی مجھے (سیدھی) راہ دکھلائے گا۔"

تمام انبیاء کا ان کی قوموں نے مقابلہ کیا اور ان کی دعوت کو رد کر دیا اور ہر قسم کی حربی وسائل کے ساتھ ان کے ساتھ لڑائی کرنے لگے۔

خود ہمارے پیغمبر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ بعثت سے پہلے اہل مکہ میں صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے، لیکن جب آپ نے ایک اللہ کی عبادت اور غیر اللہ کے انکار کی دعوت دی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ ان کو آپ کی صدق و امانت ایک دم بھول گئی اور کہنے لگے: یہ تو جھوٹا اور جادوگر ہے۔

قرآنِ حکیم اُن کا ردّ پیش کرتے ہوئے بیان کرتا ہے:

﴿ وَعَجِبُوا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝ ﴾

[ص: ٤-٥]

”ان کو حیرت ہوئی کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک ڈرانے والا آ گیا ہے۔ اور کافروں نے تو کہہ دیا کہ یہ جادوگر جھوٹا ہے۔ کیا اس نے سارے معبودوں کو ایک ہی کر دیا ہے، یہ تو بالکل ہی تعجب کی بات ہے۔“

دوسرے مقام پر اللہ کا فرمان ہے:

﴿ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اَتَوَاصَوْا بِهٖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ ﴾ [الذاریات: ٥٢-٥٣]

”اسی طرح پہلے لوگوں کے پاس جب کوئی بھی رسول آیا تو انھوں نے کہا جادوگر ہے یا پھر پاگل۔ کیا سب نے باہم طے کرلیا ہے یا پھر وہ زیادتی کرنے والی قوم ہے۔“

یہی تمام انبیاء کرام کی دعوتِ توحید رہی اور یہی ان کی جھٹلانے والی اور الزام تراشی کرنے والی قوموں کا مؤقف رہا۔

آج کے زمانے میں بھی جب کوئی اپنے بھائیوں کو اخلاقِ حسنہ اور صدق و امانت کی دعوت دیتا ہے تو کوئی ان کی مخالفت نہیں کرتا۔ اور جب اس توحید کی دعوت دیتا ہے کہ جس کی طرف تمام انبیاء کرام نے دعوت دی اور وہ ہے صرف ایک اللہ کو پکارنا اور اس کے علاوہ کسی نبی، ولی جو کہ اللہ کے بندے ہیں کو نہ پکارنا۔ تو لوگ اس کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں اور الٹے سیدھے الزام لگائے ہیں، وہابی کا لقب دیتے ہیں تا کہ لوگوں کو اس کی دعوت سے متنفر کیا جا سکے، حتی کہ جب توحید والی آیت پڑھتے ہیں تو بعض لوگ کہہ دیتے ہیں: یہ وہابی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت ہے۔

اور جب حدیث پڑھتے ہیں: ((وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ .)) ......"جب بھی مدد طلب کرو، اللہ ہی سے کرو۔" تو کہتے ہیں: یہ وہابی حدیث ہے۔ اور جب کوئی نمازی سینے پر ہاتھ باندھ لے یا ساری تشہد میں انگلی ہلاتا رہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے تو لوگ اس کو بھی وہابی کہنے لگتے ہیں۔

وہابی کا لفظ گویا اب مؤحد آدمی کے لیے ایک علامت کے طور پر استعمال ہونے لگا ہے جو صرف ایک اللہ کو پکارتا ہو، اس کے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرتا ہو۔ جبکہ وہابی الوہاب کی طرف نسبت ہے جو کہ اللہ کے پیارے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ جس رب نے وہابی کو توحید کی نعمت عنایت فرمائی تو یہ ایک اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔

توحید کے داعیان کرام کو چاہیے کہ وہ صبر کا مظاہرہ کریں اور اس سلسلہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر عمل کریں۔ آپ ﷺ سے آپ کے رب نے فرمایا:

﴿ وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝﴾ [المزمل : ۱۰]

"اے نبی! ان کی باتوں پر صبر کریں اور ان کو بطریق احسن چھوڑ دیں۔"

اور فرمایا:

﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ۝﴾

[الإنسان : ٢٤]

"اللہ کے حکم پر صبر اور ان میں سے کسی نافرمان اور ناشکرے کی بات مت مانو۔"

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ توحید کی دعوت قبول کریں اور داعیان توحید کی بات مان لیں۔

کیونکہ توحید تمام انبیاء کی دعوت ہے اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی بھی یہی دعوت ہے۔ تو جس کو ان سے محبت ہے اسی کو توحید سے محبت ہے اور جس کو توحید سے بغض ہے، دراصل اس کو رسول اللہ ﷺ سے بھی بغض ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم، فیصلہ صرف اللہ کا

اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا اور ان کی تعلیم و تربیت کے لیے اللہ نے رسول بھیجے اور رسولوں کو کتابیں دیں تاکہ عدل وحق کے ساتھ ان پر حکومت کرے۔ یہ حکم اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ میں تفصیل سے بیان ہوا ہے جو کہ عبادات، معاملات، عقائد، شریعت اور سیاست اور دیگر امور بشریت پر مشتمل ہے۔

(۱)......عقیدہ کے بارے میں اللہ کا حکم:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی دعوت کا آغاز ہی اصلاح عقیدہ سے کیا، لوگوں کو توحید کی دعوت دینے سے کیا۔ یوسف علیہ السلام کو دیکھیے؛ جیل میں اپنے دو ساتھیوں سے کہ جب انھوں نے اپنے خواب کی تعبیر کے بارے میں اُن سے دریافت کیا تو اُن کو دعوتِ توحید دیتے ہوئے کہتے ہیں:

﴿ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ [یوسف: ۳۹۔۴۰]

''اے میرے جیل کے ساتھیو! الگ الگ رب اچھے یا ایک ہی غالب اللہ؟ تم اس کے سوا صرف ناموں کو پوجتے ہو جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے متعین کیے ہیں۔ اللہ نے تو ان کی کوئی دلیل بھی نازل نہیں فرمائی۔ حکم و فیصلہ تو صرف اللہ کا ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ (توحید حاکمیت میں بھی) صرف اسی کی عبادت کرو۔ یہی مضبوط دین ہے۔ لیکن اکثر لوگوں کو علم نہیں ہے۔''

(۲)......عبادت میں اللہ کا حکم:

ہم پر واجب ہے کہ ہم عبادت کے احکام بھی اللہ کی کتاب اور صحیح احادیث سے اخذ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں جیسے نماز، زکوٰۃ اور حج وغیرہ شرعی اُمور ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر عمل کرتے ہوئے ہم ایسا کریں گے۔ فرمایا:

((وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي .)) ❶

"جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو، ویسے نماز پڑھو۔"

اور فرمایا:

((خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ .)) ❷

"مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو۔"

اور مجتہد اماموں کا بھی یہی کہنا تھا کہ جب حدیث صحیح مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔ اور جب کسی معاملے میں اماموں کا اختلاف ہو جائے تو پھر ہم کسی ایک کے ساتھ تعصب نہ رکھتے ہوئے دلیل کی اتباع کریں۔ ایسی دلیل جو صحیح ہو اور اس کا اصل کتاب وسنت میں موجود ہو۔

(۳)...... معاملات میں اللہ کا حکم:

خرید وفروخت، قرض، اجرت وغیرہ کے معاملات میں بھی حکم اللہ ہی کا چلنا چاہیے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥﴾

[النساء : ٦٥]

"بالکل نہیں تیرے رب کی قسم ہے وہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے حتی کہ آپ کو (اے محمد ﷺ!) اپنے جھگڑوں میں قاضی نہ بنالیں، پھر آپ کے فیصلوں کے بارے دل میں تنگی بھی نہ محسوس کریں اور ان کو من وعن تسلیم کرلیں۔"

---

❶ صحيح البخاري: ٢٠/ ١١٨، كتاب الأدب، باب رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ، حديث: ٦٠٠٨.

❷ سنن النسائي: ١٠/ ١٥٦، كِتاب مناسك الحج، باب الرُّكُوبِ إِلَى الْجِمَارِ وَاسْتِظْلَالِ الْمُحْرِمِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفسرین نے اس آیت کے نزول کا سبب بیان کیا ہے کہ: دو صحابی کھیت کو پانی دینے میں جھگڑ پڑے۔ (ان میں سے ایک سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ تھے)، تو آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ آپ پہلے سیراب کریں پھر پانی پڑوسی کے لیے چھوڑ دیں۔ (کیونکہ پانی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے آتا تھا) وہ شخص کہنے لگا: آپ نے یہ فیصلہ اس لیے کیا کہ زبیر آپ کی پھوپھی کا بیٹا جو تھا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(۴)......حدود اللہ اور قصاص میں اللہ کا حکم:

حدود وقصاص، جرائم وسزاؤں میں بھی اللہ ہی کا حکم چلنا چاہیے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ ﴾

[المائدۃ: ٤٥]

"ہم نے ان پر فرض کیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بھی قصاص ہے تو جو قصاص معاف کردے وہ اس (مجرم) کے لیے کفارۂ گناہ ہوگا اور جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ ہی ظالم ہیں۔"

(۵)......شریعت میں بھی اللہ کا حکم:

کیونکہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ﴾

[الشوریٰ: ١٣]

"اللہ نے تمہارے لیے اس دین کو شریعت بنایا جس کی وصیت اللہ نے نوح علیہ السلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کی تھی اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی۔"

اللہ تعالیٰ نے ان مشرکوں کی بات کا ردّ کیا، جنھوں نے شریعت سازی کا اختیار غیر اللہ کو دے رکھا ہے۔

﴿ اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ مَا لَمۡ يَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ ﴾

[الشورى: ٢١]

"کیا ان کے شریک ہیں، جنھوں نے ان کے لیے شریعت بنائی کہ جس کی اللہ نے بالکل اجازت نہیں دی۔"

خلاصۂ کلام:

مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کتاب اللہ العزیز، سنت رسول اللہ الکریم اور منہج صحابہ کے مطابق فیصلے کریں اور ہر چیز میں وہ انھیں کی طرف رجوع کریں۔ اللہ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے:

﴿ وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ ﴾ [المائدة: ٤٩]

"اوران کے فیصلے اللہ کی نازل شدہ (نصوص) کے مطابق کریں۔"

اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق فرمایا:

((وَمَا لَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا اَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ .)) ❶

"جن کے حکمران کتاب اللہ کے ساتھ فیصلے نہ کریں اور اللہ کے نازل کردہ احکام کو اختیار نہ کریں، تو اللہ تعالیٰ ان کو آپس میں لڑا دیتا ہے۔"

مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے ملکوں سے خودساختہ قوانین کو ختم کردیں۔ جیسے فرانسیسی

❶ سنن ابی ماجة: ١٠٢/ ١٧٥، كتاب الفتن، باب العقوبات، حديث: ٤٠١٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور برطانوی قوانین ہیں، جو اسلام کے سراسر مخالف ہیں۔ وہ ان عدالتوں سے فیصلے نہ کروائیں جو خلاف شریعت فیصلے کرتے ہیں، بلکہ وہ بااعتماد اہل علم کے پاس اپنے فیصلے لے کر جائیں، یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ کیونکہ اسلام عدل و انصاف کرتا ہے اور اس سے لوگوں کا مال اور وقت ضائع نہیں ہوتا، جبکہ کفار کی قائم کردہ سول عدالتوں میں یہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قیامت والے دن بڑا عذاب بھی ہوگا۔ کیوں کہ مُدّعی اللہ کے عدل والے حکم سے منہ پھیر کر مخلوق کے ظالمانہ قوانین کی پناہ میں چلا گیا۔

❀❀❀❀

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ پہلے یا حاکمیت

یہی سوال ایک مصری مؤلف و مفکر جناب محمد قطب صاحب سے دارالحدیث مکہ مکرمہ میں ان کے لیکچر کے بعد یوں کیا گیا:

سوال...... شیخ صاحب بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام کا نفاذ حکومت حاصل کر کے ہوگا، جبکہ دوسروں کا خیال ہے کہ اس کا طریقہ عقیدہ کی اصلاح اور اجتماعی تربیت ہے، تو ان دونوں میں زیادہ درست موقف کس کا ہے؟

جواب:...... اس کرۂ ارضی پر اسلام کی حاکمیت کیسے ہوگی جب داعیان کرام عقیدہ کی اصلاح نہیں کریں گے، صحیح ایمان نہیں لائیں گے، اس دین میں ان کی آزمائش نہ ہوگی اور وہ اس پر صبر نہیں کریں گے؟ وہ اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے، تب زمین پر اللہ کے دین کا غلبہ ہوگا۔ یہ بہت واضح بات ہے، حاکم آسمان سے تو نہیں اُترے گا۔ آسمان سے ہر چیز آتی ہے مگر بشر کی کوششیں اس میں شامل ہوتی ہیں، جس کو اللہ نے بندوں پر فرض کیا ہوا ہے۔

﴿وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ﴾.

[محمد: ٤]

''اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اکیلا ہی ان سے بدلہ لے لیتا مگر (جہاد اس لیے فرض ہوا) تاکہ تم میں سے بعض کو دوسروں کے ذریعے آزمائے۔''

تو لازمی طور پر ہمیں اصلاح عقیدہ سے کام شروع کرنا چاہیے اور اپنی نسل کی توحید پر تربیت کرنی چاہیے۔ ایسی نسل تیار کرنی چاہیے جو اللہ کے راستہ میں آزمائی جائے تو صبر کرنا جانتی ہو، جیسے کہ پہلی نسل (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے صبر کر کے دکھایا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک اکبر اور اس کی اقسام:

شرک اکبر یہ ہے کہ کوئی اللہ کا ساجھی (ہمسر) بنالے، پھر اس کو ویسے ہی پکارے، جیسے اللہ کو پکارا جاتا ہے۔ یا عبادات کی کوئی شکل اس کے نام کر دے، جیسے پناہ مانگنا، ذبح کرنا، نذر ماننا وغیرہ۔

صحیح بخاری و مسلم میں ہے: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: کون سا گناہ زیادہ عظیم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ .)) ❶

"یہ کہ تو اللہ کا ہمسر بنالے حالانکہ اس نے تمھیں پیدا فرمایا ہے۔"

شرک اکبر کی اقسام

(۱)...... دعا کا شرک:

اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا انبیاء، اولیاء وغیرہ سے رزق طلب کرنا اور بیماری سے شفا کا سوال کرنا وغیرہ۔ کیونکہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ ۝﴾ [یونس: ۱۰۶]

"اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو، جو تمھیں نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ اگر تم نے (پھر بھی) ایسا کیا تو اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تم ہی ظالموں میں سے ہوگے۔ یعنی مشرکوں سے ہوگے، (کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔)"

دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ .)) ❷

---

❶ صحيح البخاري: ۲۲ / ۳۴۳، كتاب المحاربين، باب اثم الزناة، حديث: ۶۸۱۱.

❷ صحيح البخاري: ۱۴ / ۴۷۱، كتاب التفسير، باب قوله: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَندَادًا﴾، حديث: ۴۴۹۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارتا تھا وہ جہنم میں جائے گا۔ (اس لیے کہ اللہ کا ہمسر، برابر والا ہے ہی نہیں۔)“

اور اس بات کی دلیل کہ غیر اللہ (مردے اور غائب لوگ) کو پکارنا شرک ہے۔ اللہ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۝ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۝ ﴾ [فاطر: ۱۳۔۱٤]

”وہ ہستیاں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ قطمیر (کھجور کی گٹھلی پر باریک چھلکا) کے بھی مالک نہیں اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اور اگر وہ سن لیتے تو جواب نہ دے پاتے۔ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا انکار کردیں گے اور اللہ خبیر جیسا کوئی دوسرا بات نہیں بتا سکتا۔“

(۲)... شرک کی دوسری قسم ...... اللہ کی صفات میں شرک:

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے، یہ اس کی صفت ہے۔ اب اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ انبیاء و اولیاءِ کرام بھی اللہ جیسا علم رکھتے ہیں، تو یہ شرک اکبر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ﴾ [الانعام: ٥٩]

”اور اس کے پاس غیب کی چابیاں ہیں، جن کو صرف وہی جانتا ہے۔“

(۳)....شرک اکبر کی تیسری قسم ...... محبت کا شرک:

یعنی اولیاء وغیرہ سے اللہ جیسی محبت کرنا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۝ ﴾ [البقرة: ١٦٥]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا ہمسر گھڑ لیتے ہیں، پھر ان سے اللہ کے ساتھ محبت جیسی محبت کرتے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ کے ساتھ سب سے شدید محبت کرتے ہیں۔ کاش! یہ ظالم دیکھیں، جب یہ عذاب کو دیکھیں گے کہ ساری کی ساری قوت اللہ ہی کی ہوگی اور بے شک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔"

(۴)...... طاعت وفرمانبرداری میں شرک:

یہ کہ کتاب وسنت کے مقابلے میں اپنے مولویوں اور پیروں کی بات تسلیم کرنا اور اس کو جائز بھی قرار دینا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ [التوبة: ۳۱]

"ان (اہل کتاب) نے اپنے مولویوں اور پیروں کو اللہ کے مقابلے میں ربّ بنالیا۔"

اس آیت کی تفسیر میں (عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے ساتھ) لکھا گیا ہے کہ مولویوں اور پیروں کی بات مان کر اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنا دراصل ان کی عبادت کرنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .)) [1]

"خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی بات ماننا جائز نہیں۔"

(۵)......فنا ہونے میں شرک:

یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق میں فنا ہوگیا۔ یا کوئی خاص آدمی فنا فی اللہ ہوگیا۔ یہ ابن عربی صوفی کا عقیدہ تھا جو دمشق میں مدفون ہے، حتی کہ اس نے یہ تک کہہ ڈالا:

((أَلرَّبُّ عَبْدٌ وَالْعَبْدُ رَبٌّ ...... يَا لَيْتَ شَعْرِيْ مَنِ الْمُكَلَّفُ؟))

"رب بندہ ہوگیا اور بندہ رب ہوگیا...... ہائے! شریعت کا پابند کون رہا؟"

---

[1] مسند أحمد: ۸/ ۴۹۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ حلول کی ترویج کرنے والے ایک صوفی نے یوں کہا:

وَمَا الْكَلْبُ وَالْخِنْزِيْرُ اِلَّا اِلٰهُنَا
وَمَا اللّٰهُ اِلَّا رَاهِبٌ فِیْ كَنِيْسَةٍ

''ہر کتا اور خنزیر ہمارا معبود ہے...... اللہ تو گرجے کا راہب ہے بس۔''

کیا اس سے بڑا بھی کوئی کفر ہوگا؟ شاعر کہتا ہے:

کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے فقیہ و صوفی و شاعر کی ناخوش اندیشی
سکھا دیے ہیں اسے شیوہ ہائے خانقہی فقیہ شہر کو صوفی نے کر دیا ہے خراب
وہ سجدہ، رُوحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی اُسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب
سنی نہ مصر و فلسطیں میں وہ اذاں میں نے دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشۂ سیماب

ایسے ہی صوفیوں اور ملاؤں کے بارے میں دوسرا شاعر کہتا ہے:

بہت لوگ پیروں کی اولاد بن کر نہیں ذاتِ والا میں کچھ جن کے جوہر
بڑا فخر ہے جن کو لے دے کر اس پر کہ تھے اُن کے اسلاف مقبولِ داور
کرشمے ہیں جا جا کے جھوٹے دکھاتے
مریدوں کو ہیں لوٹتے اور کھاتے
وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں وہ بدل گیا آ کے ہندوستان میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

(۶)......اختیارات میں شرک:

یہ عقیدہ رکھنا کہ بعض اولیاء کائنات کو چلانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ وہی کائنات کو چلا رہے ہیں اور ان کا نام قطب وغیرہ رکھا جاتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے پرانے مشرکین سے پوچھا کہ کائنات کو کون چلاتا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو جھٹ بولیں گے:

﴿ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللّٰهُ ﴾ [یونس: ۳۱]

''اللہ ہی چلاتا ہے۔''

............مگر آج کے مشرکوں کی عقل اُن سے بھی زیادہ ماری گئی ہے۔

(۷)......خوف میں شرک:

یہ عقیدہ رکھنا کہ اولیاء اور فوت شدگان نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں، اس وجہ سے ان سے ڈرنا چاہیے۔ یہ بھی شرک اکبر ہے اور یہی مشرکین مکہ کا عقیدہ تھا، جس سے اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ﴾

[الزمر: ۳٦]

''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کافی نہیں ہے، اور وہ آپ کو اللہ کے سوا (مخلوق) سے ڈراتے ہیں۔''

ایک خوف طبعی ہوتا ہے، جیسے کسی درندے سے ڈرنا یا ظالم شخص سے ڈرنا، یہ شرک نہیں ہوتا۔ جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کی قوم سے ڈر گئے تھے۔

(۸)......حاکمیت کا خوف:

اللہ تعالیٰ کے قانونِ اسلام کے خلاف قوانین صادر کرنا اور ان کو جائز قرار دینا یا اسلام کے قاعدے کو فرسودہ قرار دینا۔ یہ شرک حاکم اور محکوم دونوں پر لاگو ہو جاتا ہے۔ جب محکوم بھی اسی کو درست سمجھے اور اس پر خوش ہو۔

شرکِ اکبر کی سزا:

شرک اکبر سے تمام اعمالِ صالحہ برباد ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝﴾ [الزمر: ٦٥]

"اور یقیناً آپ کی جانب وحی کی گئی اور آپ سے پہلے انبیاء پر بھی وحی کی گئی کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہو جائیں گے اور آپ ضرور ناکام لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔"

شرکِ اکبر کا علاج:

شرکِ اکبر کو شرک چھوڑ دینے اور اس سے توبہ کرنے کے بغیر اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝﴾ [النساء: ١١٦]

"بے شک اللہ تعالیٰ اس کام کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر گناہ جس کو چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ بہت دور کی گمراہی میں جا گرا۔"

شرک کی بہت ساری اقسام ہیں۔ بالاجمال شرک چھوٹا بھی ہوتا ہے اور بڑا بھی۔ ان سب سے بچنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے کہ ہم یوں کہا کریں:

((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُبِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئاً نَعْلَمُهُ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ.)) [1]

"اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم تیرے ساتھ کچھ بھی شریک کریں۔ اور ہمیں اس کا علم ہو۔ ہم اس سے بھی معافی مانگتے ہیں جس کو ہم نہ جانتے ہوں۔"

غیر اللہ کو پکارنے والی کی مثال:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

[1] مسند أحمد: ٤٢ / ٤٣٣۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ﴾ [الحج : ۷۳]

''مثال بیان کی جارہی ہے، کان لگا کر سنو! بے شک وہ لوگ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ اس کے لیے وہ مل کر ہی کام کیوں نہ کریں۔ اور اگر مکھی ان سے کچھ (کھانا) چرا لے جائے تو وہ اس سے واپس نہیں لے سکتے، طالب اور مطلوب (مکھی) دونوں ہی کمزور ہیں۔''

اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اس عظیم مثال کو کان لگا کر سنو۔ یہ نیک بزرگ اور اولیاء کرام جن کو تم مصیبت کے وقت پکارتے ہو کہ یہ تمہاری مدد کریں، یہ لوگ مدد نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ تو کچھ پیدا کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں۔ جیسے مکھی ہے اور اگر مکھی ان سے کوئی کھانا دانا یا پانی وغیرہ چرا لے جائے تو یہ لوگ اس کھانے کو واپس نہیں لے سکتے۔ یہ ان کے کمزور ہونے کی دلیل ہے اور خود مکھی کے بھی کمزور ہونے کی دلیل ہے۔ تو پھر ان کو اللہ کے سوا تم کیسے پکارتے ہو؟ اور اس مثال میں انبیاء و اولیاء سے دعا کرنے والوں پر شدید تنقید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾ [الرعد : ۱٤]

''اس کی دعوت حق کی ہے اور جن لوگوں کو وہ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ ان کی کوئی حاجت پوری نہیں کر سکتے، مگر اس ہاتھ پھیلانے والے کی طرح جو پانی کے پاس بیٹھا ہو کہ پانی اس کے منہ تک (خود ہی) پہنچ جائے۔ وہ تو پہنچنے والا نہیں ہے اور کافروں کی دعائیں تو رائیگاں ہیں۔''

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ دعا جو کہ ایک عبادت ہے، صرف اللہ کے لیے ہونی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے۔ اور یہ لوگ جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں، ان کو کچھ نہیں ملے گا، نہ ہی وہ ان کی کوئی حاجت پوری کریں گے۔ ان کی مثال تو اس (بیوقوف) جیسی ہے جو کسی نہایت گہرے کنویں کے کنارے ہاتھ پھیلا کر کھڑا ہو جائے کہ اس کنویں کے پانی کو کھڑا کھڑا اپنے ہاتھوں میں بھر لے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت سے مراد یہ ہے کہ وہ بندہ اپنے ہاتھ سے پانی کو بلائے اور زبان سے اس کو پکارے تو وہ کبھی اس کے پاس نہیں آئے گا۔ (ابن کثیر)

پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ غیروں کو پکارنے والوں پر کفر کا حکم لگایا ہے اور یہ کہ ان کی دعا بھی رائیگاں جائے گی۔ اسی لیے فرمایا:

﴿ وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝﴾ [الرعد: ١٤]

اے مسلمان! بچ جا، اس بات سے کہ تو غیر اللہ کو پکار کر کفر کا ارتکاب کرے۔ تیری دعائیں بھی برباد ہو جائیں اور تو گمراہ بھی ہو جائے۔ ایک ہی اللہ قدرت والے کو پکار تا کہ تیرا شمار توحید والے مسلمانوں میں ہو جائے۔

زباں سے گر کیا توحید کا دعویٰ تو کیا حاصل
بنایا ہے بت پندار کو اپنا اللہ تو نے

حریف نکتۂ توحید ہو سکا نہ حکیم
نگاہ چاہیے اسرارِ " لا الٰہ " کے لیے

اللہ کے ساتھ شرک کی نفی کیونکر!

تین قسم کے شرک کی نفی کیے بغیر شرک کی نفی ممکن نہیں۔

(۱)...... اللہ کے افعال میں شرک کی نفی:

اور وہ یہ ہے کہ بندے کا عقیدہ ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا بھی خالق اور کائنات کو چلانے والا ہے۔ جیسے بعض صوفیوں کا نظریہ ہے کہ اللہ نے دنیا کا کاروبار چلانے کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض قطب حضرات کو اختیارات دے رکھے ہیں۔ یہ اتنا گندہ عقیدہ ہے کہ مشرکین مکہ میں بھی یہ نجاست نہ تھی۔ حتی کہ جب اللہ نے ان سے پوچھا:

﴿ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ﴾ [يونس : ٣١]

''اور کائنات کو کون چلاتا ہے؟ وہ جھٹ سے بولیں گے: اللہ!''

میں نے ایک صوفی کی کتاب ''الکافی فی الرد علی الوھابی'' کا مطالعہ کیا۔ لکھتا ہے: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو کُنْ بول دیں تو ہر کام ہو جاتا ہے!!

جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ان کی تکذیب یوں کرتا ہے:

﴿ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ ﴾ [يٰس : ٨٢]

''صرف اس اللہ ربّ العالمین کا معاملہ ایسا ہے کہ جب وہ کوئی کام کرنا چاہے تو اس کو کُن کہہ دیتا ہے بس وہ کام ہو جاتا ہے۔''

اور اللہ کا فرمان ہے:

﴿ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ﴾ [الاعراف : ٥٤]

''خبردار! اس اللہ عزوجل کی مخلوق ہے اور اسی کا حکم۔''

(۲) عبادت اور دُعا میں شرک کی نفی:

عبادت اور دُعا میں شرک یہ ہے کہ انبیاء اور نیک لوگوں کی اللہ کے ساتھ ساتھ عبادت کی جائے اور ان کو پکارا جائے۔ مثلاً ان سے مدد طلب کرنا اور آسانی یا مشکل کے وقت ان کو پکارنا۔ افسوس ہے کہ یہ چیز اس اُمت میں بہت رواج پا گئی ہے۔ اور اس کے زیادہ ذمہ دار وہ علماء لوگ ہیں جو اس شرک کو وسیلہ کے نام سے روا سمجھتے ہیں اور اس کی تائید کرتے ہیں۔ وہ اس کا نام تبدیل کر لیتے ہیں، کیوں کہ وسیلہ تو یہ ہے کہ کسی کے واسطہ کے ساتھ اللہ سے مدد مانگنا۔ اور شرک یہ ہے کہ غیر اللہ سے مانگنا۔ جیسے یوں کہنا: یا رسول اللہ مدد! یا غوث مدد! یا بدوی مدد وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ الفاظ غیر اللہ کی عبادت کے زمرے میں آتے ہیں۔ کیوں کہ یہ دُعا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ .)) ❶

''دعا ہی عبادت ہے۔''

اور مدد صرف اللہ سے مانگنی چاہیے کیوں کہ اس نے فرمایا ہے:

﴿ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ ﴾ [نوح: ۱۲]

''اللہ مالوں اور بچوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا۔''

(۳)......عبادت میں شرک کی ایک شکل حاکمیت میں شرک کرنا بھی ہے:

جب حاکم یا محکوم (عوام) یہ اعتقاد رکھیں کہ اللہ کا قانون فرسودہ ہوگیا ہے یا وہ غیراللہ کے قانون کو جائز قرار دے۔ تو یہ عقیدہ بھی شرک کے زمرے میں آتا ہے۔

(۴)......صفات میں شرک کی نفی:

صفات میں شرک یوں ہے کہ بندہ، اولیاء اور انبیاء وغیرہ کو ان صفات کا حامل قرار دے جو صرف اللہ کے ساتھ خاص ہیں، جیسے علم غیب وغیرہ۔ اس قسم کا شرک صوفیوں میں بہت عام ہے اور جو لوگ ان سے متاثر ہیں وہ بھی اس میں ملوث ہیں۔

ایک صوفی مؤلف بوصیری نے نبی کریم ﷺ کی نعت یوں لکھی ہے:

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

''دنیا و آخرت تیری سخاوت کا نتیجہ ہے اور لوح و قلم کا علم بھی تیرے علوم میں سے ہے!''

اس طرح کی گمراہی ان دجالوں کی ہے جو بیداری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ اور پھر اپنے زعم میں نبی کریم ﷺ سے اپنے ساتھیوں کے دل کی خفیہ باتیں پوچھتے ہیں۔ اور آپ ﷺ سے اپنے معاملات میں ان کا حکم طلب کرتے ہیں۔ حالاں کہ اس طرح کی چیزیں تو رسول اللہ ﷺ اپنی حیاتِ مبارکہ میں بھی نہیں جانتے تھے، جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے:

❶ سنن الترمذي: ۱۱ / ۲۰۱، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة، حديث: ۲۹٦۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ﴾ [الاعراف: ۱۸۸]

"(اے ہمارے حبیب وخلیل نبی! آپ لوگوں کو بتلا دیجیے) اگر میں غیب جانتا ہوتا تو ہر قسم کی خیر سمیٹ لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ آتی۔"

تو آپ ﷺ وفات کے بعد اور سب سے اعلیٰ دوست اللہ عزوجل سے جا ملنے کے بعد کیسے غیب جاننے والے ہو سکتے ہیں؟

جب رسول اللہ ﷺ نے ایک بچی کو کہتے ہوئے سنا:

((وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ .))

"اور ہمارے درمیان ایسا نبی موجود ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے۔"

تو آپ ﷺ نے فوراً اُس کو روکا اور فرمایا:

((دَعِي هَذِهِ، وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ .)) ❶

"یہ بات نہ کرو اور جو بات پہلے کر رہی تھی، وہی کرو۔"

ہاں! یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء کرام کو بسا اوقات اللہ تعالیٰ غیب کی بات بتا دیتا ہے۔

چنانچہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝﴾

[الجن: ۲۶۔۲۷]

"وہ اللہ عالم غیب ہے۔ چنانچہ وہ تو کسی پر غیب کا اظہار نہیں کرتا مگر رسولوں میں سے جس پر چاہے، جتنا چاہے (اور اُس کے بھی آگے اور پیچھے فرشتوں کا پہرا لگا دیتا ہے۔) غیب کا اظہار کر دیتا ہے۔" ❷

---

❶ صحيح البخاري: ۱۷/ ۲۱۷، كتاب النكاح، باب: ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ، ح: ۵۱٤۷.

❷ ہمارے معاشرے میں یہ مسئلہ بہت پیچیدہ بنا دیا گیا ہے، حالانکہ یہ بالکل آسان سا معاملہ ہے۔ جن ⇦⇦⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موحد کون ہوتا ہے؟

جو شخص مذکورہ تینوں قسم کے شرک چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، عبادت، دُعا اور اوصاف میں یکتا مانے تو وہی مؤحد ہے، جس پر مؤحدین کے تمام فضائل صادق آتے ہیں۔ اور جس میں مذکورہ اقسام میں سے کسی قسم کا شرک موجود ہوگا، وہ موحد نہیں ہوگا۔ بلکہ اس پر یہ آیت صادق آئے گی:

﴿ وَلَوْ اَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝﴾ [الانعام: ٨٨]

''اگر وہ شرک کر لیتے تو ان کے سارے اعمال تباہ ہو جاتے۔''

اور یہ آیت بھی:

﴿ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝﴾

[الزمر: ٦٥]

''اے نبی! اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے اعمال بھی ضائع ہو جائیں گے۔ اور لازماً آپ ناکام لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔''

اور اگر بندہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کے بناوٹی شریکوں اور ہمسروں کی نفی کر دے تو مؤحد بن جائے گا۔

اے اللہ! ہمیں موحدین میں شمار کر لے۔ مشرکین میں سے نہ کر دینا۔ آمین!

شرکِ اصغر اور اس کی اقسام

ہر وہ عمل جو شرک اکبر کی طرف لے جا سکتا ہو اور وہ عبادت کے درجے سے کم ہو مگر اس

⇦ دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی مکرم محمد رسول اللہ ﷺ کو غیب کا علم نہیں تھا، جیسے بیعت رضوان کا قصہ ہے تو اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ غیب کا علم نہیں رکھتے تھے۔ اور جہاں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کوئی واقعہ رونما ہونے سے پہلے اس کے بارے میں ارشاد فرمادیا تو وہاں سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو فرشتہ کے ذریعے غیب کی بات بتلادی تھی، جیسے مذکورہ آیت سے واضح ہو رہا ہے۔ تو ہمارے محبوب پیغمبر ﷺ اس وقت غیب جانتے تھے، جب آپ کا رب اُن کو مطلع کر دیتا تھا۔ اور اتنا معاملہ پھر غیب رہ ہی نہیں جاتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ارتکاب کرنے والا اسلام سے خارج نہ ہوتا ہو تو یہ عمل کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے۔ اسے عام اصطلاح میں شرکِ اصغر بھی کہا جائے گا۔ جیسے کہ:

(۱)......ریا کاری:

ریا کاری یہ ہے کہ: لوگوں کے لیے بناوٹ، خودنمائی کرنا۔ جیسے کوئی مسلمان کوئی کام تو اللہ کے لیے کرے، اسی کے لیے نماز پڑھے، مگر اس کو خوبصورت اس لیے بنائے کہ لوگ کہیں: کیا اچھی نماز پڑھتا ہے! دیکھو یہ آدمی فلاں نیکی کا کام کتنا عمدہ کر رہا ہے۔ جب کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴾ [الكهف: ١١٠]

"تو جو اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ صالح عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ)). قَالُوا وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((الرِّيَاءُ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِءَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ، اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَائُونَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً.)) [1]

"مجھے سب سے زیادہ تمہارے بارے میں شرکِ اصغر، ریا کاری کا ڈر ہے۔ اللہ جب قیامت والے دن لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا تو ایسے لوگوں کو کہے گا جو دکھلاوے کے لیے دنیا میں اعمال کیا کرتے تھے: ان کے پاس چلے جاؤ جن کو تم دکھا دکھا کر عمل کیا کرتے تھے، پھر دیکھو کیا اُن کے پاس کوئی جزاء ہے؟

[1] مسند احمد: ٥/ ٤٢٩ (٢٣١١٩).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)...... غیر اللہ کا حلف اُٹھانا:

شرک اصغر کی دوسری قسم غیر اللہ کی قسم اُٹھانا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ .)) ❶

''جس نے غیر اللہ کی قسم اُٹھائی، اُس نے شرک کیا۔''

یہ کام بسا اوقات شرک اکبر بن جاتا ہے، جب قسم اُٹھانے والا یہ تصور کرے کہ جس ولی کی قسم اُٹھا رہا ہوں اگر میں نے جھوٹ بولا تو وہ مجھے نقصان دے گا۔

(۳)...... شرکِ خفی:

سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تفصیل یوں بیان کی: جیسے کوئی کہے: جو اللہ نے چاہا اور آپ نے چاہا۔ (بلکہ یوں کہنا چاہیے جو اللہ نے چاہا پھر آپ نے چاہا) اسی طرح یوں کہنا: اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا...... (بلکہ یوں کہے اگر اللہ اور پھر فلاں نہ ہوتا تو)...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ ، قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ .)) ❷

''یوں نہ کہو جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، بلکہ کہو جو اللہ نے چاہا پھر فلاں نے چاہا۔'' (یعنی اللہ عزوجل کی منشا اور کسی دوسرے کی چاہت کو لفظ ''اور'' کے ساتھ ایک جیسا نہ کرو بلکہ اللہ رب العالمین کی منشا کو مقدم کر کے کسی اور کی چاہت کو لفظِ پھر کے ذریعے ثانوی حیثیت دے دو۔)

شرک کے مظاہر

عالم اسلامی میں پھیلے ہوئے شرک کے مظاہر ہی مسلمانوں کے مصائب کا سب سے بڑا سبب ہیں۔ جتنے بھی فتنے، زلزلے، جنگیں اور دوسری اقسام کے عذاب آج ان پر مسلط ہیں یہ سب توحید سے بے رغبتی کے نتائج ہیں۔ ان کے عقیدہ اور اخلاق میں شرک کی آمیزش کا ثمرہ ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر مسلم ممالک میں مختلف طریقوں سے شرک ہو رہا ہے اور اکثر لوگ

❶ مسند أحمد: ۲۹/۱۲۔ ❷ مسند أحمد: ٥/ ٤٨٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو اسلام سمجھتے ہیں، اس لیے اس کا ردّ بھی نہیں کرتے۔ جبکہ اسلام شرک کے تمام مناظر و مظاہر کو ختم کر کے اس کے اسباب کو بھی ختم کرنے کے لیے آیا ہے۔ شرک کے ان مظاہر و مناظر میں سے اہم یہ ہیں:

(۱) غیر اللہ کو پکارنا:

اور یہ بات عید میلاد النبی ﷺ یا دوسرے تاریخی مواقع پر پڑھی جانے والی نعتوں میں بالکل عیاں ہو جاتی ہے۔ ایک نعت خواں کہتا ہے:

يَا إِمَامَ الرُّسُلِ يَا سَنَدِيْ ۔۔۔ أَنْتَ بَابُ اللّٰهِ وَمُعْتَمَدِيْ
فِيْ دُنْيَايَ وَآخِرَتِيْ ۔۔۔ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِيْ
مَا يُبْدِلُنِيْ عُسْرِ يُسْرًا ۔۔۔ إِلَّاكَ يَا تَاجَ الْحَضْرَةِ

''اے امام الانبیاء! اے میرے سہارے! آپ ہی اللہ کا دروازہ اور آپ ہی پر دنیا و آخرت میں میرا بھروسہ ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ہاتھ تھام لیں۔ اے حاضرین کے تاج! تیرے سوا میری تکلیف کو آسانی کے ساتھ اور کوئی نہیں بدل سکتا۔''

اگر رسول اللہ ﷺ یہ خود سماعت فرما لیتے تو اس سے بری الذمہ ہو جاتے۔ کیوں کہ تنگی کو آسانی کے ساتھ صرف اللہ ہی بدلتا ہے۔ ❶

اسی طرح کے شعری قصیدے جو اخبارات، مجلّات اور کتب کی زینت بنتے ہیں، ان میں بھی رسول اللہ ﷺ اور اولیاء و صالحین کرام سے مدد، غوث اور نصرت طلب کی گئی ہے۔ جب کہ وہ سب یہ کام کرنے سے عاجز ہیں۔

(۲)...... **شرک کا دوسرا مظہر:** یہ ہے کہ اولیاء کرام اور صالح لوگوں کو مرنے کے بعد

---

❶ رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: ((أَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزَنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا .)) ...... ''اے اللہ! کوئی چیز آسان نہیں مگر جسے تو آسان کر دے۔ تو جب چاہے غم کو آسان کر دیتا ہے۔'' قارئین غور فرمائیں یہ نعت خواں سچا ہے یا محمد رسول اللہ ﷺ سچے ہیں جو بذاتِ اطہر خود اللہ رب العالمین سے آسانی کے لیے درخواست کرتے تھے؟ اَللّٰهُمَّ اهْدِهِمْ يَا رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ اکثر اسلامی ممالک میں آپ کو مساجد میں قبریں نظر آئیں گی۔ ان میں سے اکثر پر قبے بنا دیے جاتے ہیں۔ اور پھر بعض لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان قبر والوں سے مانگنے لگ جاتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .)) ❶

''اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے، انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ لوگوں کو اس سے منع فرماتے تھے۔ اگر انبیاء کرام کو مساجد میں دفن کرنا جائز نہیں تو علماء و مشائخ کو دفن کرنا کیسے جائز ہوگا؟

اور یہ معروف ہے کہ اس مدفون کو اللہ کے مقابلے میں پکارا جاتا ہے اور یہ شرک کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اسلام شرک کو بھی حرام قرار دیتا ہے اور اس کی طرف لے جانے والے وسائل کو بھی محروم قرار دیتا ہے۔

(۳) تیسرا مظہر ہے اولیاءِ کرام کے نام کی نذر و نیاز دینا:

بعض لوگ بکرے یا مال کی نذر مانتے ہیں کہ یہ فلاں ولی کے نام ہے۔ تو یہ نذر شرک ہے، ایسی نذر پوری کرنا حرام ہے۔ کیوں کہ نذر عبادت ہے اور اسے صرف اللہ کے لیے ہونا چاہیے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝﴾ [الإنسان: ۷]

---

❶ صحيح مسلم: ۲/ ٤٥١، كتاب المساجد، باب النَّهي عَن بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِيهَا والنَّهي عَن اتِّخاذ القبور مَسَاجِدَ، حديث: ١١٨٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ (اللہ کے مومن، مسلمان بندے) نذر پوری کرتے اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کا شر پھیلا ہوا ہوگا۔''

(۴)...... انبیاء و اولیاء کی قبروں پر ذبح کرنا:

انبیاء و اولیاء کی قبروں پر ذبح کرنا اگرچہ نیت یہی ہو کہ یہ جانور اللہ کے لیے ہے، ان مشرکوں کا عمل تھا جو ان بتوں کے پاس ذبح کرتے تھے جو ان کے اولیاء کی شکل پر بنائے گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ .)) ❶

''اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرتا ہے۔''

(۵)...... نبیوں اور ولیوں کی قبروں کے گرد طواف کرنا:

نبیوں اور ولیوں کی قبروں کے گرد طواف کرنا بھی مظاہر شرک میں سے ہے۔ جیسے عبدالقادر جیلانی، رفاعی، بدوی اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی قبور ہیں۔ کیوں کہ طواف عبادت ہے اور یہ صرف کعبۃ اللہ کے گرد جائز ہے۔ اللہ کا حکم ہے:

﴿ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝﴾ [الحج : ۲۹]

''ان کو پرانے گھر (بیت اللہ الحرام) ہی کے گرد طواف کرنا چاہیے۔''

(۶)...... قبروں کی طرف نماز پڑھنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا .)) ❷

''نہ تو قبروں پر (مجاور بن کر) بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔'' ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الأضاحي، حدیث: ۵۱۲۵.

❷ صحیح مسلم: ۶/ ۲۰۹، کتاب الجنائز، باب النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

❸ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک مسجد میں نہیں بنائی گئی تھی، بلکہ وہ تو آپ کے گھر میں بنائی گئی تھی۔ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ مدنی حرم کی توسیع ہوتے ہوتے وہ گھر بھی مسجد میں شامل ہو گئے، لہٰذا اُن کی طرف نماز قصداً نہیں پڑھی جاتی، بلکہ مجبوراً پڑھی جاتی ہے، یہ مجبوری ان شاء اللہ مذکورہ نہی کے زمرے میں نہیں آتی۔ کوشش ⇐

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷)......قبروں کی نیت کر کے سفر کرنا:

قبروں سے تبرک حاصل کرنے یا وہاں نماز پڑھنے کے لیے سفر کرنا جائز نہیں، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِي هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى .)) ❶

”تین مساجد کے علاوہ کہیں بھی اہتمام کر کے (اجر کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے مسجد حرام، میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔“ ❷

اگر ہم مدینہ منورہ کی طرف جانا چاہیں اور ہماری نیت یہ ہو کہ ہم مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کریں گے اور رسول اللہ ﷺ پر دُرود وسلام پیش کریں گے تو یہ جائز ہے۔

(۸)......اللہ کے نازل کردہ قانون کے علاوہ دیگر قوانین پر فیصلے:

اللہ کے نازل کردہ قانون کے علاوہ کسی خودساختہ قانون کے مطابق فیصلے کرنا جو کہ قرآنِ کریم اور صحیح سنت کے خلاف ہیں، تو یہ بھی شرک کے مظاہر میں سے ہے۔ بشرطیکہ ان پر عمل کرنے کو جائز سمجھے۔ اسی طرح بعض مشائخ جو فتوے صادر کر رہے ہیں اور وہ اسلامی دلائل سے متصادم ہیں، جیسے سود کی اجازت کہ جس کے فاعل کے خلاف اللہ نے جنگ کا اعلان کر رکھا ہے تو یہ بھی مظاہر شرک میں سے ہے۔

(۹)......حکمرانوں کی یا علماء ومشائخ کی فرمانبرداری:

حکمرانوں کی یا علماء ومشائخ کی ایسے اُمور میں فرمانبرداری کرنا جو صریحاً کتاب وسنت کے خلاف ہوں، بھی شرک کے مظاہر میں سے ہے۔ اسے اطاعت میں شرک کہتا جاتا ہے۔

⇦⇦⇦ کر کے آپ کی قبر کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ (طیبی)

❶ صحیح مسلم: ٨/ ٤٢٥، کتاب الحج، باب: سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلٰى حَجٍّ وَغَيْرِهِ، ح: ٣٢٦١.

❷ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ کسی جگہ کو پاکیزہ اور متبرک سمجھ کر اس جگہ کی تعظیم کی وجہ سے اس کی نیت کر کے اہتمام کے ساتھ سفر نہ کیا جائے۔ البتہ اگر جگہ کی بجائے اس جگہ پر موجود کسی چیز کی وجہ سے سفر کرے تو جائز ہوگا، جیسے دینی اجتماعات، مدارس، مساجد اور رشتہ داروں کی طرف سفر کرنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی جب فرمانبرداری کرنے والا اس کو جائز قرار دے۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .)) ❶

''خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں ہے۔''

اور اللہ کا فرمان ہے:

﴿ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾ [التوبة : ٣١]

''ان اہل کتاب نے اپنے علماء ومشائخ کو اللہ کے سوا رب بنالیا ہے اور عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کو بھی۔ حالاں کہ ان کو صرف ایک معبود کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ پاک ہے، ان سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔''

اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی ہے کہ اس رب بنالینے سے ان کا اپنے علماء ومشائخ کی للہ کے حرام کو حلال قرار دینے میں طاعت بردار ہے۔

آستانے اور مزار:

شام، عراق، پاکستان اور مصر جیسے مسلمان ملکوں میں جو ہم آستانے وغیرہ دیکھتے ہیں تو یہ سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔

صحیح حدیث میں ہے:

((نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ .)) ❷

---

❶ مسند أحمد: ٨/ ٤٩٣۔

❷ صحيح مسلم: ٦/ ٢٠٥، كتاب الجنائز، باب النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ قبر کو پختہ کیا جائے، اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت کھڑی کی جائے۔''

اور پختہ کرنے میں ہر قسم کے پینٹ بھی شامل ہیں۔ ایک صحیح روایت میں ہے:

((وَأَنْ يَكْتُبَ عَلَيْهِ .))

''آپ نے قبر پر لکھائی کروانے سے بھی روکا۔''

اس میں قرآنی آیات، شعر اور مرنے والے کے نام و فضائل وغیرہ لکھنا بھی شامل ہے۔

(۱) ...... ان مزاروں میں اکثر کے مقامات درست بھی نہیں ہیں۔ حسین بن علی رضی اللہ عنہما عراق میں شہید ہوئے جب کہ ان کی قبر مصر میں بھی بنائی گئی ہے جو بالکل درست نہیں۔ کیوں کہ وہ مصر گئے ہی نہیں۔ ہماری بات کی بڑی دلیل ایک اور بھی ہے کہ ان کی قبر عراق، مصر کے علاوہ شام میں بھی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میت کو مساجد میں دفن نہیں کرتے تھے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .)) ❶

''اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے، جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔''

اس میں حکمت یہ ہے کہ مساجد شرک سے پاک رہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: www.KitaboSunnat.com

﴿ وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ٥﴾ [الجن: ١٨]

''اور مساجد اللہ کے لیے ہیں، پس اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو۔''

اور رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں مدفون نہیں ہوئے تھے بلکہ اپنے گھر (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک) میں دفن ہوئے تھے، پھر اموی حکمرانوں نے مسجد کی توسیع کی تو آپ کے گھر مسجد میں شامل ہو گئے۔ کاش وہ ایسا نہ کرتے۔

حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر اب مسجد میں ہے اور بعض لوگ اس کے گرد طواف کرتے ہیں۔

❶ صحيح البخاري: ٢/ ٢٥٥، كتاب الصلاة، باب، رقم: ٥٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں بیماروں کے لیے شفا اور مصیبت زدگان کے لیے آسانی کی دُعائیں کرتے ہیں جو کہ صرف اللہ ہی سے مانگنی چاہئیں۔ ہمارا دین ہمیں صرف اللہ سے مانگنے کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ صرف کعبۃ اللہ کا طواف کریں۔

﴿ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝﴾ [الحج: ٢٩]

''ان کو پرانے گھر ہی کے گرد طواف کرنا چاہیے۔''

(۲) ......سیّدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہا کی قبر مصر اور دمشق میں بالکل درست نہیں۔ کیوں کہ وہ مصر و شام میں فوت نہیں ہوئیں۔ وہاں ان کی قبروں کا وجود خود ثابت کرتا ہے کہ یہ قبریں غلط ہیں۔

(۳) ......قبریں واقعتاً اگر انھیں شخصیات کی بھی ہوں، پھر بھی ان پر قبے بنانے سے اسلام منع کرتا ہے۔ جیسے کہ عراق میں حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر پر ہے اور عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ کی قبر پر بغداد میں ہے اور مصر میں امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کی قبر پر ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور اس سے منع کی دلیل اوپر گزر چکی ہے۔

مجھے ایک سچے بزرگ نے بتایا کہ اُس نے خود ایک شخص کو عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ کی قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا جب کہ قبلہ دوسری طرف تھا۔ اس بزرگ نے اس کو سمجھایا مگر وہ نہ مانا اُلٹا کہنے لگا تم وہابی ہو۔ گویا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہی نہیں۔

((لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا .)) [1]

''نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ اُس کی طرف نماز پڑھو۔''

(۴) ......مصر کے اکثر مزارات فاطمی [2] دورِ حکومت میں بنے۔ ان کے بارے میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وہ کافر، فاسق، ملحد اور زندیق ہیں، اسلام کے منکر، اس کو ختم

[1] صحیح مسلم: ٦/ ٢٠٩، كتاب الجنائز، باب: النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلاةِ عَلَيْهِ۔

[2] ان کا اصل نام عبیدی ہے، عُبید بن سعد کی طرف نسبت کی وجہ سے دیکھیں: البدايه والنهايه لابن كثير: ١١/ ٣٤٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے اور مجوسی مذہب کو ماننے والے ہیں۔" ❶ ان کافروں نے جب دیکھا کہ مساجد تو نمازیوں سے بھری رہتی ہیں اور وہ خود نہ نماز پڑھتے ہیں نہ حج کرتے ہیں تو انھوں نے قبروں پر مزار بنادیے تا کہ مسجدوں کو برباد اور خانقاہوں کو آباد کیا جا سکے۔ جھوٹی قبریں بنا کر مشہور کر دیا کہ ان میں حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور زینب بنت علی رضی اللہ عنہما مدفون ہیں۔ ان پر میلے کروائے تا کہ لوگ ان قبروں پر جانور ذبح کریں۔ پھر مسلمانوں نے ان سے یہ خرافات سیکھیں، جن سے وہ شرک میں ملوث ہو گئے اور انھوں نے اس مقصد کے لیے بیش بہا اموال صرف کیے۔ جبکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان اموال سے اسلحہ خرید کر مسلمانوں کے دین اور عزت و آبرو کی حفاظت کی جائے۔

یہ مال جو قبے، مزار، دیواروں اور زائرین پر خرچ کیے جاتے ہیں ان کا میت کو کچھ فائدہ نہیں۔ اگر یہی اموال کسی حاجت مند کو دیے جاتے تو ان کے زندوں اور مردوں کو فائدہ ہوتا۔ اور یہ معروف ہے کہ اسلام قبروں پر عمارت سازی سے منع کرتا ہے۔ جیسے کہ اوپر گزر چکا۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری لگائی اور فرمایا:

((اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالاً اِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ .)) ❷

"اے علی! ہر تصویر کو مسخ کر دو اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دو۔"

یعنی اونچی قبر کو عمومی قبروں کے برابر کر دو۔ اسلام نے ایک بالشت تک قبر کو بلند رکھنے کی اجازت دی ہے، تا کہ معلوم ہو سکے کہ یہ قبر ہے۔

(٦) ...... یہ چڑھاوے جو قبروں پر چڑھائے جاتے ہیں، یہ شرکِ اکبر کے زمرے میں آتے ہیں، جن کو مجاور لوگ حرام طریقے سے وصول کرتے ہیں۔ پھر ان مالوں کو شہوات اور گناہ کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں، جن کے گناہ میں نذر و نیاز دینے والے بھی برابر کے شریک ہیں۔ اگر یہی مال غرباء میں تقسیم کر دیے جاتے تو زندوں اور مردوں کو فائدہ

❶ دیکھیے: البدایہ والنہایہ، ج:١١، ص:٣٤٦۔

❷ صحیح مسلم: ٦/ ٢٠١، کتاب الجنائز، باب الأمر بتسویۃ القبر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا اور نیاز دینے والے کی مراد بھی پوری ہو جاتی۔

اے اللہ! ہمیں حق کا راستہ دکھا کر اس پر چلنے کی توفیق دے اور اسے ہمارے لیے پسندیدہ بنا دے۔ اور باطل کا راستہ پہچاننے اور اس سے بچنے کی توفیق دے۔ اور اس کو ہمارے لیے ناپسندیدہ کر دے۔ آمین!

شرک کے نقصانات اور اس کا فساد

شرک کے ہر فرد اور جماعت پر برے اثرات ہوتے ہیں۔ اس کے نقصانات میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

(۱)......شرک انسانیت کی توہین ہے:

شرک انسان کی عزت کی توہین ہے، اس کی بے قدری ہے، جب کہ اس کو اللہ نے دنیا میں خلیفہ بنایا ہے، اس کو باعزت بنایا، اس کو سارے نام سکھائے، اس کے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز مسخر کر دی اور اس کو اس جہاں کی ہر چیز پر سرداری عنایت فرمائی، لیکن اس نے اپنی قدر نہ پہچانی۔ بلکہ اس نے اس جہاں کے بعض عناصر کو ہی اپنا معبود بنا لیا، جن کے سامنے ذلیل ہو کر جھکنے لگا۔

اس سے بڑی انسانیت کی توہین اور کیا ہو گی کہ ہندوستان میں کروڑوں انسان اس گائے کی پوجا کر رہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے پیدا کیا تھا کہ وہ صحیح حالت میں اس انسان کی خدمت کرے۔ اور جب ذبح ہو جائے تو گوشت کے کام آئے۔ پھر کچھ لوگ قبروں پر مجاور بنتے اور ان قبر والوں سے حاجات مانگتے ہیں، حالانکہ قبر والے ہی انہی کی طرح اللہ کے بندے ہیں۔ وہ تو اپنے آپ کے بھی نفع و نقصان کے مالک نہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ خود اپنی جان کو ختم ہونے سے نہ بچا سکے تو کسی دوسرے کی مصیبت میں کیا کام آئیں گے، اس کو کیا فائدہ پہنچائیں گے؟ مردے تو خود زندہ لوگوں کی دعاؤں کے محتاج ہوتے ہیں۔ ہمیں ان کے لیے دُعا کرنی چاہیے نہ کہ اللہ کو چھوڑ کر ان سے دُعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ اَيَّانَ يُبْعَثُونَ ○﴾ [النحل : ٢٠-٢١]

''وہ لوگ جو غیراللہ کو پکارتے ہیں وہ (معبود) کچھ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ وہ مردہ ہیں زندہ نہیں۔ اور وہ یہ نہیں شعور رکھتے کہ ان کو کب دوبارہ اُٹھایا جائے گا۔''

اور اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ○﴾ [الحج : ٣١]

''اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، گویا وہ آسمان سے گرا، پھر اُس کو پرندے اچک لیتے ہیں یا پھر ہوا اس کو گہرے گڑھے میں ڈال دیتی ہے۔''

(۲)......شرک خرافات اور باطل اشیاء کا گھونسلہ ہے:

کیوں کہ جو آدمی یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اس جہان میں اللہ کے علاوہ کوئی ستارہ، کوئی جن یا روح بھی مؤثر ہے۔ (ان کی بات بھی مانی جاتی ہے) تو اس کی عقل خرافات کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاتی اور ہر دھوکے باز کی تصدیق کرنے لگ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں کاہن، نجومی، جادوگر اور عاملوں کی عبادت کی جاتی ہے، جو علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب کہ یہ علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ اسی طرح ایسے معاشرے میں اسباب اور وسائل کو بروئے کار نہ لانے کی عادت بھی عام ہو جاتی ہے۔

(۳)......شرک بہت بڑا ظلم ہے:

یہ حقیقت کے ساتھ ظلم ہے، کیوں کہ سب سے بڑی حقیقت لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اس کے سوا کوئی ربّ نہیں۔ کسی کا حکم نہیں چلتا۔ لیکن مشرک نے اللہ کے سوا معبود بنالیا۔ اس کے علاوہ حاکم تلاش کرلیا۔ شرک نفس پر بھی ظلم ہے کہ اس نے اپنے جیسے یا اس سے بھی کمتر شخص کا اپنے آپ کو بندہ بنا دیا حالانکہ اللہ نے اس کو آزاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کیا تھا۔ اور شرک غیر پر بھی ظلم ہے، کیوں کہ جس نے غیر کو اللہ کا شریک بنایا اس نے اس کو وہ حق دیا جو اس کا نہیں تھا۔

(۴)...... شرک توہم پرستی اور خوف کا مصدر ہے:

جس کی عقل خرافات کو قبول کرتی ہے، باطل کاموں کو سچ کہتی ہے وہ ہر طرف سے خوف و ہراس کا شکار رہتا ہے۔ کیوں کہ اس کا اعتماد متعدد معبودان پر ہے، حالانکہ وہ سب کے سب اپنے نفع ونقصان کے مالک نہیں۔ اسی لیے شرک والی آب و ہوا میں بدفالی اور بلاوجہ کا رُعب عام ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ○﴾

[آل عمران : ۱۵۱]

''ابھی ہم کافروں کے دل میں رعب ڈال دیں گے کیوں کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا کہ جس کی اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ اور ان کا ٹھکانہ آگ ہے اور ظالموں کا مقام بہت برا ہے۔''

(۵)...... شرک سے نفع بخش عمل معطل ہو کر رہ جاتا ہے:

کیوں کہ شرک واسطوں اور سفارشیوں پر اعتماد سکھاتا ہے۔ چنانچہ شرک کرنے والے عمل صالح چھوڑ دیتے ہیں اور گناہ کا ارتکاب اس زعم میں کرنے لگ جاتے ہیں کہ ان کے معبودان اللہ کے یہاں سفارش کر دیں گے۔ [1] اور یہی عرب لوگوں کا قبل از اسلام عقیدہ تھا۔

---

[1] سعودیہ کے شہر الجبیل میں ایک بدبخت پیر کے کہنے پر ایک کمبخت نے اللہ کے ایک صالح بندے قاری نعیم رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کر دیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) کیوں کہ قاری صاحب قرآن پڑھاتے اور توحید کی دعوت دیتے تھے۔ پیر اس قاتل کو یہی کہتا تھا کہ میں تجھے سزا سے بچالوں گا۔ لیکن جب قتل ہو گیا تو پیر پاکستان آگیا اور قاتل کو جب قتل کرنے کا دن آیا تو اس کو کلمہ پڑھنے کے لیے کہا گیا اور بتایا گیا کہ آج تیرا آخری دن ہے توبہ کرلو، مگر وہ کفر پر ڈٹا رہا۔ اس کا عقیدہ یہ تھا کہ ⇦⇦⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ط قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ط سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ٥ ﴾

[یونس: ۱۸]

"اور وہ اللہ کے علاوہ ان کی پوجا کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان دے سکتے ہیں اور نہ نفع دیتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے اللہ کے مقابلے میں سفارشی ہیں۔ ان سے پوچھیے: کیا تم اللہ کو ایسی بات بتاتے ہو جس کو وہ زمینوں اور آسمانوں میں نہیں جانتا؟ اللہ پاک اور اعلیٰ ہے اس چیز سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔"

اور یہ عیسائی لوگ یہ بھی اللہ کی نافرمانی اس زعم میں کرتے چلے جاتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے گناہوں کے بدلے سولی پر چڑھ گئے ہیں۔

بعض مسلمان بھی واجبات ترک کر کے حرام کاموں کا ارتکاب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش پر اعتماد کرتے ہوئے کرتے چلے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں سفارش کر کے جنت میں داخل کر دیں گے۔ حالاں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں:

((وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا.)) ❶

"اے فاطمہ بنت محمد ﷺ! مجھ سے میرے مال میں سے جتنا چاہے مانگ لے، مگر میں اللہ کے مقابلے میں تیرے کسی کام نہیں آؤں گا۔"

(۶)...... آخرت کے عذاب کا سبب:

شرک ہمیشہ کی جہنم کا سبب ہے اور شرک دنیا میں ضائع ہونے اور آخرت کے مستقل

⇦ یہ سب دھمکیاں ہیں، میرا پیر آخری لمحے مجھے بچا لے گا۔ مگر اس کی گردن اڑا دی گئی اور کوئی اس کے کام نہ آیا۔

❶ صحیح البخاري: ۱۰/ ۱۱۵، کتاب الوصایا، باب هل يدخل النساء والولد في الأقارب، حدیث: ۲۷۵۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب کا سبب ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۝﴾ [المائدة: ٧٢]

"حال یہ ہے کہ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو لازماً اللہ نے اس پر جنت حرام کردی۔ اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔"

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ .)) ❶

"جو شخص مر گیا اس حال میں کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی ہمسر کو پکارتا تھا تو وہ گیا جہنم میں۔"

نِدًّا سے مراد شریک اور ہم مثل ہے۔

(۷)......شرک اُمت کے انتشار کا سبب ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝﴾ [الروم: ٣١-٣٢]

"مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ۔ ان میں سے جنھوں نے اپنے دین کو الگ الگ کر دیا اور فرقے بن گئے ہر فرقہ اپنے منہج پر خوش ہے۔" ❷

خلاصۂ کلام:

اوپر بیان کردہ تمام ابواب اچھی طرح واضح کرتے ہیں کہ شرک سب سے بڑا معاملہ ہے۔ اس سے بچنا لازم ہے۔ اس میں ملوث ہونے کا خوف رکھنا چاہیے، کیوں کہ وہ سب سے

---

❶ صحيح البخاري: ١٤/ ٤٧١، كتاب التفسير، باب قَوْلِهِ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا﴾، حديث: ٤٤٩٧.

❷ یہ اقتباسات یوسف قرضاوی کی کتاب "حقیقۃ التوحید" سے اختصار کیے گئے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا گناہ ہے۔ اور اس لیے کہ اس سے بندے کے تمام نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ جس میں اُمت اور انسانیت کا نفع اور خدمت بھی شامل ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ۝﴾

[الفرقان: ۲۳]

''ہم ان کے اعمال کی طرف آئے اور ان کو پھیلا ہوا غبار بنا کر رکھ دیا۔'' ❶

مسنون وسیلہ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝﴾ [المائدة: ۳۵]

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اللہ کے دشمنوں سے ربّ کی راہ میں لڑو، (اس کی رضامندی کے لیے) تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔''

اس آیت کی تفسیر میں امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ کی فرمانبرداری اور اس کو خوش کرنے والے کام کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔''

تو مسنون و جائز وسیلہ وہی ہے جس کا قرآن نے حکم دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیان کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کر کے دکھایا۔ اس کی متعدد اقسام ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

مسنون توسل کی اقسام

(۱)......ایمان کا وسیلہ:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اپنے ایمان کو وسیلہ بنانے کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں:

❶ یہ اقتباس شیخ عبداللہ خیاط کی کتاب ''دلیل المسلم فی الاعتقاد'' سے ماخوذ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝﴾

[آل عمران : ۱۹۳]

''اے ہمارے رب! ہم نے ایک اعلان کرنے والے کو سنا جو ایمان کا اعلان کر رہا تھا تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہ چھپالے اور ہماری خطائیں معاف کردے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دینا۔''

(۲)......اللہ کی توحید کا وسیلہ:

جیسے یونس علیہ السلام نے دُعا کی تھی، جب اُن کو ایک مچھلی نے نگل لیا تھا:

﴿ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ [الانبیاء: ۸۷-۸۸]

''تو انھوں نے اندھیروں میں آواز دی کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو پاک ہے اور میں ظالموں میں سے ہوں۔ تو ہم نے ان کی دُعا قبول کی اور ان کو غم سے نجات دے دی۔ یوں ہم مومنوں کو نجات عطا کرتے ہیں۔''

(۳)......اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ ناموں کا وسیلہ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ﴾ [الاعراف: ۱۸۰]

''اور اللہ کے نہایت پیارے نام ہیں، پس ان کا واسطہ دے کر اللہ کو پکارو۔''

اور رسول اللہ ﷺ کی دُعاؤں میں سے یہ بھی ہے:

((أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ .)) [1]

''اے اللہ! میں تیرے تمام ناموں کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں۔''

[1] مسند احمد: ۹/ ۴۳۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)...... اللہ تعالیٰ کی صفات کا وسیلہ:

جیسے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ .)) [1]

''اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر مدد کا سوال کرتا ہوں۔''

شیخ رفاعی رحمہ اللہ نے کہا ہے: ''اللہ کی اس کے دوستوں سے جو محبت ہے اس کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے اپنی ضروریات کا سوال کیا کرو۔''

(۵)...... نیک اعمال کا واسطہ:

جیسے نماز، والدین سے حسن سلوک، لوگوں کے حقوق کی حفاظت، امانت، دیانت، صدقہ، ذکر الٰہی، تلاوتِ قرآن، درود شریف اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت وغیرہ نیک اعمال وسیلہ بن سکتے ہیں۔ صحیح مسلم میں غار والوں کا قصہ بیان ہوا ہے جو غار میں داخل ہوئے تو ایک پتھر نے غار کو بند کر دیا۔ انھوں نے مزدور کے حق کی حفاظت اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا وسیلہ لیا تو اللہ نے ان کو نجات دے دی۔

(٦)...... گناہ چھوڑنے کا وسیلہ:

اللہ تعالیٰ کی جناب میں شراب، چوری وغیرہ چھوڑنے کا وسیلہ لینا۔ مذکورہ قصہ غار میں تیسرے آدمی نے بدکاری چھوڑنے کا وسیلہ لیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دے دی تھی۔

بعض مسلمانوں نے نیک کام اور ان کا وسیلہ لینا چھوڑ کر فوت شدگان کے اعمال کا وسیلہ لینا شروع کر دیا ہے جو سراسر رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے خلاف ہے۔

(۷)...... نیک لوگوں سے دُعا کروالینا:

ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتا ہے کہ آپ دُعا کر دیں: اللہ مجھے

---

[1] سنن الترمذي: ۱۳/ ۲٥، كتاب الدعوات، باب: يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت عنایت فرمائے۔ آپ نے فرمایا:

((إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ لَكَ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ .))

''اگر چاہتے ہو تو میں تیرے لیے دُعا کرتا ہوں اور اگر چاہتے ہو تو صبر کرو پس وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔''

وہ کہتا ہے: جی آپ دُعا کر دیں۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو، پھر دو رکعتیں ادا کرو، اس کے بعد یہ دُعا مانگو:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتُقْضَى لِيْ وَتُشَفِّعُنِي فِيهِ وَتُشَفِّعُهُ فِيَّ .)) قَالَ فَكَانَ يَقُولُ هَذَا مِرَاراً ثُمَّ قَالَ بَعْدُ أَحْسِبُ أَنَّ فِيهَا ((أَنْ تُشَفِّعَنِي فِيهِ .)) قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ .)) ❶

''اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف آپ کے رحمت والے نبی کے واسطے سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد ﷺ! میں آپ کے واسطے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اس حاجت کے بارے میں کہ وہ پوری کر دی جائے۔ اے اللہ! ان کی سفارش میرے بارے میں قبول فرما۔ اور میری سفارش ان کے بارے میں قبول فرما۔ اس صحابی نے ایسا ہی کیا تو اس کی بینائی درست ہوگئی۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے نابینا شخص کے لیے دُعا فرمائی اپنی زندگی میں تو اللہ نے ان کی دُعا کو قبول فرمایا۔ اور آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ خود اپنے لیے دُعا کرے اور اللہ کی طرف اپنے نبی کی دُعا کے واسطے سے متوجہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دُعا قبول فرمالی۔ اور یہ دُعا آپ کی زندگی کے ساتھ خاص ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ ﷺ

❶ مسند أحمد: ٤/ ١٣٨، (حديث: ١٧٣٧٢) صححه الألباني۔ فانظر جامع الترمذي: ٣٥٧٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دُعا کروانا ممکن نہیں رہا، کیوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ کام نہیں کیا اور نہ ہی نابینا حضرات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ سے کبھی استفادہ کیا۔ ❶

ممنوع وسیلہ اور اس کی اقسام

ایسا وسیلہ کہ جس کا دین میں کوئی ثبوت نہ ہو شریعت مطہرہ میں ممنوع ہے۔ اور اس کی بھی کئی قسمیں ہیں!

(۱)...... فوت شدگان کا وسیلہ:

یعنی ان سے حاجات طلب کرنا، ان سے مدد طلب کرنا، جیسے کہ آج کے مسلمان کرتے ہیں اور اس کا نام وسیلہ رکھ لیتے ہیں جب کہ یہ وسیلہ نہیں ہے۔ کیوں کہ وسیلہ شرعیہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایمان، عمل صالح، اللہ کے اچھے ناموں کے واسطہ سے مانگا جائے۔ جب کہ فوت شدگان سے مانگنا، اللہ سے منہ پھیرنا وہ شرکِ اکبر ہے۔ کیوں کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴾ [یونس: ۱۰٦]

''اللہ کے علاوہ ایسی ذات کو نہ پکارو جو تمہیں نفع ونقصان نہیں دے سکتا۔ اگر تو نے پھر بھی ایسا کیا تو تم ظالموں میں ہو جاؤ گے۔''

(۲)...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا واسطہ:

مثلاً یوں کہنا کہ اے اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہ وحشمت کے واسطے مجھے شفا دے دے۔ یہ بدعت ہے۔ کیوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا نہیں کیا۔ اور اس لیے بھی کہ حضرت عمر بن

---

❶ بلکہ صحابہ کرام کو عہد عمر رضی اللہ عنہ میں بارش کی ضرورت پڑی تو امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کو لے کر باہر گئے اور اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہوئے کہنے لگے: اے اللہ! ہم تیرے نبی کے واسطہ سے بارش مانگا کرتے تھے اور آپ ہمیں عنایت فرماتے تھے، اب ہم ان کے چچا کے واسطے سے بارش مانگتے ہیں، اب بھی ہمیں عنایت فرما دے۔'' (بخاری شریف) یہ نہیں کہا کہ اب بھی ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے بارش طلب کرتے ہیں۔ اور نہ یہ کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کا وسیلہ لیتے ہیں!!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب نے حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے جب وہ بقید حیات تھے، بارش طلب کی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے نہیں۔ (حوالہ اوپر گزر چکا ہے۔)

رہی وہ حدیث ((تَوَسَّلُوْا بِجَاهِيْ .)) ...... ''کہ میری جاہ کے واسطہ سے دُعا کرو۔'' تو یہ حدیث من گھڑت ہے۔ جیسے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے:

''اور یہ بدعی وسیلہ کبھی شرک تک لے جاتا ہے۔ جب یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ واسطے کا محتاج ہے جیسے حکمران اور گورنر لوگ ہوتے ہیں۔ کیوں کہ اس میں خالق کی مخلوق سے مشابہت بن جائے گی۔''

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے غیر کے واسطہ سے اللہ سے دُعا کرنے کو ناپسند کرتا ہوں۔'' (ردّ المختار)

اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی وفات کے بعد دُعا کرنے کی اپیل کرنا درست نہیں، کیوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ کام نہیں کیا۔ دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ، إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ، وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ .)) [1]

''جب انسان وفات پا جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے تین کے۔ صدقہ جاریہ، یا ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جاتا رہے، یا نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرے۔''

اللہ کی مدد آنے کی شرطیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور جہاد کا طالب علم خوب سمجھتا ہے کہ اللہ کی مدد آنے کے لیے درج ذیل مراحل سے گزرنا ہوتا ہے۔

[1] صحيح مسلم: ١١ / ٦٧، كتاب الوصية، باب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ، ح: ٤٢٢٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)......توحید کا مرحلہ:

رسول اللہ ﷺ (ایک رسول کی حیثیت سے) تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔ اس دوران اپنی قوم کو عبادت میں توحید، دُعا اور حکم میں توحید کی دعوت دیتے رہے۔ شرک سے لڑتے رہے، حتی کہ صحابہ کرامؓ کے دلوں میں توحید ثابت ہوگئی اور وہ بہادر بن گئے۔ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔

تو داعیانِ کرام پر لازم ہے کہ وہ بھی توحید سے ہی شروع کریں اور شرک سے ڈرائیں، تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرنے والے بن جائیں۔

(۲)......اُخوت کا مرحلہ:

رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی، تاکہ محبت پر قائم معاشرہ قائم ہوجائے۔ چنانچہ سب سے پہلے آپ نے مسجد بنائی تاکہ اس میں جمع ہو کر مسلمان اللہ کی عبادت کریں۔ اور ان کو دن میں پانچ دفعہ مل بیٹھنے کا موقع ملے تاکہ وہ اپنی زندگی کو منظم کرسکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جلد ہی مدینہ والوں اور مکہ کے مہاجروں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ وہ مہاجر جو اپنے گھربار چھوڑ کر آئے تھے، انصاریوں نے ان پر اپنے اموال پیش کردیے اور ضرورت کی ہر چیز پیش کردی۔

رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ مدینہ کے دو قبائل اَوس اور خزرج کے درمیان پرانی عداوت ہے، تو ان میں آپ نے صلح کروادی اور ان کے دلوں سے عداوت وکینہ ختم کردیا۔

ان کو توحید اور ایمان میں بھائی بھائی کردیا، جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلْمُسْلِمُ أَخُوا الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ.)) [1]

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، مسلمان کو چاہیے کہ اپنے بھائی پر نہ ظلم کرے اور نہ ہی اس کو تباہی وہلاکت میں ڈالے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، حدیث: ٦٥٧٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳)......تیاری:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں کافروں کے خلاف تیاری کا حکم یوں دیا ہے:

﴿ وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ ﴾ [الانفال : ٦٠]

''اوران دشمنوں کے لیے جتنی ہو سکے طاقت تیار کرو۔''

اور رسول اللہ ﷺ تین بار ارشاد فرماتے ہوئے اس آیت کی تفسیر یوں فرمائی:

((أَلا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ .)) ❶

''خبردار! قوت نشانہ بازی کا نام ہے۔''

نشانہ بازی کی تعلیم تمام مسلمانوں پر حسب استطاعت واجب ہے۔توپ، ٹینک اور جنگی جہاز سب چیزیں جو نشانہ بازی کے لیے ہوتی ہیں، ان کو سیکھنا چاہیے۔کاش! سکولوں کے طلبا نشانہ بازی سیکھیں، اور اس میدان میں ہی مقابلے اور ٹورنامنٹ منعقد کریں، تاکہ اپنے دین اور مقدس مقامات کی حفاظت کرسکیں۔لیکن ہمارے بچے فٹ بال اور کرکٹ وغیرہ میں اپنے اوقات ضائع کر رہے ہیں، اسی میں مقابلے کرتے ہیں، اس کے لیے اپنی رانیں ننگی کرتے ہیں، جن کو اللہ نے چھپانے کا حکم دیا ہے۔اور نمازوں کا ضیاع کرتے ہیں، جن کی حفاظت کا حکم اللہ نے دیا ہے۔

جب ہم توحید کی طرف لوٹ کر باہم محبت کرنے لگیں گے اور دشمن کے لیے اسلحہ کے ساتھ تیاری رکھیں گے تو اللہ کی مدد شامل حال ہو جائے گی، جیسے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اللہ کی مدد آئی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ ﴾ [محمد : ٧]

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب ...... فضل الرمي ......، حديث : ٤٩٤٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ سب مراحل الگ الگ ہیں کہ توحید واخوت ساتھ نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ سب مراحل ایک ہی وقت میں بھی ہو سکتے ہیں۔

مسلمانوں کی مدد ہم پر فرض ہے!

اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ﴾ [الروم: ٤٧]

''اور مسلمانوں کی مدد ہم پر فرض ہے۔''

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ مدد کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ ایسا وعدہ ہے جو لیٹ نہیں ہوتا۔ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی غزوۂ بدر اور احزاب وغیرہ میں مدد کی۔ پھر ان کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی۔ اسلام پھیل گیا، علاقے فتح ہوگئے، مسلمانوں کو فتوحات میں اگرچہ بہت حادثے اور تکالیف آئیں مگر نتیجہ انھیں مومنوں کے حق میں تھا، جنھوں نے اللہ کے ساتھ سچ بولا، اپنے ایمان میں توحید، عبادت میں اور شدت وآسانی کے حالات میں اسی سے دُعا کر کے سچے ثابت ہوئے۔

قرآنِ کریم غزوۂ بدر کے موقع پر نازل ہونے والی مدد کو بیان کرتا ہے۔ حالانکہ مسلمان بہت تھوڑے تھے، بے سروسامان حالت میں اللہ کو پکارتے تھے:

﴿ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝ ﴾ [الانفال: ٩]

''جب تم اپنے رب سے مدد طلب کر رہے تھے، تو اس نے تمہاری دُعا قبول کی کہ میں تمہاری ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے ایک ہزار فرشتے کے ساتھ مدد کرنے والا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کی دُعا قبول فرمائی۔ ان کی مدد فرشتوں کے ساتھ کی جو ان کے ساتھ مل کر لڑتے تھے اور کافروں کی گردنوں پر مارتے تھے۔ ان کے پہلوؤں پر مارتے تھے، جب ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اللہ نے حکم دیا:

﴿ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ﴾ [الانفال : ١٢]

''ان کی گردنوں پر مارو اور ان کے ہر جوڑ پر مارو۔''

اور موحد مومنوں کی مدد مکمل ہوئی تو کہا:

﴿ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ ﴾ [آل عمران : ١٢٣]

''اور یقیناً اللہ نے تمہاری بدر کے موقع پر اس وقت مدد کی جب تم کمزور تھے تاکہ تم شکر کرو۔''

اور اس موقع پر رسول اللہ ﷺ یوں دُعا فرما رہے تھے:

((اللّٰهُمَّ أَنْجِزْلِي مَا وَعَدْتَنِي ، اللّٰهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي ، اللّٰهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ .)) ❶

''اللہ جی! اپنا وعدہ پورا فرمائیں، اللہ جی! جو آپ نے وعدہ کیا وہ (مدد) عطا فرمائیں، اللہ جی! اگر اہل اسلام میں سے یہ مجاہد ہلاک ہوگئے تو زمین پر تیری عبادت نہ ہوگی۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ آج مسلمان اکثر ممالک میں اپنے دشمنوں کے خلاف معرکے لڑ رہے ہیں، مگر فتح یاب نہیں ہو رہے۔ ❷ اس کا کیا سبب ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ وعدہ

❶ صحیح مسلم: ١٢/ ٢٨۔ کتاب الجهاد والسير، باب الإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ، حديث : ٤٥٨٨.

❷ دراصل جہاد کا فریضہ تو پوری اُمت پر عائد ہوتا ہے، اور اُمت ابھی تک ایک فیصد نوجوان بھی میدان میں نہیں نکال سکی، جب کہ دشمن ساری دنیا کو اتحادی بنا کر جدید اسلحہ کے ساتھ میدان میں اُترا ہے۔ تاریخ نے آج تک یہ منظر نہیں دیکھا تھا کہ ساری دُنیا کے سارے مسلمان اور کافر حکمران ایک طرف ہوں اور اکیلے مجاہد دوسری طرف ہوں، پھر بھی انھیں کے قدم بڑھ رہے ہیں، دشمن بھاگ رہا ہے۔ یہ کوئی چھوٹی فتح ہے کہ ان مٹھی بھر لوگوں نے ساری دُنیا کی اتحادی افواج کو پیش قدمی سے روک رکھا ہے؟ مگر یہ بات اپنی جگہ پر درست ہے کہ مذکورہ اوصاف میں کمزوری بعض جماعتوں میں پائی جاتی ہے۔ اللہ ہم سب کو سیدھی راہ پر چلا کر ہماری مدد فرمائے۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافی کر رہا ہے؟ ہرگز نہیں!! لیکن وہ مومن ہی کہاں ہیں جن کی بدر جیسی مدد ہو۔

ہم مجاہدوں سے سوال کرتے ہیں:

(۱) ......کیا انھوں نے ایمان اور توحید میں تیاری کر لی کہ جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں دعوت کا آغاز فرمایا تھا، قتال سے پہلے؟

(۲) ......کیا انھوں نے وہ تیاری کر لی ہے، جس کا حکم اللہ نے یوں دیا ہے:

﴿ وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ ﴾ [الانفال : ٦٠]

''اوران دشمنوں کے لیے جتنی ہو سکے طاقت تیار کرو۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر نشانہ بازی کے ساتھ کی تھی۔

(۳) ......کیا انھوں نے قتال میں خالص اللہ کو پکارا (یا پھر یا علی مدد کہتے رہے) یا اُنھوں نے اس کے ساتھ شرک کیا اور ایسے لوگوں سے مدد مانگنے لگے جن کو اپنے تئیں ولی کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ تو خود اللہ کے بندے ہیں۔ وہ اپنے آپ کے لیے نفع ونقصان کے مالک بھی نہیں ہیں۔ وہ ایک ہی رب کو پکارنے میں نبی کریم ﷺ کی سیرت پر کیوں عمل نہیں کرتے؟

﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ﴾ [الزمر : ٣٦]

''کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟''

(۴) ......کیا وہ آپس میں ایک جان ہو کر باہم محبت کرنے والے ہیں کہ ان کا مطمع نظر اللہ کا یہ قول ہو:

﴿ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ﴾ [الانفال : ٤٦]

''اور نہ آپس میں جھگڑو، پھر تم ناکام ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔''

آخر میں کہتا ہوں کہ جب مسلمانوں نے اپنا عقیدہ اور دین کے اُمور کو چھوڑ دیا کہ جو علمی اور تہذیبی طور پر آگے بڑھنے کا حکم دیتے تھے تو وہ ساری اقوام سے پیچھے رہ گئے۔ اور جب بھی وہ اپنے دین کی طرف پلٹیں گے، ترقی اور عزت ان کے قدم چومے گی۔ ان شاء اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب بھی مطلوبہ ایمان حاصل ہو جائے گا، اسی وقت مدد کا وعدہ پورا ہوگا، جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان گرامی ہے:

﴿ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ [الروم: ٤٧]

"اور مومنوں کی مدد ہم پر فرض ہے۔"

کفر اکبر اور اس کی اقسام

عقیدے کا کفر بندے کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے، اس کی کئی اقسام ہیں۔ جن میں سے چند اہم یہ ہیں:

(۱)......جھٹلانے والا کفر:

اس سے مراد وہ شخص ہے جو کتاب وسنت یا اس کی کسی نص کا انکار کر دے، اس کی دلیل یہ ہے:

﴿ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ۝﴾ [العنكبوت: ٦٨]

"اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کا انکار کر دے جب وہ آ جائے، کیا جہنم کافروں کا ٹھکانا کافی نہیں ہے؟"

(۲)......تصدیق کے باوجود انکار اور تکبر کا کفر:

یعنی اقرار کر لینے کے باوجود فرمانبرداری نہ کرنا، جیسے ابلیس کا کفر ہے۔ اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝﴾ [البقرة: ٣٤]

"اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کر دیا، اس نے انکار کیا، تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔"

(۳)......آخرت میں شک اور گمان کا کفر:

قیامت کے دن کا انکار اور عدم تصدیق بھی کفر ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ○ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ○﴾ [الكهف: ٣٦-٣٧]

''اس نے کہا: میرا نہیں خیال کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو لازماً وہاں بھی ان باغوں سے بہتر باغ ملیں گے۔ اس کے ساتھی نے اس سے بحث کرتے ہوئے کہا: کیا تو نے اس ذات کا کفر کر دیا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر تجھے برابر کر کے آدمی بنا دیا؟''

(۴)......منہ پھیر لینے کا کفر:

یعنی اسلام کے تقاضوں سے اعتراض کرنا اور ان پر ایمان نہ لانا۔ اس کی دلیل یہ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّا اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ○﴾ [الاحقاف: ٣]

''وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، اس چیز سے اعراض کرتے ہیں، جس کے ساتھ ان کو ڈرایا گیا ہے۔''

(۵)......نفاق کا کفر:

وہ یہ ہے کہ زبان سے اسلام کا اظہار ہو مگر اپنے دل اور اعمال کے ساتھ اس کی مخالفت کی جائے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ○﴾ [المنافقون: ٣]

''یہ اس لیے ہوا کہ وہ ایمان لائے پھر کفر کیا۔ چنانچہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ پس وہ سمجھتے نہیں۔''

دوسری دلیل:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○﴾ [البقرہ: ٨]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ اور آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہوتے۔"

(٦)......انکار کا کفر:

یعنی ایسا شخص جو اسلام میں معروف ومعلوم چیز کا انکار کردے۔ جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ، کلمہ، ایمان کی اقسام وغیرہ۔ یا کوئی نماز کو جائز نہ سمجھے۔ تو وہ کافر ہے، اسلام سے مرتد ہو چکا ہے۔ اس طرح اگر حکمران اللہ کے حکم کا انکار کردے تو وہ بھی درج ذیل فرمانِ الٰہی کے مطابق کافر ہو گیا۔

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ [المائدة : ٤٤]

"جو اللہ کے نازل کردہ حکم پر فیصلے نہیں کرتے، وہی کافر ہیں۔"

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے اللہ کی شریعت کا انکار کیا، وہ کافر ہو گیا۔

کفر اصغر اور اس کی اقسام

یہ ایسا کفر ہے جو بندے کو اسلام سے خارج نہیں کرتا، اس کی بھی کئی صورتیں ہیں:

(١)......کفرانِ نعمت:

اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قومِ موسیٰ علیہ السلام کے مومنوں کو کہتے ہیں:

﴿ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴾ [إبراهيم : ٧]

"اور جب تیرے رب نے فیصلہ فرمایا کہ اگر تم نے شکر کیا تو ہم تمھیں مزید نعمتیں دیں گے۔ اور اگر تم نے کفر کیا تو میرا عذاب بہت شدید ہوگا۔"

(٢)......شریعت کا کفر:

پھر وہ گناہ جس کو شریعت میں کفر کہا گیا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ایمان کو بھی باقی رکھا گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ .)) ❶

''مسلم کو گالی دینا گناہ اور اس کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے۔''

اور دوسری دلیل:

((لا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ .)) ❷

''کوئی بھی زانی جب زنا کرتا ہے ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا۔ اسی طرح کوئی بھی مسلمان چور جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا۔ اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا۔''

تو یہ کفر بندے کو اسلام سے خارج نہیں کرتا، جب کہ کفر اعتقادی اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

(۳)...... اللہ کی شریعت کا اقرار کرنے کے باوجود اس کو نافذ نہ کرنا:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو حاکم ایمان و اسلام اور شریعت مطہرہ کا اقرار کرتا ہو، مگر اسے نافذ نہ کرے وہ ظالم و فاسق ہے۔ اس کو ابن جریر رحمہ اللہ نے راجح قرار دیا ہے اور امام عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ کفر سے چھوٹا کفر ہے۔

طاغوتوں سے بچو!

طاغوت وہ ہوتا ہے جس کی اللہ کے مقابلہ میں عبادت کی جائے اور وہ اس پر راضی ہو، یا وہ کہ جس کی فرمانبرداری اللہ اور اس کے رسول کی بات چھوڑ کر کی جائے اور وہ اس پر خوش ہو۔

---

❶ صحيح البخاري: ١/ ٩٣۔ كتاب الإيمان، باب خَوْفِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ۔ تفسير ابن كثير: ١/ ١٧٦۔

❷ صحيح مسلم: ١/ ٢٤٧، كتاب الإيمان، باب بَيَانِ نُقْصَانِ الإِيمَانِ بِالْمَعَاصِي وَنَفْيِهِ عَنِ الْمُتَلَبِّسِ بِالْمَعْصِيَةِ عَلَى إِرَادَةِ نَفْيِ كَمَالِهِ، حديث: ٢٠٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو بھیجا تا کہ وہ اپنی اقوام کو اللہ کی عبادت کا حکم دیں اور طاغوتوں سے بچنے کا کہیں۔

اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ﴾ [النحل: ٣٦]

''اور یقیناً ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا کہ (وہ اپنی اُمت کو اس بات کی دعوت دے، لوگو!) اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔''

طاغوت کی اقسام

طاغوت بہت سارے ہیں، لیکن ان کے سربراہ پانچ ہیں:

(۱)......ابلیس:

شیطان سب سے زیادہ اپنی عبادت کی دعوت دیتا ہے اور اس پر راضی ہوتا ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴾ [یٰس: ٦٠]

''اے آدم زادو! میں نے تم سے وعدہ نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی پوجا نہیں کرو گے؟ وہ تمہارا واضح دشمن ہے۔''

(۲)......ظالم حکمران جو اللہ کے احکام کو تبدیل کرنے والا ہو:

جیسے وہ حاکم کہ جو خود ساختہ دستور نافذ کرتا ہو جو اسلام کے خلاف ہوتا ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین کو روکتے ہوئے جو اللہ کی مرضی کے خلاف شریعت سازی کرتے ہیں، فرمایا:

﴿ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ ﴾

[الشوریٰ: ٢١]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا ان کے شریک ہیں جو ان کے لیے شریعت سازی کا کام کرتے ہیں کہ جس کی اللہ نے بالکل اجازت نہیں دی۔''

خود ساختہ قوانین کو نافذ کرنے والا حکمران اگر اس کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ کا قانون فرسودہ ہو چکا ہے یا یہ کہے کہ اپنے قوانین پر عمل کرنا جائز ہے، تو وہ طاغوت ہوگا۔ اس کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ ﴾ [المائدة: ٤٤]

''جو لوگ اللہ کے نازل کردہ حکم پر فیصلے نہیں کرتے، وہی کافر ہیں۔''

(۳)...... ایسا شخص جو علم غیب رکھنے کا دعویدار ہو:

اللہ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ:

﴿ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ﴾

[النمل: ٦٥]

''کہہ دیں زمینوں اور آسمانوں میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔''

(۴)....وہ شخص جس کی اللہ کے سوا لوگ پوجا کرتے ہوں اور وہ اس پر خوش ہو:

اس کی دلیل اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴾ [الانبياء: ٢٩]

''اور ان میں سے جو کہے کہ میں اللہ کے علاوہ معبود ہوں تو اس کو ہم جہنم کی سزا دیں گے یوں ہم ظالموں کو سزا دیتے ہیں۔''

خوب سمجھ لو کہ ٹھیک ٹھیک مومن بننے کے لیے مومن پر لازم ہے کہ طاغوت کا انکار کرے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝﴾ [البقرة : ٢٥٦]

''پس جس نے طاغوت کا انکار کیا اور وہ اللہ پر ایمان لایا تو اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جس کو ٹوٹنا نہیں ہے۔ اللہ خوب سننے والا اور خوب علم والا ہے۔''

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ غیر اللہ کی عبادت سے بچے بغیر اللہ کی عبادت بھی فائدہ نہیں دیتی۔ اس معنی میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ .)) ❶

''جس نے کہا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور جن کی پوجا اللہ کے سوا کی جاتی ہے، اُن کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون حرام ہوگیا۔''

نفاق کی اقسام

(۱)......نفاقِ اکبر:

یہ ہے کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل سے کفر والا عقیدہ رکھنا۔ اس کی بھی کئی صورتیں ہیں:

الف: رسول اللہ ﷺ یا ان کی بعض باتوں کو جھوٹا قرار دینا۔

ب : رسول اللہ ﷺ یا ان کی بعض باتوں سے بغض رکھنا۔

ج : اسلام کی کسی شکست پر خوش ہونا اور فتح کو ناپسند کرنا۔

نفاق والے کی سزا کافر سے بدتر ہے اور اس کا خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کیوں کہ اللہ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۝﴾ [النساء : ١٤٥]

---

❶ صحيح مسلم: ١/ ١٥٣۔ كتاب الإيمان، باب: الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله محمد رسول الله۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک منافق لوگ آگ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔''

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کے شروع میں کافروں کا تذکرہ تو دو آیات میں کر دیا، جب کہ منافقوں کے اوصاف تیرہ آیات میں بیان کیے۔

ہم (عصر حاضر میں بھی) دیکھتے ہیں کہ صوفی مسلمان نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں لیکن بہت خطرناک ہیں۔ مسلمانوں کے عقائد خراب کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ ہر جگہ پر ہے۔ وہ اس بات کی نفی کرتے ہیں کہ اللہ عرش پر بلند ہے۔ یوں وہ کتاب وسنت کی مخالفت کرتے ہیں۔

(۲)......نفاقِ اصغر:

یہ عملی نفاق ہے۔ جیسے کوئی مسلمان منافقوں کی ان صفات پر عمل پیرا ہو، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ .)) ❶

''منافق کی تین علامات ہیں: جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور جب امانت اُس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے۔''

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا ، إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ .)) ❷

---

❶ـ❷ صحيح البخاري: ١/ ٦٧ـ كتاب الإيمان، باب علامة المنافق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"چار علامتیں جس میں ہوئیں وہ خالص منافق ہے اور جس مسلمان میں ان میں سے ایک نشانی ہوئی اس میں نفاق کی ایک علامت ہوگی حتی کہ اس کو ترک کر دے:
جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ جب معاہدہ کرے تو غداری کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔"

اور یہ نفاق بندے کو اسلام سے خارج تو نہیں کرتا، البتہ یہ کام کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا معنی اہل علم نفاق عملی کرتے ہیں۔ نفاقِ تکذیب تو عہد نبوت میں تھا۔ ❶

رحمٰن کے دوست اور شیطان کے دوست

اللہ کا فرمان ہے:

﴿ اَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝﴾ [يونس: ٦٣-٦٤]

"خبردار! اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ کے اولیاء پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ وہ لوگ جو پختہ ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (یہی اللہ کے ولیوں کی پہچان ہے۔)"

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ ولی وہ ہوتا ہے جو مومن اور متقی ہوتا ہے۔ گناہوں سے اجتناب کرنے والا، اپنے رب کو پکارتا ہے۔ اس کے ساتھ شرک نہیں کرتا اور کبھی اس کے ہاتھ پر ضرورت کے وقت کرامت بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ مریم علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ گھر بیٹھے رزق عنایت کر دیتا تھا۔

---

❶ اس کا یہ معنی نہیں کہ آج کل کوئی نفاق اکبر کا مرتکب نہیں ہوتا بلکہ آج کل صرف نفاق اصغر ہی پایا جاتا ہے۔ آج بھی نفاق کی دونوں صورتیں برقرار ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عہد نبوت میں منافق اکبر کی خبر بطریق وحی معلوم ہو جاتی تھی۔ جب کہ کسی پر لاعلمی کی وجہ سے آج منافق کا فتویٰ نہیں لگ سکتا، کیوں کہ یہ دل کا معاملہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولایت ثابت شدہ ہے اور یہ صرف اس بندے کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے جو موحد اور اللہ کا فرمانبردار ہو۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ کسی کے ولی ہونے کے لیے کرامت کا ہونا لازم نہیں ہوتا۔ کیوں کہ قرآن نے یہ شرط نہیں لگائی، (بلکہ دو باتیں بتائیں: ایمان اور تقویٰ۔)

اور یہ ناممکن ہے کہ کسی نافرمان اور مشرک کے ہاتھ پر ولایت ظاہر ہو جائے جو غیر اللہ کو پکارتا ہو۔ کیوں کہ یہ مشرکین کا کام ہے اور مشرک اللہ کا کرامت والا ولی کیسے ہو سکتا ہے؟ کرامات کوئی موروثی چیز نہیں ہے، بلکہ یہ تو ایمان اور عمل صالح سے ہوتی ہے۔

بسا اوقات کسی بدعتی اور مشرک سے بھی شعبدہ نما ظاہر ہو جاتی ہے، جیسے پیٹ میں لوہا نگل لینا یا چھرا گھونپ لینا یا آگ کو کھا جانا وغیرہ۔ تو یہ شیطان کا عمل ہوتا ہے۔ یوں اللہ ان کو ڈھیل دیتا ہے تاکہ سرکشی میں بڑھتے جائیں۔ ❶ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ﴾

[مریم: ۷۵]

''کہہ دیجیے جو بندہ گمراہی میں ہو تو اللہ اس کو لمبا کرتا جائے۔''

جو لوگ ہندوستان جاتے ہیں وہاں وہ دیکھتے ہیں کہ مجوسی آگ کے پجاری بہت زیادہ شعبدہ باز ہیں۔ ایک دوسرے کو تلوار سے مارتے ہیں، حالانکہ وہ کافر ہیں۔ اسلام ان اعمال کی اجازت نہیں دیتا جو نہ ہمارے رسول ﷺ نے کیے نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے۔ اگر یہ اچھے کام ہوتے تو وہ ہم سے پہلے کر چکے ہوتے۔

بعض لوگ تو ولی اس کو گردانتے ہیں جو غیب جانتا ہو۔ حالاں کہ یہ علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ وہ کبھی کسی پسندیدہ رسول پر اس کا اظہار کر بھی دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

---

❶ ان شعبدہ بازوں میں اکثریت تو شیطان کی مدد سے ایسے کرتب دکھاتے ہیں اور بہت لوگوں سے چکر بازی کرتے ہیں جو حقیقت میں کچھ نہیں ہوتا۔ یہ سب دجال ہیں جو مسیح دجال کے آنے سے پہلے لوگوں کی ذہن سازی کرتے ہیں، تاکہ لوگ ان کی طرف لپک کر آنے کے عادی ہو جائیں اور دجال کے آنے پر اس کے جال میں پھنس جائیں، ان سے بچ کر رہنا چاہیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَّسُولٍ ۝﴾ [الجن: ٢٦-٢٧]

''اللہ عالم الغیب ہے جس کا وہ کسی پر اظہار نہیں کرتا۔ مگر رسولوں میں سے جس پر وہ پسند کرے، (یعنی غیب میں سے کچھ ظاہر کر دیتا ہے اور اس وقت وہ غیب نہیں رہ جاتا۔)''

یہاں صرف رسول کا ذکر ہے، اس کے علاوہ کسی کا نہیں ہے۔

بعض لوگ کسی قبر پر قبہ دیکھ کر اس کو ولی سمجھ لیتے ہیں، حالانکہ ممکن ہے وہ قبر کسی فاسق کی ہو یا اس میں کوئی مدفون ہی نہ ہو۔ قبر پر عمارت بنانے سے تو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

((نَهَى أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ .)) ❶

''آپ نے قبر کو پختہ کرنے۔ اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔''

تو ولی وہ نہیں جو مسجد میں دفن ہو یا اس کا کوئی مزار ہو، یا اس پر قبہ ہو بلکہ یہ سب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جیسا کہ میت کو خواب میں دیکھنا بھی اس کی ولایت کی شرعی دلیل نہیں۔ ہوسکتا ہے یہ خواب شیطانی ہو۔

خرافات نہ کہ کرامات

مجلّہ التوحید نے ایک مضمون شائع کیا: ''دسوقی کے بارے میں خرافات'' اس میں لکھا ہے کہ الصاوی کتاب کے حاشیہ میں لکھا ہے: وہ ساری زبانیں جانتا تھا۔ عربی، عجمی، سریانی، درندوں اور پرندوں کی بولیاں جانتا تھا۔ اس نے بچپن میں (پنگوڑے میں) روزہ رکھا اور اس نے لوحِ محفوظ کو بھی دیکھا اور اس کے ایک قدم کے لیے پوری دنیا کی زمین ناکافی تھی۔ اور یہ کہ وہ اپنے مریدوں کے نام بدبختوں کی لسٹ سے نکال کر خوش بختوں میں لکھ دیتا تھا۔ اور ساری دنیا اس کی انگلی میں انگوٹھی کی طرح تھی۔ اور یہ کہ وہ سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے گیا تھا۔

❶ صحیح مسلم: ٦/ ٢٠٥۔ کتاب الجنائز، باب: النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب بے ہودہ کلام ہے جسے کوئی پاگل جاہل ہی درست سمجھ سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو واضح کفر ہے۔ وہ لوحِ محفوظ کو کیسے دیکھ سکتا ہے، جبکہ سیّد الخلق محمد رسول اللہ ﷺ نے اسے نہیں دیکھا۔ اور پھر اپنے درویشوں کو وہ خوش بخت کیسے بنا سکتا ہے؟

یہ سب واہیات باتیں صوفی بڑے فخر سے بیان کرتے ہیں۔ نہیں سمجھتے کہ وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔ اس طرح کی بکواس پر مشتمل کتب کا مطالعہ بھی نہیں کرنا چاہیے، جیسے شعرانی کی طبقاتِ کبریٰ، خزینة الاسرار، نزهة المجالس، الروض الفائق، غزالی کی مكاشفة القلوب اور ثعالبی کی العرائس وغیرہ۔ ان سب کی طباعت اور فروخت حرام ہے۔ ان پر ردّ کرنے کا ارادہ نہ ہو تو ان کا مطالعہ بھی حرام ہے۔

ایمان کے شعبے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ اَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَـهَ إِلَّا اللَّـهُ ، وَاَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ .)) ❶

''ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں، ان میں سب سے افضل لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا اور سب سے کم تکلیف دہ چیز (مثلاً اینٹ، پتھر، لکڑی وغیرہ) کو رفع کر دینا ہے۔''

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ان شعبوں کا خلاصہ بیان کیا ہے، جن کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ ایمان کے شعبے تین طرح کے ہیں:

الف: دل کے اعمال۔

ب: زبان کے اعمال۔

ج: بدن کے اعمال۔

---

❶ صحیح مسلم: ۱/ ۱۸۷، کتاب الایمان، باب شعب الایمان.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف)......دل کے اعمال:

اعمالِ دل سے مراد عقائد اور نیت ہے اور یہ چوبیس صفات ہیں:

(۱) اللہ پر ایمان۔ اس میں شامل ہے اللہ کی ذات وصفات پر ایمان، اس کی توحید کہ:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ ﴾ [الشوریٰ: ۱۱]

''اس جیسا کوئی نہیں اور وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔''

اور یہ عقیدہ کہ اس کے سوا ہر چیز کو فنا ہے۔

(۲) فرشتوں پر ایمان۔ (۳) اللہ کی کتب پر ایمان۔

(۴) اللہ کے رسولوں پر ایمان۔ (۵) اچھی بری تقدیر پر ایمان۔

(۶) آخرت پر ایمان اور قبر کا امتحان، جزاء وسزا، دوبارہ اُٹھنا، حساب ترازو، پل صراط اور جنت وجہنم شامل ہے۔

(۷) اللہ کی محبت۔ (۸) اللہ کے لیے لوگوں سے محبت۔

(۹) اللہ کے لیے بغض۔

(۱۰) نبی کریم ﷺ کی محبت اور آپ کی تعظیم کا عقیدہ رکھنا۔ اس میں آپ ﷺ پر دُرود پڑھنا اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنا شامل ہے۔

(۱۱) اخلاص......اس میں ریا کاری اور نفاق کو چھوڑ دینا شامل ہے۔

(۱۲) توبہ کرنا۔ (۱۳) اللہ کا خوف۔

(۱۴) اللہ سے اُمید۔ (۱۵) اللہ کا شکر۔

(۱۶) اللہ سے وفا۔ (۱۷) صبر۔

(۱۸) اللہ کی تقدیر اور اس کے فیصلوں پر راضی ہونا۔

(۱۹) اللہ پر بھروسہ۔

(۲۰) تواضع......اس میں بڑے کا احترام اور چھوٹے پر رحم شامل ہے۔

(۲۱) رحم کرنا۔ (۲۲) تکبر اور خود پسندی کو ترک کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۳) حسد، کینہ اور غصے کو ترک کرنا۔

(ب)...... اعمالِ لسان:

زبان کے اعمال سات خصلتوں پر مشتمل ہیں:

(۱) کلمہ شہادت ((أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ .)) پڑھنا۔

(۲) قرآن کی تلاوت۔ (۳) دینی علم سیکھنا اور سکھانا۔

(۴) دُعا کرنا۔ (۵) ذکر کرنا۔

(۶) تسبیح کرنا۔ (۷) اور لغویات سے بچنا۔

(ج)...... بدن کے اعمال:

یہ اڑتیس اعمال ہیں، جن کو ہم تین مجموعات پر تقسیم کرتے ہیں۔

الف: وہ خصائل جو ہر شخص سے متعلق ہیں۔ اور یہ پندرہ ہیں:

(۱) حکمی اور حسی اعتبار سے پاکیزگی حاصل کرنا اور اس میں نجاستوں سے پرہیز، ستر پوشی شامل ہے۔ (۲) فرضی و نفلی نماز۔

(۳) زکوٰۃ۔ (۴) غلام آزاد کرنا۔

(۵) سخاوت کرنا اور اس میں کھانا کھلانا بھی شامل ہے۔

(۶) مہمان نوازی کرنا۔ (۷) فرضی و نفلی روزے۔

(۸) اعتکاف۔ (۹) لیلۃ القدر کی تلاش۔

(۱۰) حج و عمرہ۔ (۱۱) طواف۔

(۱۲) دین بچانے کے لیے فرار ہونا اور اسی میں دارِ شرک سے دارِ ایمان کی طرف ہجرت بھی شامل ہے۔ (۱۳) نذر پوری کرنا۔

(۱۴) قسم اُٹھاتے وقت سوچنا کہ قسم صرف ضرورت کے وقت کھائے۔

(۱۵) کفارات ادا کرنا۔ جیسے قسم کا کفارہ اور رمضان کے دنوں میں بیوی کے پاس جانے کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفارہ وغیرہ۔

ب: تابع داری کرنے والوں سے متعلق چھ خصائل اور وہ یہ ہیں:

(۱) نکاح کر کے عفت حاصل کرنا اور بچوں کے حقوق ادا کرنا۔

(۲) والدین سے حسن سلوک۔ اور اسی میں ان کی نافرمانی سے بچنا بھی شامل ہے۔

(۳) اولاد کی تربیت۔ (۴) صلہ رحمی کرنا۔

(۵) حکمرانوں کی طاعت کرنا، جہاں اللہ کی نافرمانی نہ ہو رہی ہو۔

(۶) غلاموں سے حسن سلوک اور نرمی کرنا۔

ج: عام لوگوں سے متعلق سترہ خصائل اور وہ یہ ہیں:

(۱) عدل کی بنیاد پر حکومت کھڑی کرنا۔ (۲) جماعت کے ساتھ رہنا۔

(۳) حکمران کی طاعت کرنا۔

(۴) آپس میں صلح کروانا اور اسی میں خوارج اور باغیوں کے خلاف لڑائی کرنا بھی شامل ہے۔

(۵) نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہم تعاون کرنا اور اس میں نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا شامل ہے۔ (۶) حدود اللہ قائم کرنا۔

(۷) جہاد کرنا اور اسی میں پہرے داری کرنا بھی شامل ہے۔

(۸) امانت ادا کرنا اور غنیمت سے پانچواں حصہ دینا بھی اسی میں شامل ہے۔

(۹) قرض دینا لینا اور پھر واپس کرنا۔ (۱۰) پڑوسی کی عزت افزائی۔

(۱۱) حسن سلوک اور اس میں حلال کمائی بھی شامل ہے۔

(۱۲) حق دار جگہ پر مال خرچ کا جواب دینا۔ (۱۳) سلام کا جواب دینا۔

(۱۴) چھینک کا جواب دینا۔ (۱۵) لوگوں کو تکلیف نہ دینا۔

(۱۶) فضول کھیلوں اور کاموں سے بچنا۔ (۱۷) راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دُور کرنا۔

مذکور بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ توحید...... کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایمان کے مراتب میں سب سے اعلیٰ اور افضل مرتبہ پر فائز ہے۔ اور داعیانِ دین کو چاہیے کہ اعلیٰ سے کام شروع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں پھر اس سے ادنیٰ۔ اور عمارت سے پہلے بنیاد سے شروع کریں اور اہم کام سے پھر اس سے کم اہمیت والا کام۔ کیوں کہ توحید ہی نے عرب وعجم کو ایک کر دیا ہے۔ اور ان کو ملا کر مسلمان حکومت توحید کی حکومت قائم کی۔

مصائب کے اسباب اور علاج

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مصیبتوں کے نازل ہونے اور پھر ان کے ختم ہونے کے اسباب بیان فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

۱۔ ﴿ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ﴾ [الانفال: ۵۳]

"یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس نعمت کو تبدیل کرنے والا نہیں جو کسی قوم کو عطا کرتا ہے، حتی کہ وہ خود اس کو تبدیل نہ کرلیں۔"

۲۔ ﴿ وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۝ ﴾ [الشوریٰ: ۳۰]

"تم لوگوں کو جو بھی مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سی غلطیاں معاف کر دیتا ہے۔"

۳۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ ﴾ [الروم: ۴۱]

"خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کی وجہ سے فساد برپا ہوگیا، تاکہ اللہ ان کو ان کے کچھ اعمال کی سزا دے، تاکہ وہ باز آجائیں۔"

۴۔ ﴿ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ ﴾ [النحل: ۱۱۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کی مثال بیان کی ہے جو امن و اطمینان سے تھی، اس کا رزق بآسانی ہر طرف سے آتا تھا۔ اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے ان کو ان کے اعمال کی وجہ سے بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا۔''

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ عادل اور حکمت والا ہے اور اس نے کبھی بھی کسی قوم پر مصیبت نازل نہیں کی، مگر اُن کی بد اعمالیوں کی وجہ سے۔ اللہ کی نافرمانی اور حکم عدولی کی وجہ سے۔ خصوصاً توحید سے دُور ہونا شرک کے مظاہر کا عام ہونا، ان اسلامی ممالک میں جو فتنوں اور مصیبتوں کی شکایت کرتے ہیں۔ یہ مصائب تب ہی دُور ہوں گی جب اللہ کی طرف رجوع کیا جائے گا اور فرد و معاشرے پر اللہ کی کتاب کی حکومت قائم کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کا احوال بیان کیا ہے کہ وہ مشاکل و مصائب کے وقت خالص اللہ کو پکارتے تھے اور جب اللہ ان کو نجات دے دیتا تو شرک کی طرف لوٹ آتے اور آسانی کے وقت غیر کو پکارتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۝ ﴾ [العنكبوت: ٦٥]

''جب وہ کشتی میں سوار ہوتے تو اللہ کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارتے تھے۔ اور جب اللہ ان کو خشکی کی طرف نجات دے دیتا تو فوراً شرک کرنے لگ جاتے۔''

اور آج کے مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ وہ مصیبت کے وقت بھی غیر اللہ ہی کو پکارتے اور یوں چیختے ہیں: یا رسول اللہ مدد! یا جیلانی مدد! یا رفاعی یا مرغنی، یا بدوی، یا شیخ العرب، یا علی مدد! وغیرہ وغیرہ۔ وہ مشکل اور آسانی دونوں حالتوں میں شرک کرتے اور اپنے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔

مسلمان جب غزوۂ اُحد میں وقتی حزیمت کا شکار ہوئے بعض تیر اندازوں کے امیر کی اطاعت نہ کرنے کی وجہ سے ان کو بہت تعجب ہوا۔ کہنے لگے: یہ کیسے ہوگیا؟ اللہ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ﴾ [آل عمران: ١٦٥]

"ان کو بتادو کہ یہ تمہاری اپنی (غلطی کی) وجہ سے ہوا۔"

اور غزوۂ حنین پر جب کچھ مسلمانوں نے کہا کہ ہم تو بہت زیادہ ہیں، ہم کو شکست نہیں ہوگی تو اللہ کی طرف سے سزا ملی۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا ﴾

[التوبة: ٢٥]

"اور حنین کے دن بھی ہم نے تمہاری مدد کی جب تمھیں اپنی کثرت اچھی لگی تھی، مگر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی۔"

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عراق کے کمانڈر سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو لکھا:

"مت سمجھنا کہ ہمارا دشمن ہم سے بدتر ہے، اس لیے اللہ اس کو ہم پر مسلط نہیں کرے گا۔ کبھی اللہ بری قوم کو اچھی پر مسلط کر دیتا ہے جب وہ رب کے باغی ہو جائیں۔ جیسے اللہ نے بنی اسرائیل پر مجوسیوں کو مسلط کر دیا تھا۔ اپنے نفس کے شر کے خلاف بھی اللہ کی مدد طلب کیا کرو، جیسے دشمن کے خلاف مدد طلب کرتے ہو۔"

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جتنی بھی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں ہوتی ہیں وہ بدعات، منکرات اور شریعت کی مخالفات سے بھرپور ہوتی ہیں۔ یہ جشن نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے، نہ تابعین اور نہ چاروں اماموں رحمہم اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی نے منایا۔ نہ اس پر کوئی شرعی دلیل موجود ہے۔ اس معاملے سے کچھ قباحتیں ہم درج کر رہے ہیں۔

(۱)...... بہت سے لوگ اس وقت شرک کا ارتکاب کر لیتے ہیں جب وہ اس طرح کی نعت خوانی کرتے ہیں۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَوْثًا وَّمَدَد	يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ الْمُعْتَمَد
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرِّجْ كَرْبَنَا	مَا رَآكَ الْكَرْبُ إِلَّا وَشَرَد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ کے رسول! مدد کریں۔ آپ ہی ہمارا سہارا ہیں۔ آپ ہماری مصیبت دُور کریں۔ مصیبت جب آپ کو دیکھتی ہے تو کافور ہو جاتی ہے۔''

اگر رسول اللہ ﷺ یہ کلام سن لیں تو اس پر شرکِ اکبر کا حکم لگا دیں، کیوں کہ مدد کرنا، مصیبت رفع کرنا اور سہارا بننا صرف اللہ کا کام ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ ﴾ [النمل : ٦٢]

''کون ہے جو مجبور کی دُعا سنتا ہے جب وہ اس کو پکارے اور اس کی تکلیف رفع کرتا ہے۔''

اور اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بتائیں:

﴿ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ ﴾ [الجن : ٢١]

''ان کو بتا دیں کہ میں تمہارے کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ .)) ❶

''جب بھی مدد مانگو تو اللہ سے اور جب بھی مدد طلب کرو تو صرف ایک اللہ ہی سے۔''

(۲)...... اکثر محفلوں میں مبالغہ آرائی کر کے آپ ﷺ کی تعریف میں غلو کیا جاتا ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے یوں منع فرمایا ہے:

((لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ ، فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ .)) ❷

''میری شان میں ایسا مبالغہ نہ کرنا جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں اضافہ کر دیا تھا۔ میں تو صرف بشر ہوں تو کہو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔''

(۳)...... محفل میلاد میں کہا جاتا ہے کہ اللہ نے نبی مکرم ﷺ کو اپنے نور سے پیدا کیا

❶ سنن الترمذي، ج: ٩، ص: ٤٣٠، كتاب صفة القيامة، باب قول النبي ياحنظلة ساعة وساعة۔

❷ صحيح البخاري: ١٢/ ١٥٦، كتاب أحاديث الأنبياء، باب واذكر في الكتاب مريم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر نبی کریم ﷺ کے نور سے سارا جہان بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ط﴾

[الكهف: ١١٠]

"ان کو بتا دیں کہ میں صرف تو تم جیسا بشر ہوں۔ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہارا ایک ہی معبود برحق ہے۔"

اور یہ بات معروف ہے کہ آپ اپنے والدین کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ بشر کی جنس سے ہیں مگر آپ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کی طرف وحی آتی ہے۔ میلاد منانے والے ان محفلوں میں یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ نے سارا جہان نبی کریم ﷺ کے لیے پیدا کیا۔ حالانکہ قرآن اس کو بھی جھٹلاتا ہے۔ فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ٥﴾ [الذاريات: ٥٦]

"اور ہم نے جن وانس کو محض اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری ہی عبادت کریں۔"

(۴)......دراصل عیسائی لوگ مسیح علیہ السلام اور ان کے رشتہ داروں کا میلاد مناتے ہیں۔ وہیں سے مسلمانوں نے یہ بدعت حاصل کی ہے۔ انھوں نے بھی اپنے نبی اور ان کے رشتہ داروں کا میلاد منانا شروع کر دیا۔ جبکہ ان کا معزز نبی ﷺ ان کو ڈراتے ہوئے کہتا ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .)) ❶

"جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ ان میں سے ہی ہے۔"

(۵)......ان محافل میں عورتوں اور مردوں کا اختلاط بھی ہوتا ہے جو کہ اسلام میں حرام ہے۔

(۶)......ان محافل کو جھنڈیوں اور لائٹوں سے خوب سجایا جاتا ہے، جن کا مجموعی خرچہ کروڑوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ ان کافر ملکوں کو فائدہ ہوتا ہے، جہاں سے یہ سامان درآمد ہوتا ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے مال ضائع

❶ سنن أبي داؤد: ١٢ / ٦٥ - كتاب اللباس، باب في لُبسِ الشُّهرة۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے منع فرمایا۔

(۷)......ان زیبائش کے کاموں میں قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے اور بسا اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ نماز بھی ضائع کر دی جاتی ہے۔

(۸)......ان محافل کے آخر میں لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اس عقیدت کے ساتھ کہ رسول ﷺ تشریف لائے ہیں اور یہ واضح جھوٹ ہے۔ کیوں کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴾ [المومنون: ۱۰۰]

''ان کے پیچھے پردہ ہے، اس دن تک کے لیے جب دوبارہ اُٹھائے جائیں گے۔''

برزخ کا معنی ہے: دنیا اور آخرت کے مابین پردہ۔ اور پھر یہ قیام ویسے بھی ناجائز ہے۔ کیوں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَا كَانَ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُوا مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَٰلِكَ.)) ❶

''صحابہ کرام کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر محبوب کوئی شخصیت نہ تھی۔ اس کے باوجود وہ جب آپ کو دیکھتے تو کوئی بھی کھڑا نہیں ہوتا تھا، کیوں کہ وہ آپ ﷺ کی اس ضمن میں کراہت کو جانتے تھے۔'' ❷

(۹)......بعض کہتے ہیں کہ ہم اس محفل میں سیرت نبی ﷺ ہی تو پڑھتے ہیں، حالاں کہ ان کے سارے کام سیرت رسول ﷺ کے خلاف ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا محبّ وہ نہیں جو سال میں ایک دن سیرت پڑھے۔ محبّ وہ ہے جو سارا سال ہی سیرت پڑھے۔

---

❶ مسند أحمد: ۳/ ۱۳۲۔

❷ بلکہ آپ نے اس قیام سے منع فرمایا: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ عِبَادُ اللّٰهِ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)) ......(مسند احمد) ''جو شخص یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے لیے بتوں کی طرح کھڑے ہوں وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ربیع الاوّل میں ہی آپ کی وفات بھی ہوئی، تو کیا آپ کی پیدائش کی خوشی، غم سے زیادہ ہونی چاہیے؟

(۱۰)......میلاد منانے والے رات گئے تک جاگتے رہتے ہیں جس سے اگلے دن فجر کی جماعت نکل جاتی ہے۔ یا نماز ہی فوت ہو جاتی ہے۔

(۱۱)......میلاد منانے والوں کی کثرت ان کی سچائی کی دلیل نہیں ہے، اس لیے کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط﴾

[الانعام: ۱۱۶]

''اگر اے محمد! آپ زمین میں بسنے والے اکثر لوگوں کی بات مانیں گے تو (اگرچہ لوگ اس کو اچھا ہی کہیں، مگر) وہ آپ کو اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں گے۔''

جناب حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اگرچہ لوگ بدعت کو بہت اچھا کیوں نہ سمجھیں، مگر ہر بدعت گمراہی ہوتی ہے۔''

(۱۲)......حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں زمانہ ماضی میں اہل سنت اقلیت میں تھے، آئندہ بھی وہ اقلیت میں ہی رہیں گے۔ یہ وہ ہیں جو نہ تو تکبر میں متکبر لوگوں کے ساتھی بنے اور نہ بدعت میں اہل بدعت کے ساتھی بنے بلکہ سنت پر رہ کر صبر کرتے رہے، یہاں تک کہ اپنے رب سے جا ملے اور تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ۔

(۱۳)......سب سے پہلے ملک المظفر نے شام کی سرزمین میں ساتویں صدی ہجری کے اوائل میں یہ بدعت شروع کی۔ جب کہ مصر میں یہ کام عبیدی حکمرانوں نے شروع کیا۔ اور جیسے کہ حافظ ابن کثیرؒ نے فرمایا: وہ کافر، فاسق اور فاجر تھے۔ (ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تھا۔)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کیوں کر!

(۱)......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ [آل عمران : ۳۱]

"اے نبی ﷺ! ان سے کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو، اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اللہ بہت ہی بخشنہار اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کی محبت اسلام پر عمل کرنے سے، رسول اللہ ﷺ کی فرمان برداری سے اور پھر آپ ﷺ کی منع کردہ اشیاء سے باز رہنے کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ ان صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے، جن کو آپ نے لوگوں کے لیے بیان فرمایا۔ چبا چبا کر (نعتیہ) کلام کرنے اور آپ کی سیرت اور اوامر وسنن پر عمل نہ کرنے سے اللہ کی محبت حاصل نہیں ہوتی۔

(۲)......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ .)) ❶

"تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں بن سکتا حتی کہ میں اس کے والد، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔"

(۳)......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک نبی مکرم محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت والدین، اولاد حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ نہ ہو جائے۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہے۔

(۴)......اور نبی کریم ﷺ کی محبت کی پرکھ اس وقت ہوتی ہے جب رسول اللہ ﷺ کے فرامین اپنے نفس کی چاہتوں کے خلاف ہوں۔ بیوی، بچوں اور ساتھیوں کی مرضی کے خلاف ہوں۔ اب اگر سچا محبّ رسول ہوا تو نبی معظم ﷺ کے اوامر ونواہی کو مقدم

❶ صحيح البخاري: ۱/ ۱٤، كتاب الإيمان، باب: حب الرسول ﷺ من الإيمان۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے گا اور اپنی ذات، اہل اور شہوات کی مخالفت کرے گا۔ اگر محبت رسول ﷺ کا جھوٹا دعویدار ہوگا تو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اپنے نفس اور شیطان کی فرمانبرداری کرے گا۔

(۵)......اگر کسی عام مسلمان سے پوچھیں: کیا آپ کو اپنے نبی ﷺ سے محبت ہے؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں! میرا جان و مال ان پر قربان ہو۔اور اگر آپ اُس سے یہ سوال کرلیں کہ پھر تو داڑھی کیوں چھیلتا ہے؟ اور ان کی یہ یہ نافرمانی کیوں کرتا ہے؟ آپ ﷺ کی ظاہری حالت، آپ کے اخلاق اور توحید میں آپ کی مشابہت اختیار کیوں نہیں کرتا؟

اس کا جواب ہوگا: محبت دل میں ہوتی ہے، اللہ کا شکر ہے میرا دل صاف ہے۔ ہم کہتے ہیں: اگر تیرا دل صاف ہوتا تو اس کا کوئی اثر وجود پر بھی ظاہر ہوتا۔ کیوں کہ حدیث شریف میں ہے:

((أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.)) ❶

”خبردار! جسم میں ایک بوٹی ہے اگر وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور اگر وہ خراب ہو تو سارا جسم خراب رہتا ہے۔ جان لیجیے کہ اس کا نام دل ہے۔“

(۶)......میں ایک مسلمان ڈاکٹر کے کلینک پر گیا، وہاں مردوں اور عورتوں کی تصاویر لٹک رہی تھیں۔ میں نے اسے نصیحت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ مگر اس نے میری بات ٹھکرادی اور کہنے لگا: یہ میرے جامعہ کے کلاس فیلو ہیں۔ ان میں اکثریت کافروں کی تھی۔ خصوصاً وہ عورتیں جو تصویر کے لیے بال بکھیر کر زینت نمائی کرکے پوز بناتی ہیں۔ اور تھیں بھی کسی کیمونسٹ ملک کی۔ میں نے ڈاکٹر کو نصیحت کی کہ تم داڑھی نہ مونڈا کرو۔ مگر اس نے نصیحت کو اپنی توہین سمجھا۔ کہنے لگا: میں تو اسی شکل میں ڈاڑھی منڈا ہی مروں گا۔

عجیب بات یہ ہے کہ یہ ڈاکٹر نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی مخالفت کرنے والا بھی آپ ﷺ کی محبت کا جھوٹا دعوے دار تھا۔ مجھے کہنے لگا: آپ یوں کہو: ”اے اللہ کے رسول!

❶ صحیح البخاري: ۱/ ۱۰۰، کتاب الإیمان، باب: فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔'' میں نے سوچا کہ تو نبی کریم ﷺ کی مخالفت کر کے آپ کی پناہ میں آتا ہے۔ اور کیا رسول ﷺ اس شرک پر راضی ہوں گے؟ ہم اور خود رسول اللہ ﷺ سب اللہ کی پناہ میں ہیں۔

(۷)...... نبی کریم ﷺ کی محبت ان محفلوں سے اور زینت وسجاوٹ، گانے اور نعت خوانی کہ جس میں خلاف شرع شرکیہ باتیں ہوتی ہیں اور دوسری بدعات سے ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ تو آپ ﷺ کی سیرت پر عمل کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کی سنت کے تمسک اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ

إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ

''اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تُو ان کی اطاعت کرتا، کیوں کہ محبّ تو محبوب کی فرمانبرداری کیا کرتا ہے۔''

دُرودِ پاک کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝﴾ [الاحزاب: ٥٦]

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر دُرود وسلام بھیجا کرو۔''

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوالعالیہ کہتے ہیں: اللہ کا دُرود یہ ہے کہ وہ نبی کی تعریف کرتا ہے فرشتوں کے پاس۔ اور فرشتوں کا دُرود یہ ہے کہ وہ آپ کے لیے دُعائیں کرتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ کے لیے بلندیٔ درجات کی)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: يُصَلُّوْنَ کا معنی برکت والا کرنے کے لیے اللہ سے استدعا کرنا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نبی معظم ﷺ کی قدر ومنزلت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں بتاتا ہے۔ فرشتوں کی مجلس میں آپ ﷺ کی تعریف کرتا ہے۔ اللہ کے فرشتے بھی آپ ﷺ کی تعریفیں کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نچلے جہان والوں کو بھی دُرود کا حکم دیا تاکہ دونوں جہانوں میں نبی مکرم ﷺ کی، کی ہوئی تعریفیں جمع ہو جائیں۔

دُرود وسلام کے حوالے سے کچھ مسائل:

(۱) ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے لیے دُعا کرنے کا حکم دیتا ہے نہ کہ ہم آپ کو اللہ کے سوا پکارنے لگ جائیں یا آپ ﷺ کے لیے فاتحہ پڑھیں، جیسے بعض لوگ کرتے ہیں۔

(۲) ...... دُرود کا افضل ترین صیغہ (بہترین الفاظ کی ترتیب) وہ ہے جو خود آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھایا۔ اور وہ یوں ہے:

((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.)) ❶

(۳) ...... حدیث کی کتب اور فقہ کی معتبر کتب میں موجود تمام صیغوں میں سیّدنا کا لفظ نہیں ہے۔ اگرچہ آپ ﷺ ہمارے سید ہی ہیں۔ لیکن آپ کے الفاظ کا پابند رہنا واجب ہے اور عبادت میں منقول کا خیال رکھنا ضروری ہے، نہ کہ عقل کا۔

(۴) ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ

❶ صحيح البخاري: ١/ ٤٨١، كتاب احاديث الأنبياء، باب، رقم: ١٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهُ الشَّفَاعَةُ .)) ❶

”جب تم اذان سنو تو مؤذن کی طرح کہتے جاؤ، پھر مجھ پر دُرود پڑھو۔ کیوں کہ جس نے مجھ پر ایک دفعہ دُرود پڑھا اللہ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ پھر میرے لیے مقامِ وسیلہ کا سوال کرو۔ یہ جنت کا ایک مقام ہے جو اللہ کے کسی ایک بندے کو ملے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ مَیں ہوں۔ جس نے میرے لیے مقام وسیلہ کا سوال کیا، اس کے لیے میری سفارش حلال ہو جائے گی۔“

اذان کے بعد دُرودِ ابراہیمی کو دھیمی آواز میں پڑھنے کے بعد جو وسیلہ مانگنے والی دُعا ہے، وہ یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودَانِ الَّذِي وَعَدْتَهُ .)) ❷

”اے اللہ! اس مکمل دُعا کے رب! قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو مقامِ وسیلہ عنایت فرما! جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔“

(۵) ...... ہر دُعا کرتے وقت رسول اللہ ﷺ پر دُرود پڑھنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلدُّعَاءُ مَحْجُوبٌ عَنِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصَلِّى عَلَى مُحَمَّدٍ .)) ❸

”ہر دُعا اس وقت تک رکی رہتی ہے، جب تک نبی محمد ﷺ پر دُرود نہ پڑھا جائے۔“

اور آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي

❶ صحیح مسلم: ۳/ ۵۹، کتاب الصلاة، باب: اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ اللّٰهَ لَهُ الْوَسِيلَةَ۔

❷ صحیح البخاري: ۳/ ٤١، کتاب الاذان، باب: الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ۔

❸ شعب الإیمان للبیهقي: ٤/ ٩٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّلَامَ .)) ❶

"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر پھرتے رہتے ہیں۔ وہ مجھے میری اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ پر دُرود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے خصوصاً جمعہ والے دن۔ اور یہ اللہ کے قرب کے حصول کا افضل ترین طریقہ ہے۔ دُرود کے وسیلے سے دُعا کرنا جائز ہے۔ کیوں کہ یہ بھی تو عمل صالح ہے۔ چنانچہ ہم یوں کہیں گے: اے اللہ! میرے نبی پر دُرود پڑھنے کے واسطے سے میری مصیبت دُور کر دے۔

خود ساختہ دُرود و سلام

آج ہم بہت سے دُرود سنتے ہیں جو نہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے، نہ تابعین اور نہ ہی مجتہد اماموں سے رحمہم اللہ جمیعاً۔ بلکہ یہ بعد کے مولویوں نے خود گھڑے ہیں جو بعد میں علماء اور عوام میں رواج پا گئے۔ انھوں نے ثابت شدہ دُرود چھوڑ کر انہی دُرودوں کو پڑھنا شروع کر دیا اور اپنے مشائخ کے نام سے ان کو مشہور کیا۔ اگر بغور دیکھا جائے تو ان صیغوں میں اس نبی کی مخالفت نظر آتی ہے، جن پر دُرود پڑھا جا رہا ہے۔

(۱)...... چند ایک بدعتی دُرود یہ ہیں:

((أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَاءِ هَا وَعَافِيَةِ الْأَبْدَانِ وَشِفَاءِ هَا . وَنُوْرِ الْأَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلِّمْ .))

"اے اللہ! نبی ﷺ پر دُرود ہو۔ جو دلوں کی طب اور دوا ہیں۔ بدن کی عافیت اور شفا ہیں۔ آنکھوں کا نور اور روشنی ہیں۔ آپ ﷺ کے آل پر بھی سلام ہو۔"

بلاشبہ آنکھ، بدن اور دلوں کو عافیت اور شفاء دینے والا صرف ایک اللہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ شفاء دینے کے لیے نہ اپنے لیے اختیار رکھتے ہیں نہ دوسروں کے لیے۔ دُرود کا یہ

❶ مسند أحمد: ۸/ ۲٦٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صیغہ اللہ کے اس فرمان کے بھی خلاف ہے:

﴿ قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ﴾ [یونس: ٤٩]

"اے نبی ﷺ! اعلان کردیں کہ میں اپنے لیے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں، مگر جو اللہ چاہے۔"

اور یہ دُرود اس حدیث کے بھی خلاف ہے:

((لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ ، فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ .)) ❶

"مجھے اس طرح مت بڑھانا چڑھانا، جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا کر پیش کیا۔ میں تو محض اُس کا بندہ ہوں۔ تو یوں کہو: اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔"

اطراء کا معنی ہے: حد سے تجاوز کرنا یا مدح میں مبالغہ کرنا۔

(۲) ...... میں نے ایک بہت بڑے لبنانی صوفی کی کتاب دیکھی، جس میں دُرود کا یہ صیغہ تھا:

((أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى تَجْعَلَ مِنْهُ الْأَحَدِيَّةَ وَالْقَيُّوْمِيَّةَ .))

"اے اللہ! محمد ﷺ پر دُرود بھیج، حتی احدیت اور قیومیت انھی سے بنا دے۔"

احد ہونا اور قیوم ہونا اللہ کے اوصاف ہیں جو کہ قرآن میں مذکور ہیں۔ اور اس بڈھے نے ان کو نبی کریم ﷺ میں ثابت کردیا۔

(۳) ...... میں نے ایک شامی مولوی کی صبح وشام کے اذکار والی کتاب دیکھی۔ اس میں ایک

www.KitaboSunnat.com

درود یوں تھا:

((أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ الَّذِيْ خَلَقْتَ مِنْ نُوْرِهٖ كُلَّ شَيْءٍ .))

"اے اللہ! نبی محمد ﷺ پر درود بھیج کہ جس کے نور سے آپ نے ہر چیز پیدا کی ہے۔"

❶ صحيح البخاري: ١٢ / ١٥٦، كتاب احاديث الأنبياء، باب واذكر في الكتاب مريم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر چیز میں تو آدم اور ابلیس بھی شامل ہیں۔ بندر اور خنزیر بھی شامل ہیں۔ کیا کوئی عقل مند تسلیم کرے گا کہ یہ سب نبی کریم ﷺ کے نور سے پیدا کیے گئے ہیں؟ (معاذ اللہ)

جبکہ شیطان نے اپنی اور آدم علیہ السلام کی تخلیق کی وضاحت کی اور کہا: جیسا کہ قرآن میں ہے:

﴿ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ﴾ [ص: ٧٦]

''میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے۔''

تو یہ آیت شامی شیخ کے کلام کو باطل قرار دیتی ہے۔

(۴) ......ایک اور بدعتی درود یوں بھی ہے:

((اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ فَادْرِكْنِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ.))

''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر درود و سلام ہوں، میری کوشش کم پڑ گئی ہے۔ آپ میری مدد کریں، اے اللہ کے حبیب!''

اس کا پہلا حصہ تو کسی حد تک درست ہے۔ ❶ لیکن خطرہ اور شرک تو دوسرے جملے میں ہے یہ اللہ کے اس فرمان کے خلاف ہے۔

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ [النمل: ٦٢]

''کون ہے جو مجبور کی فریاد سنتا ہے اور مصیبت دُور کرتا ہے؟ اور کون ہے جو تم لوگوں کو زمین میں ایک دوسرے کا جانشین بناتا ہے؟ کیا اب بھی یہی کہو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کوئی الٰہ ہے؟ تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

اور اس آیت کے بھی مخالف ہے، فرمایا:

﴿ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ [الانعام: ١٧]

❶ یہ جملہ بعض صحابہ سے قبر نبی ﷺ کی زیارت کے موقع پر ثابت ہے۔ زیارت کے علاوہ ثابت نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر اللہ کی طرف سے کوئی آپ کو تکلیف پہنچے تو اس کو اللہ کے سوا اور کوئی بھی رفع نہیں کرسکتا۔ اور اگر آپ کو بھلائی پہنچے تو وہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

خود رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی غم پریشانی لاحق ہو جاتی تو فرماتے:

((یَا حَيُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیثُ .)) ❶

''اے زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے واسطے سے مدد کا طلب گار ہوں۔''

تو پھر ہمارے لیے کیسے جائز ہو گیا کہ ہم نبی ﷺ سے کہیں کہ: آپ ہماری مدد کریں، ہمیں نجات دلائیں؟ اور یہ صیغہ کلام اس حدیث کے بھی خلاف ہے:

((إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ .)) ❷

''جب بھی سوال کرو اللہ سے اور جب بھی مدد مانگو تو صرف ایک اللہ سے مانگو۔''

(۵)...... فاتح کا دُرود اور اس کا صیغہ یوں لکھتے، پڑھتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ .))

''اے اللہ! اس نبی ﷺ پر دُرود ہو جو ہر بند کو کھولنے والے ہیں۔''

اس درود کا کہنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ جو یہ کلمات کہے گا اس کو چھ ہزار سے زیادہ دفعہ قرآن پڑھنے سے افضل اجر ہوگا۔ یہ شیخ احمد تیجانی، سربراہِ طریقت تیجانی سے منقول ہے۔

یہ عقیدہ رکھنا نری بیوقوفی ہے کہ کوئی عقل مند یہ کہے۔ چہ جائیکہ کوئی مسلمان کہے: یہ خود ساختہ صیغہ ایک دفعہ قرآن پڑھنے کے برابر ہے بلکہ چھ دفعہ قرآن پڑھنے سے افضل ہے۔ یہ بات کوئی مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آپ بند کھولنے والے ہیں اور وہ بھی مطلق انداز میں کہ اس کو اللہ کی مرضی سے مشروط بھی نہیں کیا گیا، تو یہ بھی غلط ہے۔ کیوں کہ آپ نے اللہ کی

---

❶ سنن الترمذي: ۱۳/ ۲۵، کتاب الدعوات، باب: یَا حَيُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیثُ۔

❷ سنن الترمذي: ۹/ ۴۳۰، کتاب صفة القیامة، باب قول النبي یا حنظلة ساعة و ساعة۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشیت کے بغیر مکہ بھی فتح نہ کیا اور آپ اپنے چچا ابو طالب کا سینہ ایمان کے لیے نہ کھول سکے بلکہ وہ شرک پر ہی مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے:

﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ﴾

[القصص: ٥٦]

''اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، بلکہ اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴾ [الفتح: ١]

''ہم نے تجھے واضح فتح عنایت کی ہے۔''

(٦) ...... کتاب ''دلائل الخیرات'' کا مؤلف ساتویں حصے میں یوں لکھتا ہے:

((أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا سَجَعَتِ الْحَمَائِمُ وَنَفَعَتِ التَّمَائِمُ .))

''اے اللہ! محمد ﷺ پر اس وقت تک دُرود ہوں جب تک قمریاں گنگناتی رہیں اور جب تک تعویذ فائدہ پہنچاتے رہیں۔''

تمیمہ اس پتھر یا دھاگے وغیرہ کو کہتے ہیں جو بچوں اور بڑوں کے جسم پر نظر بد سے بچاؤ کے لیے باندھا جاتا ہے۔ یہ نہ لٹکانے والے کو فائدہ دے سکتا ہے اور نہ اس مریض کو جسے باندھا جائے۔ بلکہ یہ مشرکین کی عادات میں سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ .)) ❶

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

مذکورہ صیغہ دُرود بھی مذکور بالا حدیث کے خلاف ہوا۔ تعویذ باندھنے، لٹکانے والا اس شرک کے کام کو اللہ کے قرب کا ذریعہ بناتا ہے۔ بس اللہ ہی عافیت اور ہدایت دے۔ اس

❶ مسند أحمد: ٣٧/ ٣٧٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب میں ایک اور صیغہ دُرود یوں ہے:

((أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لا يَبْقَى مِنَ الصَّلاةِ شَيْءٌ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتَّى لا يَبْقَى مِنَ الرَّحْمَةِ شَيْءٌ .))

"اے اللہ! اس وقت تک نبی پر درود بھیج کہ دُرود ہی ختم ہو جائے اور اس وقت تک ان پر رحم فرما کہ رحمت ہی باقی نہ رہے۔"

اس صیغہ میں دُرود اور رحمت کو بندے کے افعال کی صفت سمجھا گیا ہے، جو ختم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کا یوں ردّ کرتا ہے:

﴿ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝﴾ [الكهف : ١٠٩]

"کہہ دیں اگر سارے سمندر اللہ کے کلمات (کی تحریر) کے لیے سیاہی بن جائیں تو اللہ عزوجل کے کلمات ختم ہونے سے پہلے تمام سمندر ختم ہو جائیں گے۔ اگرچہ ہم ان جیسے اور بھی سمندر سیاہی کے لے آئیں۔"

(۷)...... بشیشی دُرود:

ابن بشیش صوفی کہتا ہے:

((أَللّٰهُمَّ انْشِلْنِيْ مِنْ أَوْحَالِ التَّوْحِيْدِ ، وَأَغْرِقْنِيْ فِيْ عَيْنِ بَحْرِ الْوَحْدَةِ ، وَزُجَّ بِيْ فِي الْأَحَدِيَّةِ حَتَّى لا أَرَى ، وَلَا أَسْمَعَ ، وَلَا أَحَسَّ إِلَّا بِهَا .))

"اے اللہ! مجھے توحید کے کیچڑ سے نکال کر وحدت کے سمندر میں غرق کر دے، مجھے احدیت میں ڈال کر اس میں خوب ملا دے، یہاں تک کہ میں نہ دیکھوں، نہ سنوں اور نہ ہی محسوس کروں مگر صرف احدیت کے ساتھ۔"

یہ ہندوؤں اور یونانی فلسفیوں کے نظریۂ وحدت الوجود کے قائل ان لوگوں کا مذہب ہے جو خالق ومخلوق کو ایک سمجھتے ہیں۔ اس مذہب میں توحید کو گندگی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ صوفی دُعا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے کہ مجھے اس توحید والی گندگی سے نکال دے اور پھر وحدت الوجود کے سمندر میں مجھے غرق کردے، تاکہ میں اپنے معبود کو ہر چیز میں دیکھ سکوں۔ استغفراللہ۔ کیا اس سے بڑا بھی کوئی خبیث نظریہ ہوگا؟

اس مذہب کے گرو نے یہ بھی کہا ہے:

وَمَا الْكَلْبُ وَالْخِنْزِيْرُ اِلَّا اِلٰهُنَا   وَمَا اللّٰهُ اِلَّا رَاهِبٌ فِيْ كَنِيْسَةٍ

''ہر کتا اور خنزیر ہمارا معبود ہے، اللہ تو گرجے میں راہب بن کر رہتا ہے۔''

عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنا کر شرک کیا اور ان ظالموں نے ساری مخلوق کو اللہ کا شریک بنا دیا۔ اللہ ان کے شرک سے اعلیٰ وارفع ہے۔

(۸) ...... اے مسلمان بھائی ان بدعتی دُرودوں سے بچو۔ ❶ یہ تو تمھیں شرک میں ملوث کردیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دُرود پر قائم ہوجاؤ، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہی نجات ہے۔ آپ کی مخالفت سے عمل مردود ہوجاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .)) ❷

''جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ ردّ کردیا گیا۔''

---

❶ ہمارے یہاں خودساختہ دُرودوں کی کمی نہیں۔ کہیں دُرود ماہی ہے اور کہیں درود تاج۔ ایک جگہ میں نے اسٹیکر پڑھا کہ جس نے یہ دُرود پڑھا اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوجائیں گے!! ایک دُرود میڈ اِن فیصل آباد ہے جس کو ہر جمعہ کے دن بعد از نماز جمعہ لوگ اکٹھے ہوکر اسپیکر میں پڑھتے ہیں۔ مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام۔ شمع بزم رحمت پہ لاکھوں سلام۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بڑھا کر اللہ کے ساتھ ملائی جاتی ہے۔ اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھا دی جاتی ہے۔ اس طرح کے سب دُرود من گھڑت ہیں اور ان کے فضائل بھی خودساختہ ہوتے ہیں۔ جاہل ملاؤں کی طرف سے اللہ کے دین میں اضافہ کیا گیا ہے۔ (مترجم)

❷ صحیح مسلم: ۱۱/ ۱۰۴، کتاب الاقضیة، باب نَقْضِ الاَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹)......ناری دُرود:

یہ دُرود ناری بھی جاہل لوگوں میں بہت مشہور ہے کہ جس نے اس کو ۴۴۴۴ دفعہ پڑھا اور اس کی نیت مصیبت رفع کرنا یا حاجت پوری کرنا ہو تو اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ یہ دُرود بغیر دلیل کے اور باطل ہے۔ اس کے صیغے میں بھی شرک ہے۔ صوفی یہ دُرود یوں پڑھتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِيْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ، وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ، وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ، وَحُسْنَ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ .))

"اے اللہ! مکمل صلاۃ اور سلام ہو ہمارے سیّد محمد (ﷺ) پر کہ جن کے ذریعے مصیبتوں کی گرہیں کھولی جاتی اور تکلیفیں دُور کی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ کے ذریعے حاجتیں پوری کی جاتی اور پسند کی چیزیں حاصل کی جاتی ہیں۔ نتائج اچھے کیے جاتے ہیں اور بادلوں کی بارش طلب کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ کے چہرہ کریمہ کے واسطے سے۔ آپ ﷺ کی آل اور صحابہ پر بھی اتنا دُرود ہو جتنا عدد آپ کو معلوم ہے۔"

یہاں قابل غور باتیں یہ ہیں کہ:

(۱) ...... وہ عقیدہ توحید جس کی طرف اسلام نے دعوت دی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا وہ ہر مسلمان پر لازم کرتا ہے: وہ یہ نظریہ اپنائے کہ عقدے صرف اللہ ہی کھولتا ہے۔ وہی مصیبتیں رفع کرتا اور حاجات پوری کرتا ہے۔ انسان کو منہ مانگی مراد دیتا ہے اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر اللہ کو پکارے۔ غم دُور کرنے کے لیے یا شفایابی کے لیے، خواہ وہ شخصیت اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ یا اس کا مقرب رسول ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ کا قرآن غیر اللہ کو پکارنے کی نفی کرتا ہے چاہے وہ ولی ہوں یا رسول۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا فرمان ہے:

﴿ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ○ ﴾ [الإسراء: ٥٦-٥٧]

''ان سے کہہ دیں کہ جن کو تم اللہ کے مقابلے میں بڑا کچھ سمجھتے ہو ان کو پکارو تو وہ تمہاری تکلیف رفع کرنے کے مالک نہیں اور نہ تبدیل کرنے پر قادر ہیں۔ یہ تو وہ ہیں جو اللہ کو پکارتے اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں زیادہ قریب کون ہے۔ اور وہ اللہ کی رحمت کے اُمیدوار اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور تیرے رب کا عذاب بڑی ہی ڈرائی گئی چیز ہے۔''

مفسرین کا کہنا ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے نازل ہوئی جو عیسیٰ علیہ السلام یا فرشتوں کو پکارتے تھے یا نیک جنوں کو پکارتے تھے۔ (ابن کثیر)

(۲) ..... خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے خوش ہوں گے، اگر ان کے بارے یہ کہا جائے کہ آپ عقدے کھولتے اور مصیبتیں رفع کرتے ہیں؟ جبکہ قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

﴿ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ ﴾ [الاعراف: ۱۸۸]

''ان سے کہو کہ میں اللہ کی مشیت کے علاوہ اپنے نفس کے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں ہوں۔ اور اگر میں علم غیب جانتا ہوتا تو ساری خیر اکٹھی کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ آتی۔ میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں، مومنوں کی قوم کو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہتا ہے، جو اللہ نے چاہا اور آپ نے چاہا۔
آپ نے جواب دیا:

((أَجَعَلْتَنِي لِلّٰهِ نِدًّا؟ بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ .)) ❶

''ارے تو نے مجھے ربّ کا ہمسر بنا دیا؟ یوں کہو: جو صرف اللہ نے چاہا۔''

" نِدًّا " ہمسر اور شریک کو کہتے ہیں۔

(۳) ......اس مذکورہ صیغے بِہٖ کی جگہ بِھَا پڑھ لیا جائے اور عدد والی بات بھی ختم کر دی جائے تو یہ صیغہ درست ہو جاتا ہے۔

تب یہ صیغہ یوں ہوگا:

((أَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلَى مُحَمَّدِ الَّتِي تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ ......))

''تب معنی یوں ہوگا: اس دُرود کی برکت سے عقدے کھولے جاتے ہیں۔ اس لیے کہ دُرود عبادت ہے، جس کے واسطے سے تکالیف اور غم دُور کیے جاتے ہیں۔''

لیکن ہمیں ان تکلفات کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ہم کیوں یہ خود ساختہ صیغہ پڑھتے پھریں اور معصوم نبی معظم ﷺ کے کلمات کو چھوڑ دیں؟

قرآن زندوں کے لیے نہ کہ مردوں کے لیے

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝﴾ [ص: ۲۹]

''یہ کتاب ہم نے تیری طرف نازل فرمائی ہے، یہ مبارک ہے تاکہ وہ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔''

❶ أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة: ۹۸۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآنِ حکیم کے اوامر و نواہی پر عمل کرنے میں ایک دوسرے سے مسابقت کی اور وہ دنیا و آخرت میں خوش بخت بن گئے۔ جب مسلمانوں نے قرآن کی تعلیمات کو چھوڑا اور اس کو قبروں پر پڑھنا شروع کر دیا اور سوگ کے دنوں کے لیے رکھ لیا، تو ان کو ذلت نے آلیا۔ وہ تار تار ہو گئے اور ان پر اللہ کا یہ فرمان صادق آنے لگا:

﴿ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۝﴾

[الفرقان : ۳۰]

''اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے کہ اے میرے رب! میری اس قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن زندوں کے لیے نازل کیا ہے کہ وہ زندگی بھر اس پر عمل کریں۔ قرآن مردوں کے لیے نہیں ہے۔ ان کے اعمال تو منقطع ہو گئے۔ وہ تو اس کو پڑھ کر عمل نہیں کر سکتے۔ اس کی قراءت کا ثواب ان کو نہیں جاتا، البتہ بیٹے پڑھیں تو جاتا ہے، کیوں کہ وہ والد کی محنت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ .)) [1]

''جب انسان وفات پا جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے تین کے۔ صدقہ جاریہ، یا ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جاتا رہے، یا نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرے۔''

اور اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى ۝﴾ [النجم : ۳۹]

''اور انسان کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے خود محنت کی۔''

یہاں حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

[1] صحیح مسلم : ۱۱ / ۶۷، کتاب الوصیة، باب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جیسے انسان پر کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں ڈالا جا سکتا، اسی طرح یہ بھی دوسروں کا اجر حاصل نہیں کر سکتا۔''

اسی آیت سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا ہے کہ قرآن کریم کی قراءت کا ثواب مردوں کو بخشا جائے تو ان کو نہیں ملتا۔ کیوں کہ یہ نہ تو اس میت کا عمل ہے اور نہ اس کی محنت کا اس میں داخل ہے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اس کی طرف نہیں بلایا اور نہ اس کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔ اور نہ کسی واضح دلیل یا اشارے میں بھی اس کی ہدایت فرمائی اور نہ ہی یہ کسی صحابی سے ثابت ہے۔ اگر یہ کارِ خیر ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم پر سبقت لے جا چکے ہوتے۔ عبادات تو صرف دلائل سے ثابت ہوتی ہیں۔ قیاس آرائیوں سے عبادات میں تصرفات نہیں کیے جاتے۔ دعا اور صدقہ کے میت کو پہنچنے کی دلیل بھی موجود ہے اور اس پر اجماع بھی ہے۔

(۱) ...... مردوں پر قرآن پڑھنے کا اتنا رواج ہو گیا ہے کہ اب تو قرآن میت کی علامت بن گیا ہے۔ (ہمارے علاقے ملک شام میں) مسلسل قرآن کو جب ریڈیو پر نشر کیا جائے تو سمجھو کہ کوئی حکمران مر گیا ہے۔ اور اگر قرآن کی آوازیں کسی گھر سے نکلیں تو سمجھو کہ ان کے یہاں صف ماتم بچھی ہوگی۔ ایک مریض پر کسی نے قرآن پڑھ دیا تو اس کی ماں چلانے لگی: بھائی میرا بیٹا ابھی مرا نہیں ہے کہ اس پر ابھی سے قرآن پڑھا جائے۔

ایک عورت نے ریڈیو پر سورۂ فاتحہ سنی تو کہتی ہے: میں اس سورت کو ناپسند کرتی ہوں کیونکہ یہ میرے بھائی کی وفات پر پڑھی گئی تھی۔ اب یہ میرا زخم تازہ کر دیتی ہے۔ (کیوں کہ انسان موت اور اس کے متعلقات کو ناپسند کرتا ہے۔)

(۲) ...... وہ میت جس نے زندگی میں نماز نہیں پڑھی اب اس کو بعد میں پڑھا جانے والا قرآن کیا فائدہ دے گا؟ جو کہ اس میت کو ہلاکت کی بشارت دے رہا ہے:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ○ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ○ ﴾

[الماعون: ٤۔٥]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو نماز میں سستی کرتے ہیں، (اور یہ اس وقت ہے جب اس نے نماز تو پڑھی مگر لیٹ کر کے۔)''

(۳) ...... رہی وہ حدیث کہ اپنے مرنے والوں پر یٰسین کی تلاوت کرو۔ ((اقـرأوا علـى مـوتـاكـم یٰسين .)) تو یہ حدیث بقول ابن قطان رحمۃ اللہ علیہ موقوف بھی ہے، اس میں ایک راوی مجہول بھی ہے اور یہ مضطرب بھی ہے۔ دارِ قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث مضطرب ہے۔ اس کا متن بھی مجہول ہے اور یہ صحیح نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ثابت نہیں کہ انھوں نے یہ سورت میت پر پڑھی ہو یا فاتحہ پڑھی ہو یا کوئی اور سورت۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سے فرماتے تھے، جب کسی کو دفن کر لیتے:

((اِسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الآنَ يُسْأَلُ .)) ❶

''اپنے بھائی کے لیے اللہ سے استغفار کرو اور اللہ سے اس کے لیے ثابت قدمی کی دُعا کرو، کیوں کہ اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔''

(۴) ...... ایک مقرر کو میں نے سنا، کہتا ہے: مسلمان تیری بربادی ہو، ساری زندگی قرآن کو تو نے چھوڑے رکھا اور اس پر عمل نہ کیا۔ جب موت قریب ہوئی تو لوگوں نے تجھ پر سورۃ یٰسین پڑھی تاکہ تیری آسانی سے جان نکل جائے۔ تو کیا قرآن اس لیے تھا کہ تو زندہ ہو یا اس لیے آیا تھا کہ تو مر جائے؟

(۵) ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ نہیں سکھایا کہ قبرستان میں جاتے وقت فاتحہ پڑھو، بلکہ ان کو یہ تعلیم دی کہ ایسے موقع پر یوں کہو:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَلَاحِقُونَ ، أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ .)) ❷

❶ سنن أبي داؤد: ۹/ ٤٤١، كتاب الجنائز، باب: الاستغفار عند القبر للميت في وقت الانصراف، حديث: ۳۲۲۱.

❷ صحيح مسلم: ٦/ ٢١٨، كتاب الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے مسلمان اور مومن گھروں والو! تم پر سلامتی ہو! اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، میں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔"

تو یہ حدیث سکھاتی ہے کہ ہم میت کے لیے دُعا کریں نہ کہ ان سے دُعا مانگیں اور مدد طلب کریں۔

(٦) ......قرآن اس لیے آیا کہ اس کو ایسے شخص پر پڑھا جائے جو عمل کرسکتا ہو، زندوں میں سے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝﴾ [يس : ٧٠]

"تا کہ وہ زندوں کو ڈرائے اور کافروں پر قول صادق آ جائے۔"

مردے اس کو نہیں سن سکتے نہ عمل کر سکتے ہیں۔

اے اللہ! ہمیں رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر قرآن پر عمل کی توفیق دے۔ آمین!

ممنوعہ قیام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَمْثُلَ لَهُ عِبَادُ اللّٰهِ قِيَاماً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .)) ❶

"جو شخص یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنا لے۔"

اور انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ .)) ❷

❶ مسند أحمد: ٤ / ٩١.

❷ سنن الترمذي: ١٠ / ٣٣٣، كتاب الأدب، باب مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''صحابہ کرام کو آپ ﷺ سے محبوب کوئی نہیں تھا پھر بھی جب وہ آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے۔ کیوں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے اس کے مکروہ ہونے کو جانتے تھے۔''

(۱) ...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو مسلمان اس بات کو پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں وہ اپنے آپ کو جہنم پر پیش کرتا ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ سے شدید محبت کے باوجود جب آپ کو داخل ہوتے ہوئے دیکھتے تو اس قیام کے مکروہ ہونے کی وجہ سے بالکل کھڑے نہ ہوتے تھے۔

(۲) ...... لوگوں کی عادت ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، خصوصاً جب استاذ کلاس میں آئے تو سب کھڑے ہو جاتے ہیں، (بلکہ حکم ملتا ہے "Class Stand Up" اور پھر جو کھڑا نہ ہو اس کو استاذ کے عدم احترام بلکہ گستاخی کی وجہ سے ملامت کی جاتی ہے۔ طلبہ کے ملامت کرنے پر اور طلبہ کے کھڑے ہونے پر استاذ صاحب کا خاموش رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس پر راضی ہے، جس پر وہ شیخ یا استاذ اپنے آپ کو جہنم پر پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر وہ اس کو ناپسند کرتے ہوتے تو طلبہ کو منع کرتے اور طلبہ بھی استاذ کے کہنے پر رُک جاتے اور وہ استاذ ان کو اس قیام سے منع کرنے والی حدیث کی شرح کر کے سمجھاتے تو ان سب کے لیے بہتر ہوتا۔ ❶

استاذ یا عالم کے لیے مسلسل کھڑا ہونے سے اُن کے دل میں قیام کی محبت شروع ہو جاتی ہے۔ پھر اگر کوئی نہ کھڑا ہو تو وہ ناک چڑھاتا ہے۔ یوں یہ کھڑے ہونے والے شیطان کے معاون بن جاتے ہیں اور لوگوں میں قیام کی محبت پیدا کر دیتے ہیں۔

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: www.KitaboSunnat.com

((لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ .)) ❷

---

❶ فوجی سلامی اور گارڈ آف آنر کے وقت بھی اسی طرح کھڑے ہوتے ہیں جو کہ ممنوعہ شکل ہے۔

❷ صحيح البخاري: ۲۲ / ۲۹۶، كتاب الحدود، باب مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔''

(۳) ...... کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو اس کے علم کی وجہ سے کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم ان سے کہتے ہیں: کیا تم نبی کریم ﷺ کے علم اور صحابہ کے ادب میں شک کرتے ہو؟ پھر بھی وہ آپ ﷺ کے لیے کھڑے نہ ہوتے تھے۔ اسلام میں کھڑا ہونا احترام نہیں، بلکہ بات ماننا اور فرمانبرداری کرنا احترام سمجھا گیا ہے۔ سلام کہنا مصافحہ کرنا، احترام ہے۔

شوقی شاعر کا کلام بالکل فضول ہے۔ وہ کہتا ہے:

قُمْ لِلْمُعَلِّمِ وَفِّهِ التَّبْجِيْلَا كَادَ الْمُعَلِّمُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلَا

''معلم کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور اس کا پورا احترام کرو۔ قریب ہے کہ معلم، رسول ہو جائے۔''

یہ شعر نبی کریم ﷺ کے مخالف ہے، جنھوں نے قیام کو ناپسند فرمایا اور جو اس کو پسند کرے وہ جہنم کو اپنے لیے واجب کرتا ہے۔ (اس لیے کہ اس میں نبی مکرم ﷺ کی بالصراحت گستاخی ہے۔)

(۴) ...... کتنی بار دیکھا گیا ہے کہ ہم مجلس میں ہوتے ہیں اور کوئی سیٹھ آ جاتا ہے تو سب اس کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی فقیر آ جائے تو کوئی کھڑا نہیں ہوتا۔ اس کے دل میں اس غنی اور حاضرین کے بارے میں کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یوں مسلمانوں کے دل میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا ہوتی ہے، جس سے اسلام نے منع فرمایا ہے۔ اس کا ایک سبب یہ کھڑا ہونا بھی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ غریب اس مالدار سے اللہ کے نزدیک زیادہ افضل ہو۔ کیوں کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ط ﴾ [الحجرات: ۱۳]

''بے شک تم میں سے اللہ کے یہاں زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔''

(۵) ...... کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر ہم نہ کھڑے ہوں تو آنے والا ناراض ہوگا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ہم اس کو باور کروائیں: اس کی محبت ہمارے دلوں میں ہے۔ ہم نبی کریم ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بات مانتے ہیں اور آپ ﷺ نے اس قیام کو ناپسند فرمایا ہے۔ ہم ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات مانتے ہیں جو آپ ﷺ کے لیے کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔ اور ہم بھی ناپسند کرتے ہیں کہ آنے والا جہنم میں جائے۔

(۶) ...... آپ نے کچھ مشائخ سے سنا ہوگا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاعر رسول اللہ ﷺ نے کہا ہے: ((قِيَامُ الْعَزِيزِ عَلَيَّ فَرْضٌ .)) ...... ''کہ عزیز کے لیے کھڑا ہونا مجھ پر فرض ہے۔'' تو یہ بات درست نہیں۔ یہ بات سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

ابن بطہ حنبلی کے شاگرد نے کیا خوب کہا ہے:

إِذَا صَحَّتِ الضَّمَائِرُ مِنَّا ... اِكْتَفَيْنَا أَنْ نَتْعَبَ الْأَجْسَامَا

لَا تُكَلِّفْ أَخَاكَ أَنْ يَتَلَقَّا ... كَ بِمَا يَسْتَحِلُّ فِيكَ الْحَرَامَا

كُلُّنَا وَاثِقٌ بِوُدِّ مُصَافِيهِ ... فَفِيمَ انْزِعَاجُنَا وَعَلَامَ؟

''جب ہمارے دل ٹھیک ہیں تو یہ کافی ہے کہ ہم اپنے جسم تھکائیں۔ اپنے بھائی کو اس بات کا مکلّف نہ کر کہ وہ تمھیں ایسی چیز کے ساتھ ملے کہ تیرے بارے حرام کو حلال کرے۔ ہم سب کو اس کی صاف محبت کا یقین ہے پھر ہم اس پر ناراض کیوں ہوں؟''

مطلوبہ اور جائز قیام

صحیح احادیث سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے یہ بھی ثابت ہے کہ آنے والے کے لیے کھڑا ہونا جائز ہے۔ آیئے ذرا ان احادیث و آثار کو سمجھیں۔

۱۔ ((كَانَ يَقُومُ إِلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، وَتَقُومُ إِلَيْهِ إِذَا دَخَلَ إِلَيْهَا .))

''کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ کے لیے کھڑے ہو جاتے، جب وہ آتیں، اور وہ بھی کھڑی ہو جاتیں جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آ داخل ہوتے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہ قیام جائز بھی ہے اور مطلوب بھی۔ کیوں کہ یہ مہمان کی عزت کا حصہ ہے۔ اس کی ملاقات اور عزت کے لیے کھڑا ہونا۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ .)) ❶

"جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کو چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے اور یہ قیام صرف میزبان کی طرف سے ہوگا۔"

(۲) ......رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ .)) ❷

"اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔"

اور ایک روایت میں ہے کہ ((فَأَنْزِلُوهُ)) ان کو سواری سے اُتارو۔

اس حدیث کے ذکر کا سبب یہ ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یہودیوں کے فیصلے کے لیے بلایا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب وہاں پہنچے تو آپ نے انصار سے کہا: "اپنے سردار کی طرف اُٹھو اور ان کو سواری سے اُتارو۔"

تو اس قیام کا مقصد انصار کے سردار سعد کو سہارا دینا تھا اور وہ گدھے پر سوار تھے۔ زخمی تھے کہ کہیں گر نہ جائیں۔ خود رسول اللہ ﷺ اور باقی لوگ آپ کے ساتھ نہیں اُٹھے تھے۔

(۳) ......یہ بھی حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھاگتے ہوئے آگے بڑھے تاکہ ان کو ان کی توبہ کی قبولیت پر مبارک باد کہہ سکیں۔ کیوں کہ وہ جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے۔ تو یہ مقام جائز ہے تاکہ غمگین آدمی کو خوشخبری دی جائے اور اللہ کی طرف سے توبہ کی بشارت سنائی جائے۔

(۴) ......سفر سے آنے والے کے ساتھ معانقہ کرنے کے لیے اُٹھنا۔

نوٹ ......جواز والی احادیث میں قیام کے ساتھ إلـى کا لفظ ہے جیسے کہ: ((إِلـى

---

❶ صحيح البخاري: ۲۰ / ۱۳۳، كتاب الادب، باب مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ.

❷ صحيح البخاري: ۲۱ / ۷، كتاب الاستيذان، باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَيِّدِكُمْ ، إِلَىٰ طَلْحَةَ ، إِلَىٰ فَاطِمَةَ .)) جب کہ منع والی احادیث میں قیام "له" کا لفظ ہے۔ ان میں بہت فرق ہے "إليه" کا معنی جلدی جاؤ اس کا تعاون کرو، یا اس کا اکرام کرو، جب کہ قام له کا معنی اپنی جگہ پر تعظیم کے لیے کھڑا ہونا ہے۔

ضعیف اور موضوع احادیث

رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب احادیث کے کئی درجات ہیں۔ کئی ضعیف، موضوع اور کئی صحیح اور حسن درجے کی ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کے مقدمے میں ضعیف روایات سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

"ایک باب ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرنا منع ہے۔" اور پھر اس پر دلیل ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .)) ❶

"کسی شخص کے جھوٹے ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کردے۔"

امام نووی نے شرح مسلم شریف میں لکھا ہے: "باب ہے کہ ضعیف راویوں سے روایت کرنا منع ہے۔" پھر اس کی دلیل کے لیے حدیث ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ .)) ❷

"آخری زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جو تمھیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو نہ تم نے نہ تمہارے آباء نے سنی ہوں گی۔ ان سے بچ کر رہنا۔"

اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں لکھا ہے:

---

❶ صحیح مسلم: ۱/ ۱۲، ذکرہ فی مقدمة صحیحة، باب: النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۱۲، ذکرہ فی مقدمة صحیحة، باب: النَّهْيِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَالِاحْتِيَاطِ فِي تَحَمُّلِهَا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ فصل ہے اس بیان میں کہ جس نے کوئی چیز نبی مصطفی ﷺ کی طرف منسوب کی اور وہ اس کی صحت کا علم نہیں رکھتا تو اس کے لیے جہنم واجب ہے۔"

پھر اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .)) ❶

"جس نے میری نسبت کوئی بات کی جو میں نے نہیں کی تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے موضوع احادیث سے ڈرایا اور فرمایا:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .)) ❷

"جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔"

نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج کئی مشائخ حضرات اپنے مذہب کی تائید کے لیے ایسی ہی روایتیں بیان کرتے پھرتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے:

((اِخْتِلَافُ أُمَّتِيْ رَحْمَةٌ .))

"کہ میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے۔"

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث ہے ہی نہیں بلکہ باطل اور جھوٹ ہے۔ کیونکہ اگر اختلاف رحمت ہے تو پھر اتفاق، اللہ کی ناراضگی متصور ہوگی۔ اور یہ بات کوئی مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ من گھڑت روایات میں سے ایک یہ بھی ہے:

((تَعَلَّمُوْا السِّحْرَ وَلَا تَعْمَلُوْا بِهِ .))

"جادو سیکھ لو، اس پر عمل نہ کرو۔"

اور یہ بھی کہ:

---

❶ مسند أحمد: ١/ ٤٨٤۔ حسنٌ.

❷ صحيح مسلم: ١/ ٥، ذكره في مقدمة صحيحة، باب: في التَّحْذِيرِ مِنَ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر کوئی پتھر میں نفع کا عقیدہ رکھتا ہو تو وہ پتھر بھی اس کو فائدہ دے گا۔''

اور بھی بے شمار موضوع احادیث ہیں۔ایک اور بڑی مشہور حدیث ہے:

((جَنِّبُوْا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ ، وَمَجَانِيْنَكُمْ .))

''بچوں اور پاگلوں کو اپنی مسجدوں سے دُور رکھو۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔اور حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ صحیح نہیں ہے۔اور عبدالحق نے کہا کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔

اس کے برعکس صحیح حدیث میں ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلِّمُوْا أَوْلَادَكُمُ الصَّلَاةَ إِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .)) [1]

''اپنے بچوں کو نماز سکھاؤ سات سال کی عمر میں اور نہ پڑھنے پر دس سال کی عمر میں ان کی پٹائی کرو۔''

اور یہ تعلیم مسجد میں ہوگی، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منبر پر چڑھ کر نماز سکھائی اور مسجد نبوی میں بچے بھی آیا کرتے تھے، حتی کہ چھوٹے بچے بھی آتے تھے۔

(۱) ...... کسی حدیث کا حوالہ کہ ترمذی نے بیان کیا کافی نہیں۔ کیونکہ ان کتب میں تو ضعیف روایات بھی ہیں۔ بلکہ اس حدیث کا درجہ حسن، صحیح، ضعیف بیان کرنا لازم ہے۔

البتہ یہ کہہ دینا کہ اس کو بخاری یا مسلم نے بیان کیا کافی ہے۔ کیونکہ ان کی تمام احادیث صحیح ہیں۔اس پر اُمت کا اتفاق ہے۔

(۲) ......ضعیف حدیث کی سند یا متن میں کسی کمزوری کی وجہ سے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ثابت نہیں ہوتی۔ ہم جب بازار میں جاتے ہیں۔ اگر وہاں اچھا گوشت اور کمزور جانور کا گوشت بک رہا ہو تو ہم اچھا لیتے ہیں، کمزور گوشت چھوڑ دیتے ہیں۔ اسلام نے ہمیں قربانی کے لیے بھی موٹا جانور لینے کا حکم دیا اور ضعیف و ناتواں ترک

[1] صحیح و ضعیف الجامع الصغیر، ج: ۱۶، ص: ۱۲۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو اسلام میں ضعیف روایت لینا کیسے جائز ہوگا؟ خصوصاً صحیح حدیث کو چھوڑ کر؟

علماء حدیث نے واضح طور پر لکھا ہے کہ ضعیف روایت پر ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' کہنا جائز نہیں، کیوں کہ یہ صحیح کے لیے ہے۔ بلکہ مجہول صیغہ بولا جائے کہ ''روایت کیا گیا ہے'' تاکہ دونوں میں فرق ہو۔

(۳)...... بعض متاخرین علماء نے ضعیف احادیث کو قبول کرنے کو جائز کہا ہے اور اس کے لیے یہ شرطیں عائد کی ہیں:

۱:...... وہ حدیث فضائل اعمال سے متعلق ہو۔

۲:...... ان کی اصل (جس کام کی فضیلت بیان کر رہا ہے) صحیح حدیث سے ثابت ہو۔

۳:...... اس حدیث کی کمزوری زیادہ نہ ہو۔

۴:...... اس پر عمل کرتے وقت اس کو صحیح نہ سمجھے۔

اور آج لوگ تھوڑے ہی لوگ ہیں جو ان شرائط کا پاس کرتے ہیں۔

من گھڑت احادیث کے نمونے:

۱:...... اللہ نے اپنے نور سے ایک مٹھی لی اور اس کو کہا: محمد بن جا۔ (موضوع)

۲:...... اے جابر! اللہ نے سب سے پہلے تیرے نبی کا نور پیدا کیا تھا۔ (موضوع)

۳:...... میری جاہ وحشمت کے واسطے سے مانگو۔ (بے بنیاد ہے)

۴:...... جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے بے وفائی کی۔ (حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔)

۵:...... مسجد میں باتیں کرنا نیکیوں کو یوں کھالیتا ہے جیسے لکڑیوں کو آگ۔ (حافظ العراقی نے کہا ہے کہ یہ بے بنیاد ہے۔)

۶:...... اللہ کا میرے حال کو جاننا میرے دعا کرنے سے کفایت کر جاتا ہے۔ (امام ابن تیمیہ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷:...... وطن کی محبت ایمان کا جزو ہے۔ (بقولِ اصفہانی یہ موضوع ہے۔)

۸:...... بڈھوں کے دین پر رہو۔ (موضوع)

۹:...... جس نے اپنے نفس کو جانا اس نے ربّ کو پہچانا۔ (بے بنیاد)

۱۰:...... میں مخفی خزانہ تھا۔ (بے بنیاد)

۱۱:...... جب آدم علیہ السلام سے غلطی ہوگئی تو کہنے لگے: اے اللہ! میں تجھ سے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے معاف کردے۔ (موضوع)

۱۲:...... ساری دنیا مردہ ہے، سوائے عالموں کے۔ اور سارے علماء ہلاکت میں ہیں سوائے عاملین کے۔ اور سارے عاملین غرق ہوگئے سوائے مخلصین کے اور مخلص لوگ بھی بہت خطرناک مقام پر ہیں۔ (موضوع)

۱۳:...... اللہ کہتا ہے: نہ میرے لیے زمین نہ آسمان کافی ہوا، میں سمایا تو مؤمن کے دل میں۔ (بے بنیاد ہے)

قبروں کی زیارت کیسے کی جائے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ .)) ❶

"میں تمھیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا، اب تم زیارت کرو، ان کی زیارت تمھیں خیر کی نصیحت کرے گی۔"

(ا) ......مردوں کو سلام کہنا اور ان کے لیے دُعا کرنا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دُعا پڑھنے کی تعلیم دی ہے:

((أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ .)) ❷

❶ مسند أحمد: ۳/ ۲۵۰۔ ❷ حوالہ پیچھے گزر چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے آخرت کے گھروں والو! تم میں سے، مسلمانوں، مومنوں پر سلامتی ہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ میں تمہارے لیے اور اپنے لیے اللہ سے عذاب سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔"

(۲) ......قبر پر نہ بیٹھے اور اس کو روند کر نہ جائے۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا .)) ❶

"نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو اور نہ ان پر بیٹھا کرو۔"

(۳) ......قبر کے گرد نیکی کی نیت سے طواف کرنا۔ (یکسر حرام ہے۔ یہ صرف بیت اللہ الحرام کا حق ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:)

﴿ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝﴾ [الحج : ۲۹]

"ان کو بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے۔"

(۴) ......قبروں پر قرآن نہیں پڑھنا چاہیے۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ .)) ❷

"اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، کیوں کہ شیطان اس گھر سے بدکتا ہے جہاں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی جاتی ہو۔"

تو اس میں اشارہ ہے کہ قبریں قرآن پڑھنے کی جگہ نہیں ہیں۔ اس کے برعکس گھر ہیں۔ اور قبور پر قرآن پڑھنے کی حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔

(۵) ......نبی ہو کہ ولی فوت ہونے کے بعد اس سے مدد طلب کرنا شرک اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ

❶ صحيح مسلم: ٦/ ٢٠٩، كتاب الجنائز، باب: النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ۔

❷ صحيح مسلم: ٥/ ١٧٣، كتاب صلاة المسافرين، باب: اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ وَجَوَازِهَا فِي الْمَسْجِدِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ ۝﴾ [یونس: ۱۰۶]

''اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکارو جو تجھے نفع ونقصان بھی نہیں دے سکتا، اگر تم نے ایسا کیا تو پھر ظالمین یعنی مشرکوں میں سے ہو جائے گا۔''

(۶) ...... قبروں پر گلدستے نہ رکھنا۔ کیونکہ یہ عیسائیوں کی مشابہت ہے اور اس میں مال کا ضیاع بھی ہے اگر یہی مال میت کی طرف سے فقراء میں بانٹ دیا جاتا تو میت اور فقیر دونوں کا فائدہ ہو جاتا۔

(۷) ...... قبر پر پتھر کا فرش اور اونچے پتھر لگانا حرام ہے۔ اسی طرح قبر پر رنگ اور کتابت کروانا بھی حرام ہے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے:

((نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُّبْنَى عَلَيْهِ .)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ: (۱) قبر کو پختہ، پکا بنایا جائے، (۲) یہ کہ اس پر بیٹھا جائے اور (۳) یہ کہ اس پر عمارت (گنبد وغیرہ) کھڑی کی جائے۔''

اور آپ ﷺ نے یوں بھی فرمایا ہے:

((نَهَى أَنْ يَّكْتُبَ عَلَى الْقَبْرِ شَيْءٌ .)) ❷

''آپ ﷺ نے قبر پر کچھ لکھنے سے منع کیا۔''

قبر پر کوئی پتھر اس لیے رکھنا کہ معلوم ہو: یہ فلاں کی قبر ہے، مستحب ہے۔ نبی ﷺ کی سنت یہی ہے۔ آپ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر پتھر رکھا اور فرمایا:

((أَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي .)) ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، حدیث: ۲۲٤٥.

❷ سنن الترمذي: ٤/ ۳۰۷، کتاب الجنائز، باب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِيصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا.

❸ سنن أبي داؤد: ۹/ ٤۱۷۔ کتاب الجنائز، باب: فِي جَمْعِ الْمَوْتَى فِي قَبْرٍ وَالْقَبْرُ يُعَلَّمُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس پتھر کے ساتھ میں نے اپنے بھائی پر یہ نشانی رکھی ہے تاکہ جو بھی میرا رشتہ دار فوت ہو، اس کو ان کے پاس دفن کروں۔''

اندھی تقلید:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴾ [المائدة: ١٠٤]

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی نازل شدہ کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباؤ و اجداد کو پایا۔ اگرچہ ان کے آباء کچھ نہ جانتے ہوں اور نہ ہدایت پاتے ہوں؟''

(۱) ...... اللہ تعالیٰ مشرکوں کی حالت بیان کرتا ہے کہ جب ان کو کہا جاتا ہے: قرآن، توحید اور صرف اللہ کو پکارنے کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو بڑوں کا عقیدہ ہی کافی ہے۔ قرآن نے ان پر رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ: تمہارے آباؤ و اجداد جاہل تھے اور حق کے راستے کی ہدایت ان کے پاس نہ تھی۔

(۲) ...... بہت سارے مسلمان بھی اس اندھی تقلید میں پھنس چکے ہیں۔ میں نے ایک خطیب کو درس دیتے ہوئے سنا، کہتا ہے: ''کیا تمہارے آباء کو علم تھا کہ اللہ کا ہاتھ ہے؟'' لو یہ اللہ کے ہاتھ کے انکار کی دلیل آباء سے دے رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی تخلیق کی بات بتاتے ہوئے اپنے ہاتھ کی تصدیق فرمائی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ﴾ [صٓ: ٧٥]

''اے ابلیس! اس (آدم) کو سجدہ کرنے میں کیا رکاوٹ بنی کہ جس کو میں نے اپنے دو ہاتھوں سے بنایا۔''

اور مخلوقات کا ہاتھ اس کے مشابہ نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴾ [الشوریٰ: ۱۱]

''اس جیسا کوئی بھی نہیں اور وہ خوب سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔''

(۳) ...... تقلید کی ایک اور نقصان دہ شکل یہ بھی ہے کہ پردگی، نافرمانی اور تنگ لباس میں کافروں کی تقلید کرنا۔ کاش ہم نے نفع بخش ایجادات جیسے کہ جہاز سازی وغیرہ میں کافروں کی تقلید کی ہوتی۔

(۴) ...... بہت سے لوگوں کو آپ کہیں گے: اللہ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو وہ کہے گا: میرے پیر و مرشد نے فرمایا۔ کیا انھوں نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﴾

[الحجرات: ۱]

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو، یعنی کسی کا قول اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے مقدم نہ کرو۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أُرَاهُمْ سَيَهْلِكُونَ، أَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَيَقُولُونَ: قَالَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ.)) ❶

''میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ ابھی ہلاک ہو جائیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کا فرمان یہ ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر کا فرمان یہ ہے۔''

اپنے مشائخ کی بات کو حجت بنانے والوں پر ردّ کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے:

أَقُولُ قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ رَسُولُهُ
فَتُجِيبُ: شَيْخِي إِنَّهُ قَدْ قَالَ

''میں کہتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول نے کہا اور تو جواب دیتا ہے کہ میرے شیخ نے یوں کہا ہے؟''

---

❶ مسند أحمد: ۱/ ۲۰۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق کو ردّ نہ کرو!

اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے اور ان کو اللہ کی عبادت اور اس کی توحید کی دعوت دینے کا حکم دیا۔ لیکن اکثر اُمتوں نے رسولوں کو جھوٹا کہا، اور حق کو ردّ کر دیا جس کی طرف ان کو دعوت دی گئی تھی اور وہ ہے توحید۔ چنانچہ ان کا انجام ہلاکت کے سوا کچھ نہ تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ .)) [1]

"جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوا، جنت میں نہ جائے گا۔"

پھر تکبر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

((الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ .))

"حق کو ٹھکرا دینا اور لوگوں کو حقیر جاننا تکبر ہے۔"

لہٰذا مومن کے لیے بالکل جائز نہیں کہ وہ حق اور خیر خواہی کو ردّ کرے تاکہ کافروں کے مشابہ نہ بن جائے۔ اور اس تکبر میں نہ واقع ہو جو جنت جانے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ دانائی مومن کی گمشدہ چیز ہے جہاں بھی ملے وہ اس کو اُٹھا لے۔

حق کہیں سے بھی آئے، اس کو قبول کرنا واجب ہے، خواہ شیطان کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ فطر پر نگران بنایا۔ ایک چور چوری کرنے لگا تو انھوں نے اس کو قابو کر لیا۔ اس نے منت سماجت کی تو چھوڑ دیا۔ پھر دوبارہ آیا، پھر آیا۔ اب کی بار انھوں نے کہا کہ میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دیں۔ میں تمھیں ایک آیت سکھاتا ہوں، اگر اس کو پڑھو گے تو شیطان تیرے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔ پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ کہتا ہے: آیۃ الکرسی۔ پھر اس کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو وہ کون تھا؟ وہ شیطان تھا۔

---

[1] صحیح مسلم: ۱/ ۳۲۷، کتاب الایمان، باب: تَحْرِیمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((صَدَقَكَ وَهُوَ كَذَّابٌ .)) ❶

''آپ کے ساتھ سچ بول گیا، مگر ہے وہ جھوٹا۔''

مسلم کا عقیدہ......اشعار میں

١۔ إن كـان تـابعُ أحمدٍ متوهِّبًا — فـأنـا الـمقرُّ بـأنني وَهَّـابِي

٢۔ أَنفي الشريك عن الإله فليس لي — ربٌّ سـوى الـمتفـرد الوهاب

٣۔ لا قبةٌ تــرجــى ولا وثَـنٌ ولا — قبـرٌ لــه سبـبٌ من الأسباب

٤۔ كـلا ولا حـجر، ولا شجر ولا — عيـن ولا نـصب من الأنصاب

٥۔ أيـضًـا ولست مُـعـلِّقًا لتميمة — أو حــلـقة، أَوْ وَدعة أو أنـاب

٦۔ لــرجـاء نـفـع، أو لـدفـع بـلية — الـلّـه يـنـفـعني، ويدفع ما بي

٧۔ والابتـداع وكـل أمـر مُـحدَث — فـي الدين يُنكره أولوا الالباب

٨۔ أرجــو بــانـي لا أُقـاريــه ولا — أَرْضـاه دينًا، وهو غيرُ صواب

٩۔ وأعـوذ مـن جهـمية عـنها عَتَتْ — بـخـلافِ كُـل مُـؤوِّلٍ مُرْتَـاب

١٠۔ والاستـواء فــإن حسبـي قـدوةً — فيــه مـقـالُ السـادة الأنجـاب

١١۔ الشــافـعـي ومـالك وَأبي حنــ — يـفَةَ وابن حنبل التقي الأواب

١٢۔ وبـعـصـرنــا مـن جاء معتقداً به — صـاحـوا عـليه مُجَسِّمٌ وهَّابِي

١٣۔ جـاء الحديث بغُربة الإسلام فَلْـ — يَبكِ الْـمحب لِغُربة الأحباب

١٤۔ فـالـلّـه يـحـمينا، ويحفظ ديننا — مـن شـرك كـل مـعـانِدٍ سَبَّاب

١٥۔ ويـؤيِّـد الـديـن الحنيف بعصبة — مُتـمَسِّـكيـن بسـنـة وكتــاب

١٦۔ لا يَـأْخـذون بـرأيهـم وقياسهم — ولهــم إلـى الوحيين خير مآب

١٧۔ قـد أخبـر الـمـخـتـار عنهم أنهم — غُـرباءُ بين الأهل والأصحاب

١٨۔ سلكو طريق السالكين إلى الهُدى — ومشوا على منهاجهم بصواب

❶ صحيح البخاري.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٩ـ من أجل ذا أهلُ الغُلُوِّ تنافروا عنهم فقلنا ليس ذا بعجاب
٢٠ـ نفر الذين دعاهم خير الورى إذ لقبوه بساحرٍ كذاب
٢١ـ مع علمهم بأمانةٍ وديانةٍ فيه ومكرُمة، وصدق جواب
٢٢ـ صل عليه الله ما هبَّ الصَّبا وعلى جميع الآل والأصحاب

١ـ اگر احمد کا فرمانبردار وہابی ہوتا ہے تو میں اقرار کرتا ہوں کہ میں بھی وہابی ہوں۔

٢ـ میں معبود سے شریک کی نفی کرتا ہوں تو میرے لیے ایک دینے والے رب کے سوا کوئی رب نہیں ہے۔

٣ـ نہ کوئی قبر نہ بت ایسا ہے کہ جس سے کوئی خیر کی اُمید ہو نہ کسی قبر کا کوئی چارہ چلتا ہے۔

٤ـ خبردار! نہ شجر نہ پتھر نہ چشمہ نہ کوئی بت۔ (کوئی چیز بھی نفع ونقصان کی مالک نہیں۔)

٥ـ اور میں کوئی تعویذ بھی نہیں لٹکاتا نہ انگوٹھی، اور نہ کوئی دانت لٹکاتا ہوں تاکہ کوئی نفع ملے یا مصیبت دُور ہو۔ بس اللہ ہی مجھے دیتا ہے اور میری مصیبت دُور کرتا ہے۔

٦ـ بدعات اور دین میں ہر نیا کام اس تمام عقل والے ردّ کرتے ہیں۔

٧ـ میں اُمید رکھتا ہوں کہ میں نہ تو کسی بدعت کے قریب جاتا ہوں اور نہ ہی خلاف شرع کام کو دین جانتا ہوں۔

٨ـ میں اس جہنمی فرقے سے پناہ مانگتا ہوں جو اہل سنت کے خلاف سرکش ہو گئے، جبکہ اہل تاویل اور اہل شک اس فرقے سے پناہ نہیں مانگتے۔

٩ـ اللہ کے عرش پر ہونے کے بارے قابل اقتداء عالی شان آئمہ کرام کا مؤقف ہے۔ وہ شافعی، مالک، ابوحنیفہ اور احمد بن حنبل ہیں تو بہ کرنے والے سب صحیح ہیں۔

١٠ـ آج جو یہ عقیدہ رکھے اس کو وہابی کا طعنہ دینے لگ جاتے ہیں۔

١١ـ اسلام کے اجنبی ہو جانے کے بارے حدیث آتی ہے آج تو احباب کے اجنبی ہونے پر دوستوں کے رونے کا مقام ہے۔

١٢ـ اللہ ہماری اور ہمارے دین کی حفاظت فرمائے، ہر دشمن گالی بکنے والے سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ اللہ اس دین حنیف کی تائید فرمائے ایسے گروہ کے ساتھ جو کتاب وسنت کے حاملین ہوں۔

۱۴۔ جو اپنی رائے قیاس کی بجائے کتاب وسنت کی طرف لوٹتے ہوں۔

۱۵۔ نبی ﷺ نے ان کے بارے بتایا کہ وہ اپنے اہل اور احباب میں بھی اجنبی ہوں گے۔

۱۶۔ وہ سالکین کے راستے پر چل کر ہدایت کی طرف چلے اور صحیح طریقے سے اپنے منہج پر گامزن ہوئے۔

۱۷۔ اسی وجہ سے غلو کرنے والے ان سے متنفر ہوئے ہم نے کہا یہ کوئی عجیب بات نہیں۔

۱۸۔ ان سے پہلے وہ بھی تو متنفر ہوئے تھے جن کو خیر الوریٰ نے دعوت دی اور الٹا ان کو جادوگر اور کذاب کہنے لگے۔

۱۹۔ حالانکہ وہ ان کی امانت ودیانت، ان کی عزت اور سچائی کے گواہ تھے۔ جب تک ہوا چلتی ہے، اللہ ان پر رحمتیں کرے اور ان کی اور اصحاب پر بھی۔

یہ اشعار کہنے والے شیخ ملا عمران پہلے شیعہ تھے، پھر ان کو اللہ نے سنت کا راستہ دکھایا، تب انھوں نے یہ قصیدہ کہا جس میں سراپا توحید ہے۔ جس کی طرف اللہ، اس کے رسول اور آئمہ اربعہ (اللہ ان سب پر راضی ہو۔) نے دعوت دی ہے۔

((وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ .
وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلاف کے عقائد و مناہج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آغاز

ہر قسم کی تعریف اللہ کو سزاوار ہے۔ ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، اسی سے مدد اور معافی کے طلب گار ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کے شر اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی راہِ راست پر نہیں لاسکتا۔ اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اس بات پر بھی شاہد ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

حمد و ثناء کے بعد! امت مسلمہ مختلف راستوں پر چلنے کی وجہ سے تباہی و بربادی کے دھانے پر پہنچ چکی ہے۔ جس طرح کی پستی و ذلت کی زندگی مسلمان آج گزار رہے ہیں، اس کی مثال تاریخ اسلامی میں کہیں نہیں ملتی۔ جس وقت سے ان کا رشتہ اللہ عزوجل سے کمزور ہوا ہے، وہ اللہ کی مضبوط پناہ سے بے نیاز ہو کر قرب و بعد ہر طرف سے مصائب و آلام میں گھر گئے ہیں اور سختی و تنگی کے پہاڑ ان پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ جس کی وجہ کچھ مسلمان اپنے گھروں سے بے گھر، مال و متاع سے محروم ہوگئے اور وہ بھوک و افلاس، بے چین حالات، گھبراہٹ کے لحظات اور خوف و خطر کی ساعات کا سامنا کرنے پر مجبور ہوگئے۔

لیکن اللہ کی سنت اور اُس کا طریقہ جاننے والے بخوبی جانتے ہیں کہ بالآخر شکست مسلمانوں کے دشمنوں کو ہی ہوگی، کیونکہ مسلمانوں کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان آفتابِ ہدایت کی حیثیت رکھتا ہے:

"ہم وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے اسلام کے ذریعے عزت دی ہے۔ اگر ہم اسلام کے علاوہ کسی اور دین میں عزت کے متلاشی ہوں گے، اللہ ہمیں ذلیل کردے گا۔"

اس لیے اپنے نفسوں کا فوری محاسبہ کرنے، بے عزتی والی راہوں کے اسباب و عوامل کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت جلد جان لیتے اور خلل والے ذرائع سے فوراً متنبہ ہو جاتے ہیں۔ یہ سعادت مند لوگ اپنے دین کی طرف واپس پلٹنے والے مرحلہ میں نئے سرے سے عمل صالح کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔ جس سے اللہ عزوجل ان سے ذلت کو اُٹھا لیتا ہے اور ان کی شان و شوکت کو مضبوط کر دیتا ہے۔ تب ان کی بادِ بہاری پھر سے چلنے لگتی ہے۔ حالانکہ اس سے قبل ان کی ہوا نہایت گرم پچھوا ہو چکی ہوتی ہے۔ ❶

خیر القرون میں ایسے لوگ بھی ہوتے جنھوں نے اسلام میں اس طرح سے نشو ونما پائی تھی کہ وہ جاہلیت کو جانتے تک نہ تھے۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ پھر مرورِ زمانہ کے ساتھ اسلام کے کڑے (احکام ونواہی) ایک ایک کر کے ٹوٹنے لگے۔ البتہ یہ ضرور تھا کہ جب بھی اسلام کا کوئی کڑا ٹوٹتا، اہل ایمان مسلمان لوگ اس سے نیچے والے کڑے کو مضبوطی سے تھام لیتے۔

لیکن وہ ظلمت و اندھیرا کہ جس نے آج اُمت مسلمہ کو اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے باوجودیکہ بہت سخت اور پر خطر ہے، لیکن مجھے اپنے رب پر واضح دلائل کی بنا پر مکمل یقین ہے کہ یہ اندھیرا جلد ہی چھٹ جائے گا۔ اللہ وحدہ کے حکم سے، ان شاء اللہ۔

اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس صورتِ حال کو اسلام کی نظر سے دیکھیں اور اس کے اسباب کا تدارک کریں اور اس کے بعد اسی منہج کو اپنا کر عزت حاصل کریں کہ جس کے سوا کوئی دوسرا منہج اس اُمت کے آخری فرد تک درست نہیں ہے، کیونکہ پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین) کے لیے بھی یہی منہج درست تھا۔

اللہ مدد کرنے والا ہے، اسی پر میرا اعتبار و بھروسہ اور سہارا ہے۔

آپ کا بھائی

ابو اُسامہ سلیم بن عید الہلالی

---

❶ اس لیے ہمیں جلد از جلد اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے ان اسباب وعوامل کا ادراک کرنا چاہیے جو آج ہماری ذلت وپستی کا باعث بنے ہوئے ہیں اور دوبارہ سے اپنے اصلی دین حنیف پر عمل کرنا شروع کرنا چاہیے۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہم سے ذلت کو دور کر کے کافروں کے دلوں میں ہمارا رعب ودبدبہ ڈال دے گا اور ہمارے اکھڑے ہوئے قدموں کو جما دے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت مسلمہ کی صورت حال

اور رسول گرامی ﷺ کی پیشین گوئیاں

امت مسلمہ میں دو ایسی بیماریاں ظاہر ہو گئی ہیں جنہوں نے اس کا توازن بگاڑ دیا ہے اور یہ دائیں بائیں ڈگمگانے لگی ہے حتی کہ اس کے بہت سے گروہ اصل راستے سے ہٹ کر چھوٹی چھوٹی پگڈنڈیوں پر چل نکلے ہیں۔ اس بے چینی و گمراہی کے کچھ اسباب ہیں۔

ا۔ وھن کی حالت

رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس حالت کی طرف بغیر کسی پیچیدگی، باریکی اور اشکال و انتشار کے بڑا واضح اشارہ موجود ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((يُوشِكُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمُ الأُمَمُ ؛ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَىٰ قَصْعَتِهَا . فَقَالَ قَائِلٌ: أَوَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟

قَالَ: "بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ ، وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ . "

قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟

قَالَ: " حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ . ")) [1]

"قریب ہے کہ دنیا کی تمام قومیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو ایسے دعوت

---

[1] صحيح بطرقه أخرجه ابو داود (٤٢٩٧) من طريق ابن جابر حدثني أبو عبدالسلام عنه به مرفوعاً. باب في تداعي الامم على الاسلام۔ یہ حدیث اپنے طرق کے اعتبار سے صحیح ہے۔ ابوداؤد نے ⇦⇦⇦⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں جیسے کھانے والوں کی جماعت (ایک دوسرے کو) کھانے کے بڑے پیالے (دستر خوان) کی طرف۔ (دعوت دیتی ہے۔)

تو ایک کہنے والے نے کہا: کیا اس وقت ہماری تعداد تھوڑی ہوگی؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

بلکہ اس وقت تمہاری تعداد بہت زیادہ ہوگی، لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا۔

صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (یہ) وہن کیا چیز ہے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔"

مرض وہن کی تشخیص کرنے والی یہ حدیث بہت سی پوشیدہ باتوں پر روشنی ڈالتی ہے اور امت مسلمہ کی کلفت کے بہت بڑے اسباب کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

1...... ابلیس کے لشکر، شیطان کے معاون اور اللہ تعالیٰ کے دشمن امت مسلمہ کی ترقی پر گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ کیوں کہ وہ یہ جان چکے ہیں کہ مسلمانوں میں وہن کی بیماری سرایت کر چکی ہے اور اس مرض نے ان کے جسموں کو کمزور کر دیا ہے۔ لہٰذا وہ ان پر ٹوٹ پڑے ہیں اور انہوں نے اپنی اکھڑتی ہوئی سانسوں کو چھپا لیا ہے۔

⇦⇦⇦ (۴۲۹۷) اسے جابر کے طریق سے نقل کیا ہے: حدثنی ابو عبد السلام عنه به مرفوعاً۔ میں کہتا ہوں: اس سند کو متابعات میں ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جابر کا نام عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر ہے جو کہ ثقہ راوی ہیں اور ان کے شیخ کا نام صالح بن رستم الدمشقی ہے۔ (الکاشف ۱۱ للحافظ الذهبی ۲/ ۱۹) لیکن حافظ ابن حجر نے (تقریب) میں ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ فی الجملہ وہ معتبر ہے۔ ابن جابر کی متابعت ابو اسماء الرحبی نے ثوبان سے کی ہے اور اس حدیث کو امام احمد نے اپنی کتاب مسند احمد (۲۷۸/۵) میں۔ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء (۱۸۲/۱) میں۔ مبارک بن فضالہ حدثنا مرزوق ابو عبد اللہ الحمصی: حدثنا ابو اسماء الرحبی عنه بہ نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث حسن سند والی ہے اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں سوائے مبارک بن فضالہ کے۔ وہ ہے تو صدوق لیکن ان کی تدلیس کا خطرہ رہتا ہے۔ البتہ یہاں اس نے تحدیث کی صراحت کر دی ہے۔ اس لیے یہ متابعت ثابت ہوگئی اور اس طرح یہ حدیث بھی صحیح ہوگئی۔ (وللہ الحمد والمنة علی الاسلام والسنة)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفار، مشرکین اور اہل کتاب کی آغاز اسلام سے ہی...... جب کہ ابھی رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ اور اس کے گردونواح میں اسلامی حکومت کا بیج بویا اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کیا تھا...... یہی روش رہی ہے۔

اور یہ بات ((الثَّلَاثَةَ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا)) والی حدیث میں وضاحت سے مذکور ہے۔ جیسا کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ، يَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهُ حَتّٰى جَاءَنِي، فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَاباً مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، وَكُنْتُ كَاتِباً، فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيْهِ: "أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا، نُوَاسِكَ".)) ❶

''(غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے واقعہ کے نتیجہ میں اللہ عزوجل کی طرف سے ہماری توبہ کے بارے میں کسی حکم کے انتظار والے دنوں کی بات ہے کہ) ......ایک دفعہ میں مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا کہ میں نے اناج فروخت کرنے کے لیے مدینہ میں آئے ہوئے ایک نبطی (جو شام کا رہنے والا تھا اور جس کا نام فلاح تھا) کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''مجھے کعب بن مالک کے پاس کون لے کر جائے گا'' لوگ میری طرف اشارہ کرنے لگے حتی کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے غسان کے بادشاہ کی طرف سے ایک خط دیا۔ میں چونکہ کاتب (لکھنا پڑھنا جانتا) تھا۔ سو میں نے اسے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: '' أَمَّا بعد! ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ تیرے ساتھی (نبی کریم ﷺ) نے تجھ پر ظلم کیا ہے، حالانکہ اللہ

❶ متفق علیہ: اس حدیث سے میں نے فوائد و مسائل کا استنباط ایک مستقل کتاب ''اتحاف السالك بذكر فوائد حديث المخلفين من رواية كعب بن مالك'' میں کیا ہے اور یہ سو سے زیادہ فوائد ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے تجھے کسی کمزور اور بے کار گھرانے میں پیدا نہیں کیا۔ لہٰذا تو ہمارے پس آ جا، ہم تیری خاطر مدارت کریں گے۔''

لہٰذا اے عقلمند مسلمان اور اے میرے پیارے بھائی! غور و فکر کرو کہ سلطنت اسلامیہ کا گھیراؤ کرنے والے کفار کیسے ان رازوں کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں اور جیسے ہی ان کو موقع ملتا ہے وہ ہر طرف سے اس پر جھپٹ پڑتے ہیں۔ اس کی وضاحت درج ذیل بات سے ہوتی ہے۔

۲...... کافر قومیں اسلام، اہل اسلام، مبلغین اسلام اور اسلامی حکومت کیخلاف سازشیں کرنے کے لیے ایک دوسرے کو دعوت دیتی اور ان کو جمع کرتی رہتی ہیں۔

جس شخص نے صلیبی جنگوں کی تاریخ پڑھی ہے اور جو شخص پہلی عالمی جنگ کی تباہ کاریوں سے واقف ہے، اسے معلوم ہے کہ کیسے ان کمینوں (کافروں) نے خلافت اسلامیہ کے خاتمے کے لیے فوج کشی کی تھی۔ اس کے لیے یہ دلیل روز روشن کی طرح واضح ہے۔

حتیٰ کہ جب ان کا یہ مقصد پورا ہو گیا تو پہلے انہوں نے ایک جماعت کی بنیاد رکھی۔ پھر ایک ''ھیئۃ'' اور ''مجلس'' (کمیٹی) کی اس کے بعد اللہ کے دشمنوں نے ایک نئے بین الاقوامی نظام کی بنیاد رکھی۔ ان کی اس بھوک کو حرص اور لالچ بھڑکاتا رہتا ہے۔ اس کی توضیح درج ذیل بات سے ہوتی ہے:

۳...... تیسری بات یہ ہے کہ مسلم ممالک بھلائیوں اور برکتوں کا سرچشمہ ہیں اور کافر قومیں ان پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔ اسی لیے رسول گرامی ﷺ نے امت مسلمہ کو پاکیزہ کھانے سے بھرے ہوئے ایک پیالے کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو کھانے والوں کی بھوک چمکاتا ہے اور وہ اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ ہر ایک چاہتا ہے کہ اسے شیر کی طرح حصہ ملے۔

۴...... کافر قومیں مسلمانوں کا مال ہڑپ کر گئیں۔ بغیر کسی رکاوٹ اور مقابلہ کے ان کا سرمایہ چرا لیا اور ان کے عمدہ اور اچھے ذخائر پر قبضہ جما لیا۔

۵...... کفار نے مسلمان ممالک کو چھوٹے چھوٹے لشکروں اور مختلف ریاستوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: وہ بیان کرتے ہیں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

(("سَتُجَنَّدُونَ أَجْنَادًا ؛ جُنْدًا بِالشَّامِ ، وَجُنْدًا بِالعِرَاقِ ، وَجُنْدًا بِاليَمَنِ . " فَقُلْتُ : خِرْلِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !

قَالَ: "عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ ، فَمَنْ أَبَىٰ فَلْيُلْحِقْ بِيَمِنِهِ ، وَلْيَسْتَقِ مِنْ غُدْرِهِ ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ تَكَفَّلَ لِي بِالشَّامِ وَ أَهْلِهَا . "

قَالَ رَبِيْعَةُ : فَسَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الخَوْلَانِيَّ ، يُحَدِّثُ بِهٰذَا الحَدِيْثِ وَيَقُوْلُ: وَمَنْ تَكَفَّلَ اللّٰهُ بِهِ فَلَا ضَيْعَةَ عَلَيْهِ .)) ❶

"عنقریب تم مختلف لشکروں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔ ایک لشکر شام میں، ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ میرے لیے (ان میں سے) کوئی لشکر اختیار فرمایئے۔ (کہ جس کے ہمراہ میں جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلوں)

تو سرور گرامی ﷺ نے فرمایا: "تم شام چلے جانا، اگر کوئی شام میں نہ جانا چاہتا ہو تو وہ اس کے دائیں جانب (والے ممالک) میں چلا جائے اور اس کا پانی پیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔"

ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے ابو ادریس خولانی کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرما رہے تھے: جس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے لی وہ کبھی ضائع نہیں ہوسکتا۔"

کیا امت مسلمہ کی صورت حال ایسی نہیں ہےکہ وہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں یوں تقسیم ہوچکی ہے جن کی کوئی حیثیت نہیں۔ ان ریاستوں کا ان کے داخلی اور خارجی معاملات میں کوئی حصہ نہیں اور یہ اپنی قوت، حمایت اور سیاست میں کفار سے مدد طلب کرتی ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ ہی ہمارا مددگار اور اسی پر بھروسہ ہے۔

---

❶ صحیح: اس کے بہت سے طرق ہیں جن کو شیخ البانی نے احادیث دمشق و شام کی تشریح میں ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥......اب کفار پر مسلمانوں کا رعب باقی نہیں رہا کیوں کہ انہوں نے اقوام عالم میں اپنی ہیبت اور وہ حیثیت کھو دی ہے جس سے کفار کے اجسام کانپ اٹھتے تھے اور حزب الشیطان کے شانوں پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے سب کچھ کر گزرنے والے رعب کا ہتھیار اب کفار کے دلوں کو نہ (رعب سے) بھرتا ہے اور نہ ہی ان کے قلعوں میں لرزہ طاری کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا﴾ (آل عمران: ۱۵۱)

''اب ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے۔ کیوں کہ انہوں نے اس کو اللہ کا شریک بنایا جس کے (شریک ہونے کی) اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔''

اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ .)) ❶

''ایک مہینے کی مسافت سے دشمن پر رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔''

اور یہ خصوصیت (رعب): حدیث ثوبان میں مذکور رسول اکرم ﷺ کے قول کی بنیاد پر تمام امت مسلمہ میں شمار ہوتی ہے۔ ❷

فرمایا: ((وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ .))

''اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دے گا۔''

⑦......امت مسلمہ کی قوت کے سرچشمے اس کی تعداد، تیاریٔ اسلحہ اور افراد کار نہیں بلکہ (اس کی قوت کا راز) اس کے عقیدہ اور منہج (میں مضمر) ہے۔ کیوں کہ یہ ایمان اور توحید کی

---

❶ اخرجه البخاري (۱/ ٤٣٦ ـ فتح)، ومسلم (۵۲۱) من حديث جابر بن عبد الله رضي الله.

❷ یعنی یہ رعب (کفار پر) صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کی ہیبت کا یہی عالم ہے اور اس کی دلیل اوپر مذکورہ حدیث ثوبان ہے۔ جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب کھینچ لے گا۔ تو پتہ چلا کہ پہلے مسلمانوں کا رعب ہوگا تبھی تو اسے نکالنے کی بات ہو رہی ہے۔ (مترجم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمبردار امت ہے۔

کیا آپ نے رسول گرامی ﷺ کی وہ حدیث نہیں سنی؟ جو آپ نے عددی قوت کے بارہ میں سوال کرنے والے ایک شخص کے جواب میں ارشاد فرمائی تھی:

((بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ .))

اور اگر آپ غزوۂ حنین سے حاصل ہونے والے سبق پر غور کریں تو آپ کو ہر زمانے میں اس کی مثال ملے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا﴾

(التوبة : ٢٥)

''اور حنین کے دن (بھی تمہاری مدد فرمائی) جب تم اپنے بہت زیادہ ہونے پر اترا گئے تھے۔ پھر تمہارا بہت ہونا تمہارے کچھ بھی کام نہ آیا۔''

۸......اس حدیث مبارکہ سے آٹھواں اشارہ یہ ملتا ہے کہ امت مسلمہ کا اقوام عالم میں کوئی وزن شمار نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے:

((وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ .))

''بلکہ تم سیلاب کے خس و خاشاک کی مانند ہو گے۔''

اور یہ ارشادِ گرامی درج ذیل چیزوں پر روشنی ڈالتا ہے۔

ا: جیسے زبردست قسم کے سیلاب کی تند و تیز لہریں خس و خاشاک کو بہا کر لے جاتی ہیں، اسی طرح امت مسلمہ بھی ملت کفر کی تند موجوں کے ساتھ بہتی چلی جا رہی ہے، حتی کہ اگر ان میں کسی چھوٹے سے گناہ کا چرچا ہو یا ان کی پرفتن مجلس میں کوئی مکھی بھی بھنبھائے تو مسلمان اس کے پیچھے اندھے، بہرے ہو کر چل پڑتے ہیں۔ اسے اپنے لیے ایک پختہ اور واضح دلیل بنا لیتے ہیں۔

ب: جس طرح سیلاب کے اوپر پھولا ہوا جھاگ لوگوں کو فائدہ نہیں دیتا اسی طرح امت مسلمہ اپنے اس فرض کو ادا نہیں کر رہی جس کے ذریعے اس نے (پہلے) اقوام عالم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظروں میں اپنی جگہ بنائی تھی۔ اور وہ (فریضہ) ہے: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔

ت: (سمندر کا) جھاگ بالآخر ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ دین سے اعراض کرنے والوں کی جگہ اس جماعت کو لے آتا ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہے۔

ث: جیسے سیلاب کے اوپر بہنے والا جھاگ زمین کی گندگیوں اور مختلف چیزوں کے بھوسے کا مجموعہ ہوتا ہے اسی طرح بہت سے مسلمانوں کے افکار بھی فلسفے کی گندگیوں، گھٹیا تہذیبوں اور حقیر تمدن سے لتھڑے ہوئے ہیں۔

ج: سیلاب کے اوپر جو جھاگ ہوتا ہے اس کے سامنے کوئی منزل نہیں ہوتی جس کی طرف وہ اپنے اختیار سے چل سکے۔ اور وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو اپنی قبر اپنے ناخنوں کے ساتھ کھودتا ہے۔ اسی طرح امت مسلمہ نہیں جانتی کہ اس کے دشمن اسے کون سے راستوں پر ڈال رہے ہیں؟ اس کے باوجود وہ ہر کائیں کائیں کرنے والے کے پیچھے چل پڑتی ہے اور ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتی ہے۔

۹...... اس حدیث سے نواں اشارہ یہ ملتا ہے کہ امت مسلمہ نے دنیا کو ہی اپنا سب سے بڑا مقصد اور اپنے علم کی منزل بنا لیا ہے۔ اسی لیے وہ موت کو ناپسند کرتے ہیں اور زندگی سے محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے دنیا میں زندگی تو گزاری لیکن آخرت کے لیے زادِ راہ جمع نہیں کیا۔ اپنی امت کے اسی حالت میں مبتلا ہونے سے اللہ کے رسول ﷺ ڈرتے تھے۔ جناب عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ، أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ؟ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: نَقُوْلُ كَمَا أَمَرَنَا اللّٰهُ ، قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ؛ تَتَنَافَسُوْنَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ- أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ- ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِي مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ؛ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ .))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب اللہ تعالیٰ تمہیں فارس اور روم کی فتح نصیب فرمائے گا تو تم کیسی قوم بنو گے؟ (یعنی تمہارا رویہ کیا ہوگا؟)

تو عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم ویسے ہی کریں گے جیسے ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ❶

تو پیغمبر گرامی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا تم اس کے علاوہ کچھ اور کرنے لگو گے؟" تم آپس میں مقابلہ کرنے لگو گے، ایک دوسرے سے حسد کرنے لگ جاؤ گے، ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی بیان کرو گے، باہم حسد کا شکار ہو جاؤ گے۔ یا اسی طرح کی دوسری بُری عادات۔ پھر تم مسکین مہاجروں میں جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔" ❷

اسی لیے جب کسریٰ کے خزانے فتح ہوئے تو امیر المؤمنین سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا:

((اِنَّ هٰذَا لَمْ يُفْتَحْ عَلٰى قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ .))

"بے شک کسی قوم کو اس (خزانے) پر فتح نہیں دی گئی، مگر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان لڑائی کرادی۔"

۱۰..... اس حدیث مبارکہ سے دسواں اشارہ یہ ملتا ہے کہ کفار امت مسلمہ کو کبھی بھی مکمل طور پر ختم نہیں کر سکیں گے خواہ وہ تمام اطراف و اکناف سے اکٹھے ہو کر حملہ کریں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ جمع ہو چکے ہیں۔ اور یہ بات حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ ؛ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا ، وَاِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا ، وَ أُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنَ

---

❶ یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں گے، اس کا شکر کریں گے اور اس سے مزید فضل مانگیں گے۔ نووی: ۱۸/۹۶۔

❷ صحیح مسلم، حدیث: ۲۹۶۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ؛ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا . أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا . حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا ، وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا .))❶

"بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا۔ چنانچہ میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھ لیے۔ یقیناً میری امت کی حکومت عنقریب وہاں تک پہنچ جائے گی جہاں تک زمین کو میرے لیے سمیٹا گیا۔ اور مجھے دو خزانے عطا کیے گئے، ایک سرخ اور ایک سفید۔ ❷ اور میں نے اپنے رب سے دعا مانگی کہ وہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے۔ ❸ اور یہ کہ وہ ان پر ان کے اپنے علاوہ کسی دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے۔ اور بے شک میرے رب نے فرمایا: اے محمد! بے شک جب میں کوئی فیصلہ کر دوں تو وہ رد نہیں کیا جا سکتا۔ میں تجھے تیری امت کے لیے (یہ نعمت) عطا کرتا ہوں کہ انھیں عام قحط کے ساتھ ہلاک اور ان پر ان کے آپس کے دشمن کے علاوہ کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا، جو ان کی نسل کو ختم کر دے۔ اگرچہ ان کے خلاف اطراف و اکناف عالم کے تمام لوگ جمع ہو جائیں۔ ❹ حتی کہ وہ باہم ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگیں

❶ اخرجه مسلم (۲۸۸۹).

❷ اس سے مراد سونا اور چاندی ہیں جو کہ فارس و روم کے بادشاہوں (قیصر و کسریٰ) کے خزانے تھے۔

❸ ایسا قحط کہ جو سب کو ہلاک کر دے۔

❹ یعنی خواہ تمام دنیا کے لوگ جمع ہو جائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور باہم ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔"

پھر وہ کون سی چیز ہے جس نے اس سرسبز و شاداب، گھنی شاخوں والے درخت کو، جس کی جڑیں مضبوط اور شاخیں آسمان میں ہیں، سیاہ بھوسہ بنا دیا ہے۔

اس کا جواب دوسری بیماری [1] کے بیان میں ہے۔

۲۔ دوسری حالت: دخن

اور یہ حالت حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اشارۃً مذکور ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي.

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، وَجَاءَ اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟

قَالَ: "نَعَمْ".

قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟

قَالَ: "نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ."

قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟

قَالَ: "قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي، وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ."

قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟

قَالَ: "نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا".

---

[1] کتاب کے شروع میں امت مسلمہ کی صورتحال بیان کرتے ہوئے کہا گیا تھا کہ اس وقت امت مسلمہ میں دو بیماریاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ۱۔ وَھَن ۲۔ دَخَن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا .

قَالَ : "هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا ، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا " .

قُلْتُ : فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ ؟

قَالَ : " تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ " .

قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ ؟

قَالَ : "فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا ، وَلَوْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ .))

"لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا، اس ڈر سے کہ کہیں وہ مجھے نہ آ لے۔

سو (ایک دن) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جہالت اور شر میں تھے اور اللہ تعالیٰ یہ خیر (توحید وسنت والا دین حنیف) لے آئے، تو کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟

فرمایا: ہاں۔

میں نے پوچھا: تو کیا اس شر کے بعد کوئی خیر ہوگی؟

فرمایا: ہاں اور اس (خیر) میں دخن ہوگا۔

میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اس کا دخن کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی قوم جو میرے طریقے کے علاوہ طریقہ اختیار کرے گی اور میری ہدایت کے بغیر راہنمائی کرے گی۔ تو ان میں اچھی باتیں بھی پائے گا اور بری بھی۔

میں نے عرض کیا: تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟

فرمایا: ہاں (پھر ایک ایسا دور آئے گا جس میں) جہنم کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے (کھڑے) ہوں گے۔ جو ان کی دعوت قبول کرے گا وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے (جہنم) میں پھینک دیں گے۔

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ان کے اوصاف بیان فرما دیں۔

فرمایا: ان کے جسم ہمارے جیسے ہوں گے اور وہ ہماری طرح بات کریں گے۔

میں نے کہا: اگر یہ دور مجھے پا لے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟

فرمایا: مسلمانوں کی اجتماعیت کو اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔

میں نے عرض کیا: اگر ان کا کوئی اجتماعی نظام اور امام نہ ہو تو پھر کیا کروں؟

فرمایا: تو ان تمام فرقوں سے الگ ہو جانا، اگرچہ کسی درخت کی جڑ پر دانت گاڑ دینا حتی کہ تجھے اسی حالت میں موت آ جائے۔ [1]

بلا شبہ وہ مہلک بادِ سموم، جس نے مسلمانوں کی قوت کو توڑ ڈالا، ان کی حرکت کو شل کر دیا اور ان کی برکت کا خاتمہ کر دیا ہے، کفر کی اسلام، اہل اسلام اور سلطنت اسلامیہ کے خلاف سازشوں پر جمع ہو جانے والی تلواریں نہیں بلکہ یہ تو وہ گندے جراثیم ہیں جو تھوڑے وقفے کے بعد لیکن مسلسل اور پوری قوت کے ساتھ مسلمانوں کے بھاری بھر کم وجود میں سرایت کرتے جا رہے ہیں۔

یہ صورت حال اس بات کی تائید کرتی ہے کہ صلیبیوں اور یہودیوں کا مملکت اسلامیہ کو بیمار آدمی کے ساتھ مشابہت دینا بہت ذو معنیٰ ہے۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے خواہشات اور شبہات کے بیکٹیریا اور وائرس ملت اسلامیہ کے وجود میں داخل کیے ہیں۔ حالاں کہ یہ لوگ مسلمانوں کی گودوں اور انھی کے گھروں میں پلے بڑھے ہیں، انھی کا دودھ پیا ہے اور انھی کے ٹکڑوں پہ پلے ہیں۔

دخن سے کیا مراد ہے؟

دخن کے مفہوم سے متعلق شارحین حدیث کی آراء مختلف ہیں لیکن حاصل معنیٰ پر سب لوگ متفق ہیں۔

---

[1] صحيح بخاري (٦/٦١٥، ٦١٦۔ فتح الباري، صحيح مسلم (١٨٤٧).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری جلد نمبر ۱۳، ص ۳۶ پر فرماتے ہیں:

''اس سے مراد کینہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد عیب ہے۔ ایک اور قول یہ ہے کہ اس سے مراد دل کی خرابی ہے۔ لیکن یہ تینوں معنیٰ قریب قریب ہیں۔'' لہٰذا (اس میں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جو خیر، شر کے بعد آئے گی وہ خالص نہیں ہوگی بلکہ اس میں گدلا پن ہوگا۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ دخن سے مراد ''دخان'' (دھواں) ہے۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرافات والی پراگندگی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ''دخن'' ہر ناپسندیدہ کام کو کہتے ہیں۔''

ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے معنیٰ کی وضاحت ایک دوسری حدیث کرتی ہے کہ

((لَا تَرْجِعُ الْقُلُوْبُ عَلٰی مَا كَانَتْ عَلَيْهِ .))

''دل اپنی پہلے والی (ایمان کی) حالت کی طرف نہیں لوٹ سکیں گے۔''

اصل میں یہ لفظ اس جانور پر بولا جاتا ہے جس کے رنگ میں مٹیالا پن ہو۔ تو گویا اس کا معنیٰ یہ ہوا کہ آپس میں دل ایک دوسرے کے لیے صاف نہیں ہوں گے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے شرح صحیح مسلم جلد ۱۲ ص ۲۳۶ پر ابوعبید کا مذکورہ قول نقل کیا ہے۔

امام بغوی رحمہ اللہ ''شرح السنہ'' جلد ۱۵ ص ۱۵ پر لکھتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ((فِيْهِ دَخَنٌ)) کا معنی یہ ہے کہ وہ خالص خیر نہیں ہوگی بلکہ اس میں دھندلاہٹ اور اندھیرا ہوگا۔ اور دخن کا اصلی معنیٰ ''جانور کے رنگ میں سیاہی مائل مٹیالا پن ہے۔''

اور عظیم آبادی رحمہ اللہ نے عون المعبود جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۶ پر ملا علی قاری کا قول نقل کیا ہے کہ:

''اصل میں ''دخن'' مٹیالے اور سیاہی مائل رنگ کو کہا جاتا ہے۔ تو حدیث مذکور میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس خیر میں (کچھ) خرابی ہوگی۔''

میں کہتا ہوں: ان شروحات سے نتیجتاً یہ دو باتیں سامنے آتی ہیں:

۱...... یہ دور خالص خیر کا نہیں ہوگا بلکہ اس میں میل ہوگی جو خیر کے مزہ کو کرکرا کر دے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲...... یہ کدورت (میل) دلوں کو خراب اور کمزور کر دے گی کیوں کہ ان میں سارے جہاں کی بیماریاں اور شبہات سرایت کر چکے ہوں گے۔

ہمیں ہر شرح پر غور و فکر کر کے صحیح اور غلط کو الگ الگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ رسول اکرم ﷺ نے اس کے معنیٰ کی نشاندہی کے لیے بہت سے پیمانے مقرر فرمائے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ بدعات

یہ دخن وہ انحراف ہے جو خالص خیر کے دور کی قیادت کرنے والے حقیقی منہج نبوی ﷺ سے عاری اور شریعت اسلامیہ کے روشن چہرے کو مسخ کرنے والا ہوگا کہ جس کی راتیں (بھی) اس کے دنوں کی طرح (روشن) ہیں۔ کیا پیغمبر گرامی ﷺ نے دخن کی تعبیر بیان نہیں فرمائی؟ جیسا کہ حدیث حذیفہ میں رسول اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا:

> ''وہ ایسے لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے علاوہ طریقہ اختیار کریں گے اور مجھ سے ہٹ کر راہنمائی تلاش کریں گے۔ آپ ان میں اچھی اور بری باتیں دیکھیں گے۔''

یہی اصل بیماری اور مصیبت کی جڑ ہے۔ اسی کو منہج میں سنت سے انحراف اور اسی کو طریقہ اور عمل میں سنت نبوی سے ہٹنے سے تعبیر کرتے ہیں۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ میل جس نے خیر میں شامل ہو کر اس کے چشمۂ صافی اور آبِ شیریں کو گدلا کر دیا ہے۔ بدعات و خرافات کے شدید مکوں والی وہ چوٹیں ہیں کہ جن کے ذریعے معتزلہ، صوفیہ، جہمیہ، خوارج، اشعریہ، مرجئہ اور روافض کے سرداروں نے کئی سو سال پہلے دنیا میں فتنہ و فساد برپا کرنے کی خاطر اُمت اسلامیہ کے چہرے پر لگائی تھیں اور اب تک مسلسل ان بدعات و خرافات کے ذریعے فساد و دہشت پھیلاتے چلے آ رہے ہیں۔ ان سے ان کا مقصد اُمت مسلمہ میں فتنہ پیدا کرنا ہے۔ اسی غرض سے انہوں نے اسلام میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریف، تأویل اور فساد ڈالنے کی ٹھانی۔

نتیجتاً قرآن صرف لکھنے، پڑھنے کی حد تک، جب کہ اسلام صرف نام کا اور عبادات کا صرف ڈھانچہ ہی باقی رہ گیا ہے۔ ❶

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بدعت کا معاملہ بڑا خطرناک ہے۔ کیوں کہ یہ دل اور جسم دونوں کو خراب کرتی ہے جب کہ دشمن صرف جسموں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اسی لیے سلف صالحین کے فتاویٰ اس بات پر متفق ہیں کہ اہل بدعت سے جہاد اور قطع تعلقی واجب ہے۔

مؤرخ اسلام امام ذہبی رحمہ اللہ اپنی بہترین کتاب ''سیر اعلام النبلاء'' جلد ۷ صفحہ ۲۶۱ پر سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ''جو شخص جان بوجھ کر بدعتی آدمی کی بات توجہ سے سنے وہ اللہ تعالیٰ کی (حفاظت) سے نکل گیا اور اپنے نفس کے سپرد کر دیا گیا۔'' سفیان ثوری رحمہ اللہ کا ہی ایک اور قول ہے: لکھتے ہیں ''جو شخص کسی بدعت کے بارے میں سنے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو اس بدعت کے متعلق مت بتائے، ان کی توجہ اس طرف مبذول نہ کروائے۔''

پھر امام ذھبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اکثر اسلاف اس قدر ڈراتے ہیں؛ ان کا خیال ہے کہ دل کمزور ہوتے ہیں اور شبہات ان میں جلدی داخل ہو جاتے ہیں۔''

میں کہتا ہوں: امام ذھبی رحمہ اللہ نے بالکل درست، سچ اور خیر خواہی کی بات فرمائی ہے۔

اسی وجہ سے امت مسلمہ تمام قافلۂ انسانی سے پیچھے رہ گئی ہے۔ ہر فسادی کی مطیع ہوگئی ہے، اس کی سرزمین پر باطل باوجود کمزور ہونے کے گدھ کی طرح چمٹ گیا ہے اور اس کے معاملات میں ہر منافق اور بے دین ٹانگ اڑانے لگ گیا ہے۔

اسلاف کے بعد ایسے نااہل لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے خواہشات کی پیروی کی اور جنہیں ان کے شبہات نے تھکا دیا ہے۔ اسی لیے ان کے دلوں میں وہن کی بیماری گھر چکی

❶ یعنی روح باقی نہ رہی۔ (مترجم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور امت مسلمہ میں دو بیماریاں یعنی زندگی کی محبت اور جہالت پھوٹ پڑی ہیں۔ اسی لیے اب یہ نیکی کا حکم دینے والی، برائی سے روکنے والی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والی قوم نہیں رہی۔ لہٰذا اس سے ''خیر امت'' ❶ کا لقب چھن گیا کیوں کہ اس نے اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کی شرط پوری نہیں کی۔

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْتُمْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ، تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ تَظْهَرُ فِيْكُمُ السَّكْرَتَانِ سَكْرَةُ الْجَهْلِ، وَسَكْرَةُ حُبِّ الْعَيْشِ، وَسَتَحَوَّلُوْنَ عَنْ ذٰلِكَ، فَلَا تَأْمُرُوْنَ بِمَعْرُوْفٍ، وَلَا تَنْهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ، وَلَا تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، الْقَائِمُوْنَ يَوْمَئِذٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ لَهُمْ أَجْرُ خَمْسِيْنَ صِدِّيْقاً."

قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ؟

قَالَ: "لَا، بَلْ مِنْكُمْ."))

'' تمہارے پاس تمہارے رب کی دلیل موجود ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہو۔ پھر تمہارے اندر دو بیماریاں پیدا ہو جائیں گی، جہالت کی بیماری اور زندگی سے محبت کی بیماری۔ اور عنقریب تمہاری حالت بدل جائے گی۔ تم نہ تو کسی نیکی کا حکم دو گے اور نہ کسی برائی سے منع کرو گے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو گے۔ اس دور میں کتاب وسنت پر قائم رہنے والوں کے لیے ۵۰ صدیقوں کے برابر اجر ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم میں سے (۵۰ صدیقوں کے برابر) ہوگا؟ یا اس دور کے (۵۰ صدیقوں کے برابر؟)

❶ اشارہ ہے: کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ...... کی طرف (مترجم)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم میں سے (۵۰ کے برابر)۔" ❶

۲۔ ہمارے قلعے اندر سے گرائے جا رہے ہیں

کفر کے اماموں نے اپنے زہریلے اثرات ڈالنے کے لیے امت مسلمہ کے اندر ہی مراکز قائم کیے ❷ تاکہ حقائق ان کی آنکھوں سے اوجھل رہیں، وہ معاملات سے بے خبر رہیں، گمراہ ہو جائیں اور اس لیے کہ کہیں امت مسلمہ مہلک جراثیم سے لت پت اپنے جسموں میں داخل ہونے والی سوئی کی چبھن سے بیدار نہ ہو جائے۔ لہٰذا اس گندے مرض کی علامات ایک طویل مدت کے بعد ہی ظاہر ہوں گی۔ تب ڈاکٹروں کے لیے اس پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا اور دانش ور حیران رہ جائیں گے۔ ❸

یہ مراکز جو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی طرف سے سکھائی گئی باتیں کرتے اور وہی چیز مسلمانوں میں داخل کرتے ہیں جو جہنم کی طرف لے جانے والے قائدین انہیں دیتے ہیں۔ وہ ہم میں سے ہی ہیں، ہماری زبان بولتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہماری امت کی اصلاح کے تمنائی ہیں اور اس کی تہذیب کے احیاء کے لیے کام کر رہے ہیں۔

الغرض امت مسلمہ کے جسم میں ان جراثیم کو داخل کرنے والے لوگ مسلمانوں میں سے

---

❶ ابو نعیم نے اسے "حلیۃ الأولیاء" جلد: ۸، ص: ۴۹ پر بیان کیا ہے اور اس کی سند میں کلام ہے۔ میں نے اس کی سند کو اپنی کتاب "القول المبین فی جماعۃ المسلمین" میں صحیح کہا تھا۔ پھر مجھے اس کے ضعف کا علم ہو گیا تو میں نے اس کی وضاحت اپنی کتاب "القابضون علی الجمر" کے صفحہ نمبر ۲۱، ۲۲ پر کر دی۔ اور یہاں میں نے اسے تاکیداً اس لیے ذکر کیا ہے تاکہ میری ذمہ داری ختم ہو جائے اور میرا رب میری غلطی معاف کر دے۔ یہی علم کی امانت ہے جو اللہ تعالیٰ کا ہم پر قرض ہے۔

❷ اللہ کے دشمنوں کا یہ مقصد دو طرح سے پورا ہوا: (۱) ابعاث کے ذریعے (تعلیم کے نام پر ذہنوں میں زہر بھرنا): اور وہ طریقہ جو محمد علی نے اختیار کیا اور اس کے بعد آنے والے اسی پر آگے بڑھے اور وہاں مسلمانوں کے بچوں کی برین واشنگ مکمل ہوتی ہے اور پھر وہ اپنے گھروں میں آ کر وہی کچھ لاگو کرتے ہیں جو انہوں نے دیکھا اور سنا ہوتا ہے۔

❸ استشراق: مستشرقین علمی بحث اور تحقیق کے نام پر اسلام میں اعتراضات کے ذریعے سے صلیبی یہودیوں کی سازشوں کو کامیاب کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ہیں۔

لیکن پیغمبر رحمت ﷺ نے اس معاملے میں کوئی شبہ نہیں چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی وحی کے ساتھ اس کی وضاحت کر دی جو محض ایک اٹکل نہیں تھی۔

چنانچہ حدیث حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ میں ان لوگوں کی علامات بیان ہوئی ہیں جنہیں ائمہ کفر نے اپنی نگرانی میں تربیت دی اور اپنے دودھ پر پالا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ؛ دُعَاةٌ عَلٰی أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا.))

”ہاں جہنم کے دروازوں پر پکارنے والے کھڑے ہوں گے، جو ان کی بات مانے گا وہ اسے اس (جہنم) میں پھینک دیں گے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہمیں ان کی صفات بتائیں۔ فرمایا: ہمارے جسموں میں سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کریں گے۔“

گویا یہ ان کی پہلی علامت ہے جس کے ذریعے وہ پہچانے جائیں گے۔ لہذا وہ نسب یا لغت کے اعتبار سے عربی ہوں گے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری کی جلد ۱۳ صفحہ ۳۶ پر لکھتے ہیں:

”اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری قوم اور ملت میں سے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عربی ہوں گے۔“

امام دوادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بنی آدم سے ہوں گے۔“

امام قابسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ بظاہر ہماری ملت پر، لیکن اندرونی طور پر اس کے مخالف ہوں گے۔ کیوں کہ کسی چیز کی جلد اس کے ظاہر کو کہتے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ جسم کے لباس پر بولا جاتا ہے۔''

ایک قول یہ ہے کہ:

''اس سے عرب مراد لینے کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ عربوں پر گندمی رنگ غالب ہوتا ہے۔ اور رنگ جلد پر ہی ظاہر ہوتا ہے۔''

ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ الْإِنْسِ .)) ❶

''عنقریب ان (مسلمانوں) میں ایسے لوگ اٹھیں گے جن کے انسانی جسموں میں شیطانی دل ہوں گے۔''

اور یہ دوسری علامت ہے جس کے ذریعے انکی پہچان ہوگی۔ چنانچہ یہ ایسے لوگ ہوں گے جو امت کی اصلاح، عظمت، استحکام اور تشخص کو بحال کرنے کی خواہش ظاہر کریں گے، لوگوں کو اپنی باتوں سے راضی کرلیں گے لیکن ان کے دل صرف اور صرف اسی نظام کو نافذ کرنا پسند کریں گے جس کی تعلیم و تربیت انہوں نے صلیبی اور یہودی آقاؤں سے حاصل کی ہوگی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾

(البقرہ: ۱۲۰)

''اور آپ ﷺ سے یہود و نصاریٰ اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک آپ ﷺ ان کی ملت کی پیروی نہ کرنے لگیں۔''

ان کے فرنگی اور یہودی آقا اسی چیز کی تربیت دیتے ہیں اور اسی نظام کو (ان کے)

❶ صحیح مسلم (۱۲/۳۳۶۔ ۳۳۷۔ نووی).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے وقوف اور ادنیٰ غلام نافذ کرتے ہیں جو ہماری زمینوں ہی کی خیرات کھا کر گدھوں کی طرح پلے ہیں۔انہیں شیطان کی جماعت اور ابلیس کے لشکروں کی گود میں پالا جاتا ہے جو انہیں تباہ کن صلیبی بنیادوں پر تربیت دیتے ہیں۔اگرچہ وہ سُست ہوتے ہیں لیکن اپنے مقصد پر پہنچ کر دم لیتے ہیں۔ یہی وہ چیز ہے جس سے اللہ عزوجل نے اپنے درج ذیل فرمان کے ذریعے ڈرایا ہے۔

﴿ كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَى قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ﴾ (التوبۃ: ٨)

”(ان کا عہد کس کام کا اوران کا حال تو یہ ہے)اگر وہ (اے مسلمانو)تم پر (کبھی غالب ہوں تو نہ عزیز داری کا لحاظ رکھیں (یا نہ خدا کا لحاظ رکھیں)نہ عہد کا۔ وہ اپنے منہ (کی باتوں سے)تم خوش کرتے ہیں اور دلوں میں ان کے انکار ہے۔اوران میں اکثر بے ایمان ہیں (جو عہد کا خیال نہیں رکھتے)۔“

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴾ (البقرۃ: ١٤)

”اور یہ لوگ جب (سچے) ایمان داروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایماندار ہیں اور جب اکیلے اپنے شیطانوں کے ساتھ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمھارے ساتھ ہیں (اہی) ہم تو دل لگی کرتے ہیں۔“

یوں انہوں نے مسلمانوں کو قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر کے کمزور کر دیا اور پھر مسلمانوں نے ان کی اطاعت قبول کر لی۔ اپنے اوپر ان کی سربراہی کو تسلیم کر لیا اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے منہج سے ہٹ گئے۔ حالاں کہ وہ انہیں آگ کی طرف کھینچ رہے ہیں اور انہیں ہلاکت کے گھر میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

یہ لوگ اپنی گمراہیوں اور برائیوں کی طرف دعوت دیتے ہوئے تھکتے نہیں۔ اس غرض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وہ انجمنیں، جماعتیں، مشاورتی کمیٹیاں اور تنظیمیں قائم کرتے ہیں۔ اسی لیے (حدیث میں) ان کی صفت "دُعاةٌ" (دعوت دینے والے) وارد ہوئی ہے۔

اور "دُعاة" دال کے ضمہ کے ساتھ، داعی کی جمع ہے اور دُعاةٌ ایک ایسی جماعت کو کہتے ہیں جو اپنی بات پر ڈٹی ہوئی ہو اور لوگوں کو بھی اس کے ماننے کی دعوت دیتی ہو۔ ❶

یہ نبوی تنبیہات اور سنت کی روشنی ان لوگوں کے لیے ہاتھ کا اشارہ ہیں جو حالات سے ناواقف ہیں اور محض آلہ کار بن کر وہی کچھ کہتے ہیں جو سمندر اور سرحد پار سے انہیں ہدایات ملتی ہیں۔ یہ امت مسلمہ کے لیے تنبیہات ہیں تاکہ وہ کفار کی چالوں سے بچ جائیں اور انہیں یہ توفیق مل جائے کہ وہ مجرموں کی راہ اختیار نہ کریں۔ بلاشبہ ہمیں ان کے اثرات مسلمانوں کی تاریخ میں ملتے اور پوری کائنات هست و بود میں ان کے فسادات نظر آتے ہیں۔

اس کی مثالیں بے شمار ہیں۔ یہ ہمیں ہر زمانے اور ہر جگہ پر ملتی ہیں۔ شروع سے لے کر عصر حاضر تک گمراہی کی طرف بلانے والی تنظیمیں اپنی آواز بلند کرتی اور جہنم کی طرف بلاتی رہی ہیں۔ (اللہ کی پناہ)

یہ وہی لوگ ہیں جو بھونک بھونک کر جمہوریت کی طرف اور گدھے کی طرح ہینکتے ہوئے اشتراکیت کا پرچار کرتے اور قومیت کا واویلا کرتے ہیں۔ جبکہ عوام الناس ہانپتے ہوئے ان کے پیچھے (دوڑ رہے) ہیں۔

اسی بنیاد پر دخن کو بھڑکانے والے گمراہوں کے امام بنتے ہیں اور اسی سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام، اہل اسلام اور سلطنت اسلامیہ پر حملوں کے سلسلہ کی اسلامی تاریخ میں گہری جڑیں ہیں۔

۳۔ دھوکے والے سال

حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ بظاہر تو اس دور میں خیر ہوگی

❶ عون المعبود از عظیم آبادی (۱۱/۳۱۷)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اندر خانے یہ ہلاکت خیز دور ہوگا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا:

((وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ .))

''عنقریب مسلمانوں میں ایسے لوگ اٹھیں گے جو انسانی جسموں میں شیطانی دل رکھتے ہوں گے۔''

یہ چیز بہت سے ایسے لوگوں کو دھوکہ دیتی ہے جو محض چیزوں کی ظاہری حالت کو دیکھتے ہیں اور باتوں کی تہہ تک پہنچنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ خرابی کو شروع سے ہی درست کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ چنانچہ انسانی جسموں میں شیطانی دل والی یہ شکل انتہائی فاش قسم کی صورت اختیار کر جاتی ہے اور پھر پیوند لگانے والے کے لیے سوراخ بہت بڑھ چکا ہوتا ہے۔

یہ ''دخن'' (دین میں نفسانی خواہش والا میلا پن) خیر کا قاتل بن کر بڑھتا جائے گا حتی کہ اس پر چھا جائے گا تو پھر خالص شر کا مرحلہ آ جائے گا اور گمراہی کا پرچار کرنے والوں اور گمراہ فرقوں کا آغاز ہو جائے گا۔

بلاشبہ فتنہ و فساد کے سرخیل بڑی مستعدی اور چالاکی سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ جب کہ اہل حق غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ مذکور بالا ''دخن''...... دُھواں نما دُھند...... بہت بڑھ گئی ہے۔ (عام مسلمانوں کے لیے حق اور باطل کی پہچان کرنا مشکل ہو گیا ہے۔) حتی کہ یہ دُھند حق اور اہل حق پر غالب آ گئی ہے۔ اس دھند (شکوک و شبہات کے دھویں) نے مسلمانوں کی عزت کو خاک میں ملا ڈالا ہے۔ اسی لیے اہل ایمان و اسلام کی قیادت و سیادت والے اُمور نے اعلیٰ صفات والے جلیل القدر مردوں کے پیدا ہونے کے اعتبار سے کم پیداوار والے ان سالوں میں اپنی لگام بھی اصطبلوں میں پھینک دی ہیں۔ مسلمانوں کی حکومت و سیاست کا معاملہ نااہل لوگوں کے سپرد کر دیا گیا ہے اور حق کو ناجائز جگہ پر رکھ دیا گیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((سَيَأْتِي سَنَوَاتٌ خُدَّاعَاتٌ ، يُصَدَّقُ فِيهِنَّ الْكَاذِبُ ، وَيُكَذَّبُ فِيهِنَّ الصَّادِقُ ، وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ ، وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ .))

فَقِيلَ : وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ ؟

قَالَ: الرَّجُلُ التَّافِهُ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ .)) ❶

"عنقریب مسلمانوں کے لیے قیادتِ اعلیٰ کو آگے بڑھانے کے اعتبار سے کم پیداوار والے سال آئیں گے جن میں جھوٹے کو سچا، سچے کو جھوٹا، خائن کو امین اور امانتدار کو خائن سمجھا جائے گا۔ اور اس (دور) میں "رویبضہ" بات کرنے لگے گا۔

سوال کیا گیا کہ "رویبضہ" کیا ہے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: "بے وقوف ترین آدمی جو اجتماعی معاملات میں دخل اندازی کرے۔"

www.KitaboSunnat.com

❶ یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، جسے ابن ماجہ (۴۰۳۶)، احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۹۱/۲)، حاکم (۴/۴۶۶۔۴۶۵، ۵۱۲)، خرائطی نے "مکارم الاخلاق" ص: ۳۰ پر اور "الشجری" نے اپنی کتاب "امالیہ" (۲۵۶/۲، ۲۶۵) میں ذکر کیا ہے۔ اس کی اسناد پر ہونے والی تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ اپنے طرق اور شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے

مسلمانوں کو جہنم میں لے جانے والی دن رات چلی جانے والی چالوں کے باوجود اہل علم اور طلباء علم کی ایک بڑی تعداد دعوت الی اللہ کے میدان میں اتر آئی ہے۔ جو مسلمانوں کے درمیان سانڈ بن کر رہنے والے اور ان کی سرزمین پر فساد کرنے والے گمراہی کے اڈوں، بے راہروی کے مراکز پر اچانک دعوتی وعلمی حملہ کرتے ہیں کیوں کہ ان غیروں کے ٹکڑوں پر پلنے والوں نے اپنی سرگرمیاں انتہائی تیز کر دی ہیں اور وہ یہودی صلیبی تمدن کے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ (مسلمانوں کے متعلق) برے گمان کرنے لگے ہیں کہ: امت نے اسلام سے نکلنے کا پختہ ارادہ اور کبھی نہ لوٹنے کا عزم کر لیا ہے۔

لیکن یہ بہت سے ایسے حقائق کو نہیں جانتے جو ان کے تجزیوں پر پورے نہیں اُترتے اور نہ ہی ان کے اعداد و شمار میں آتے ہیں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کانوں میں ڈاٹ ڈال دیے ہیں جس کی وجہ سے وہ سنتے نہیں، ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ (بات کو) سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیے ہیں سو وہ حقائق کو دیکھ نہیں سکتے۔

ا......وہ انتہائی بنیادی بات سے غافل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکومت (کائنات کی تخلیق سے بھی) پہلے تھی اور (کائنات کے فنا ہونے کے) بعد بھی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا حکم نہیں چلتا، نہ ان کا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۝ ﴾

(یوسف: ۲۱)

"اور اللہ زبردست ہے، جو کام چاہتا ہے پورا کرتا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴾ (البقرہ: ۱۱۷)

''وہ اللہ رب العالمین نیا نکالنے والا (یعنی ایجاد کرنے والا) آسمان اور زمین کا اور جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو فرماتا ہے ہو جا۔ چنانچہ وہ ہو جاتا ہے۔''

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ﴾

(القصص: ٦٨)

''اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے (پیغمبری کے لیے) چن لیتا ہے۔ ان میں سے کسی کو کچھ اختیار نہیں ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کی چالوں اور ان کے مکر وفریب کو ذلیل کر کے زمین پر اس دین (اسلام) کا باقی رہنا لکھ دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خبر بھی دے رکھی ہے:

﴿ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴾ (الصف: ۸۔۹)

''ایسے (کافر) لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ تعالیٰ کے نور (قرآن یا اسلام یا حضرت محمدؐ) کو بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ تو اپنا نور مکمل کر کے رہے گا، گو کافر برا مانیں۔ وہی اللہ ہے جس نے اپنے پیغمبر حضرت محمدؐ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا۔ اس لئے کہ اس کو سب دینوں پر غالب کر دے گو مشرک برا مانیں۔''

یہ خبر اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک اللہ کے دین پر قائم رہے اور انہیں دشمنوں کی چالیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲.....فسادیوں کی مسلمانوں کے گھروں میں الحاد اور صلیبی یہودی بادِ سموم پھیلانے میں کامیابی سے پہلے عام مسلمان بھی صدیوں اس دین کے ساتھ منسلک رہے ہیں۔

چنانچہ اگر مسلمان ایک دفعہ اپنے دین سے غافل ہو بھی گئے ہیں تو یہ ایسے ہی ہے جیسے گرمیوں کی ایک بدلی ہو کہ جیسے ہی امت مسلمہ کے جسم میں ٹھونسے گئے نشے کا اثر ختم ہو گا (بے دینی کی) یہ بدلی بھی تھوڑی دیر بعد چھٹ جائے گی۔ اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ زمین کبھی بھی ایسے شخص سے خالی نہ ہو گی جو حق بات کہہ کر، صراط مستقیم کی نشاندہی کر کے اور دلائل سے بات کو واضح کر کے لوگوں پر اللہ کی حجت قائم کرنے والا ہو۔

۳.....وہ اس بات سے بھی غافل ہیں کہ یہ دین (اسلام) دین حق ہے۔ حق زمین میں ٹھہرتا اور باقی رہتا ہے۔ کیوں کہ یہ لوگوں کو نفع دیتا ہے اور یہ زیادہ مضبوط اور درست ہوتا ہے۔ اور کچھ وقت کے بعد آپ کو ضرور اس بات کا پتہ چل جائے گا۔ ❶

۴.....اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر باقی رہے اور اس جماعت کے لوگوں کو ان کے مخالفین اور رسوا کرنے والے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اسی لیے کہ یہ تمام امت مرحومہ کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہو گی۔

❁❁❁❁

❶ میں نے ان کلمات کے اصل مصدر، محمد قطب کی کتاب " واقعنا المعاصر " سے استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب میں منہج سلف کے حوالے سے بہت سی غلطیاں اور خطرناک قسم کی لغزشیں ہیں جنہیں میں نے ایک الگ رسالے "عقد الخناصر فی ردّ أباطیل واقعنا المعاصر " میں واضح کر دی اہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی بیداری کی صورت حال

جب مسلمان بیدار ہونے لگے تو انہوں نے بہت سے حادثات، اجڑے ہوئے گھر اور نقطہ ہائے نظر دیکھے جو انہیں ان کی عزت کے مرکز یعنی اسلام کو چھوڑنے کی دعوت دے رہے تھے۔ چنانچہ مسلمانوں کی ہر جماعت نے اپنے انداز سے حادثے کا جائزہ لینا شروع کیا جو دوسری جماعتوں سے مختلف تھا۔

اسی لیے سچ کہا جاتا ہے کہ عصر حاضر میں دعوت کے میدان میں کام کرنے والی جماعتوں کے درمیان منہج دعوت، نقطہ آغاز اور آگے بڑھنے والے انداز کے بارے میں بہت وسیع اختلاف پایا جاتا ہے۔

لیکن ان کے باہمی اتحاد کی راہ میں حائل سب سے خطرناک اختلاف دو باتوں کا ہے۔

ا...... اپنے قد کاٹھ (طاقت) سے ناواقفیت

۲...... کتاب وسنت کو سمجھنے اور سیکھنے کے مصادر میں اختلاف

اپنے قد کاٹھ (طاقت) سے ناواقفیت:

ہم ہمیشہ دیکھتے آئے ہیں کہ دعوت الی اللہ کے میدان میں کام کرنے والی بہت سی جماعتوں کے ذہنوں میں جماعتی تنگ نظری راسخ ہو چکی ہے۔ چنانچہ انہیں اپنے علاوہ کوئی نظر ہی نہیں آتا اور وہ اپنے گردوپیش موجود دوسری جماعتوں کے وجود کو ہی ہڑپ کر جاتی ہیں۔

معاملہ یہاں تک بڑھ گیا ہے کہ ہمیں بعض جماعتیں یہ دعوی کرتی نظر آتی ہیں: وہی جماعۃ المسلمین اور ان کا بانی امام المسلمین ہے۔ اسی پر انہوں نے بہت سے توہمات کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ بعض جماعتیں تو اپنے امام کی بیعت کے وجوب کا دعویٰ کرتی ہیں اور کچھ جماعتیں قرون خیر کے بعد کے مسلمانوں کی اکثریت کی تکفیر کرتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی گروہ کا خیال ہے کہ وہی وہ مرکزی جماعت ہے جس کے لیے دوسرے تمام لوگوں پر واجب ہے کہ وہ گرد وپیش سے سمٹ کر اس کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

ان میں سے اکثر جماعتیں یہ بھول چکی ہیں کہ وہ تو مسلمانوں کی اجتماعیت کو بحال کرنے کے لیے کام کر رہی ہیں۔ چنانچہ اگر مسلمانوں کی جماعت موجود ہوتی اور امام موجود ہوتا تو ہمیں یہ اختلاف اور گروہ بندی نظر نہ آتی جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے لیے کام کرنیوالے مسلمانوں میں سے چند گروہ ہیں بس۔ یعنی اہل قبلہ میں سے ہیں لیکن جماعۃ المسلمین نہیں ہے۔

جماعت المسلمین......؟

محترم مسلمان بھائی! جان لے کہ جماعت المسلمین وہ ہوتی ہے جس کی لڑی میں تمام مسلمان پروئے ہوئے ہوں۔ ان کا ایک امام ہو جو اللہ کے احکام نافذ کرتا ہو، اس کی اطاعت اور بیعت واجب ہو، اس کو اپنا ہاتھ تھما دیا جائے اور دل اس کے سپرد ہو۔

یہی وہ اسلامی حکومت ہوگی جس کا سربراہ اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کرنے والا خلیفہ ہوگا۔ رہی وہ جماعتیں جو خلافت کے قیام کے لیے کام کر رہی ہیں تو وہ مسلمانوں میں سے چند جماعتیں ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ وہ باہم ایک دوسرے سے تعاون کریں اور اپنے افراد کے مابین رکاوٹوں کو ختم کریں تاکہ وہ توحید وسنت اور اسلاف امت کے فہم کے جھنڈے تلے مشترکہ باتوں پر جمع ہوسکیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری جلد ۱۳ صفحہ ۳۷ پر امام طبری رحمہ اللہ کا درج ذیل قول نقل کیا ہے:

> ''اس بارے میں اور ''جماعت'' کے متعلق اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ: (التزام جماعت) واجب ہے اور جماعت اکثریت کو کہتے ہیں۔ پھر (اس کی دلیل کے طور پر) محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول پیش کرتے ہیں کہ ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے موقع پر ان سے جس کسی نے بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کیا تو انہوں نے اسے یہی وصیت کی: جماعت کو لازم پکڑ لو کیوں کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔''

بعض علماء کہتے ہیں: ''جماعت سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں نہ کہ ان کے بعد والے لوگ۔''

بعض کہتے ہیں: ''جماعت سے مراد اہل علم ہیں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلوق پر حجت بنایا ہے اور لوگ دین کے معاملے میں ان کے تابع ہیں۔''

درست بات یہ ہے کہ حدیث سے مراد ان لوگوں کی جماعت کے ساتھ منسلک ہونا ہے جو مسلمانوں کے متفقہ امیر کی اطاعت میں ہوں۔ لہٰذا جو اس امیر کی بیعت کو توڑے گا وہ جماعت سے نکل جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب لوگوں کا ایک امام نہ ہو اور وہ گروہوں میں بٹ چکے ہوں تو کوئی شخص کسی بھی فرقے کے پیچھے نہ چلے البتہ اس میں اگر استطاعت ہو تو وہ شر میں واقع ہونے کے ڈر سے سب فرقوں سے الگ ہو جائے۔ تمام احادیث میں جو کچھ بھی آیا ہے وہ اسی پر دلالت کرتا ہے اور اسی صورت میں بظاہر اختلافی روایات کو جمع کیا جا سکتا ہے۔''

مسلمان پر واجب ہے کہ ان جماعتوں کی ان معاملات میں مدد کرے جو حق ہیں۔ اور مسلمان پر یہ بھی لازم ہے کہ وہاں ان باتوں میں ان کی خیر خواہی اور راہنمائی کرے جن میں (یہ جماعتیں) حق کی مخالفت کرتی ہیں یا حق تک پہنچنے میں قاصر رہی ہیں۔

اور ان جماعتوں پر واجب ہے کہ یہ ان باتوں میں باہم ایک دوسرے سے تعاون کریں جن کے درست ہونے پر سب کا اتفاق ہو اور اختلافی مسائل میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ انہیں اس مسئلہ میں صراط مستقیم کی ہدایت دے۔ [1]

---

[1] برعکس جماعتی اصول کے کہ: ''اتفاقی باتوں میں ہم ایک دوسرے کا تعاون کریں گے لیکن اختلافی مسائل میں ہم ایک دوسرے کو معذور سمجھیں گے۔'' اس قاعدے کے نقصان اور خطرے کو بھائی حمد العثمان حفظہ اللہ نے اپنی کتاب ''زجر المتهاون بضرر قاعدة العذر والتعاون'' میں فصاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مسلمانوں ⇐⇐⇐

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ان جماعتوں پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ اسلام کے بلند و بالا محل کی تعمیر اور اس کی عظمت کی تجدید کے لیے ایک ہاتھ بن جائیں۔ اس لیے اگر یہ الگ الگ رہیں گی تو یہ ایسا عظیم کام نہ کر سکیں گی اللہ تعالیٰ تو نیکوکاروں کا والی بنتا ہے۔

ان جماعتوں پر یہ بھی واجب ہے کہ اپنے پیروکاروں کو تمام مسلمانوں کی محبت اور حق کی غذا دیں۔ تاکہ فرقہ بندی کی وہ چٹانیں ریزہ ریزہ ہو جائیں جنھوں نے اس کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ہے، ان کی قوت کو کمزور کر دیا ہے اور ان کے رعب کا خاتمہ کر دیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ (ایک بات یہ بھی ہے کہ) ان جماعتوں سے نکلنے والا جماعۃ المسلمین سے خارج نہیں ہوتا کیوں کہ ان جماعتوں کی یہ خصوصیت نہیں ہے اور نہ ہی ان کے اہلیان میں امامت کا دعویٰ کرنے کی اہلیت ہے۔

کتاب و سنت کے فہم اور اس کو سیکھنے کے مصادر میں اختلاف:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فتنوں اور برائیوں کے زمانے میں کہ جب مسلمانوں کی کوئی جماعت اور امام نہ ہوں۔ جہنم کی طرف بلانے والے تمام فرقوں سے علیحدگی کا حکم دیا۔

علمائے کرام نے نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی مختلف شروحات کی ہیں۔ جس بات پر اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھولا ہے وہ یہ ہے کہ اس نبوی حکم میں حق کو لازم پکڑنا، اہل حق کی مدد کرنا

⇦⇦⇦ پر نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا شرعی طور پر واجب ہے بالخصوص دعوت کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے۔ اور یہ تعاون صرف دو بنیادوں پر مکمل ہو سکتا ہے۔ (۱) سلف صالحین کا منہج۔ (۲) گروہ بندی کو ترک کرنا۔ رہی یہ بات کہ ہر جماعت اور فرقہ سلف کے مخالف اپنے عقائد پر قائم بھی رہے اور اس کا دوسروں سے الگ مستقل ڈھانچہ بھی ہو تو ایسا تعاون پھر یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح کا ہوگا کہ: ﴿تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ﴾ ...... ''اے پیغمبر! آپ انہیں متحد سمجھتے ہیں حالانکہ ان کے دلوں میں اختلاف ہے۔'' رہی اہل سنت کے نام سے منسوب بعض لوگوں کی اس کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش (حالانکہ وہ سلفیت کی بھی دعوت ہے) تو آپ ان کے دھوکے میں نہ آئیں۔ کیوں کہ ان کی باتیں شہد کی طرح ہیں لیکن منہج سلف رکھنے والے علماء کے بارے میں ان کے موقف نیزوں کی طرح ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حق کی بنیاد پر باہمی تعاون کو واجب قرار دیا گیا ہے۔ اس کی وضاحت درج ذیل ہے۔

۱......یہ سلف صالحین والے فہم کے مطابق کتاب وسنت کو لازم پکڑنے کا حکم ہے۔ اس پر جناب عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے:

((مَنْ يَعِشْ مِنكُمْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ؛ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ .)) ❶

''تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا، تو تم نئی نئی باتیں گھڑنے سے بچنا، کیونکہ یہ گمراہی ہے۔ اور تم میں سے جو شخص اس زمانے کو پائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ میرا اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا طریقہ اختیار کرے اور اسے مضبوطی سے دبوچ رکھے۔''

حدیث حذیفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اختلاف کی صورت میں تمام گمراہ فرقوں سے الگ ہو کر درخت کی جڑ پر دانت گاڑ دیں۔

اور حدیث عرباض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عرباض رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اختلاف کے وقت فہم صحابہ کے ساتھ سنت نبوی کو دانتوں سے دبوچے رکھیں (یعنی سختی سے سنت نبوی پر کار بند رہیں) اور یہ کہ وہ بدعتوں سے دور رہیں کیوں کہ بدعات گمراہی ہیں۔

جب ہم دونوں حدیثوں کو جمع کریں تو بہت عمدہ معنیٰ ظاہر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جماعت المسلمین اور ان کے امام کی عدم موجودگی میں گمراہ فرقوں کے ظہور کے وقت سلف صالحین رضی اللہ عنہم کے فہم کے مطابق سنت نبوی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔

۲......اس مفہوم پر آپ کے لیے یہ چیز بھی رہنمائی کا کام دیتی ہے کہ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ میں درخت کی جڑ کو چبانے کے حکم سے مراد ظاہری معنیٰ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ

❶ اس کی تخریج آگے ''کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منہج علمی تھا؟'' والے عنوان کے تحت آرہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حق پر ثابت قدم، جمے رہنا اور راہ حق سے ہٹے ہوئے گمراہ فرقوں سے الگ ہو جانا۔

یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ:

''عنقریب اسلام کے شجر سایہ دار کو طوفانی ہوائیں تباہ کر دیں گی۔ اس کی شاخیں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی اور صرف اس کی جڑ مضبوطی سے سیدھی کھڑی رہے گی۔ اس وقت مسلمانوں پر واجب ہوگا کہ وہ اپنے مال و جان کو قربان کر کے اس جڑ کی نگہداشت کریں کیوں کہ جلد ہی یہ گرم ہواؤں کی شدت کے باوجود دوبارہ پھلے پھولے گی۔''

۳...... اس وقت ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ اس جماعت کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھائے کہ جس نے اس باقی ماندہ جڑ کو پے در پے فتنوں اور آزمائشوں کے سیاہ بادلوں سے بچانے کے لیے گھیرے میں لے رکھا ہوگا۔

یہ گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا حتی کہ ان میں سے آخری لوگ دجال سے لڑیں گے۔ ❶

حدیثِ حذیفہ سے حاصل ہونے والے تین اہم نکات

مذکور بالا تشریح کے ساتھ ساتھ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ کا آخری حصہ تین باتوں سے پردہ اٹھاتا ہے۔

۱...... جماعت المسلمین کے ساتھ منسلک ہونے اور ان کے اماموں کی اطاعت کا وجوب، خواہ وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہی کیوں نہ ہوں۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں سنی؟ صحابی بیان کرتے ہیں:

میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں یہ زمانہ پاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا:

((تَسْمَعُ وَتُطِیعُ الْأَمِیرَ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ .))

''تو امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ چاہے تیری پیٹھ پر (کوڑے)

---

❶ اس مسئلہ میں وارد ہونے والی احادیث کو ہم عنقریب وضاحت سے بیان کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارے اور تیرا مال چھین لے پھر بھی تو اس کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا۔'' ❶

یہ ایک ایسا حکم ہے کہ بہت سے مسلمانوں نے اس سے لاعلمی کی وجہ سے کہ جب خلافت کی سرزمین پر بعد میں آنے والے خلفاء کے ظلم و فساد کو دیکھا تو انہوں نے خلافت کے خاتمے کے لیے کفار سے معاہدوں کی کوشش شروع کر دی۔

انہوں نے اس بات کو بھلا دیا کہ ائمہ کے خلاف خروج اس وقت تک جائز نہیں جب تک ان میں کفر بواح یا شرک صریح نہ دیکھ لیں۔ اس کے ثبوت کے لیے کتاب و سنت اور اسلاف کی آراء سے اخذ شدہ اصولوں کے تحت دیے گئے صالح علماء کے فتویٰ کی بطور دلیل ضرورت ہوتی ہے۔

۲......اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت اور امام نہ ہو تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ گمراہ فرقوں اور فرقہ بندی والی جماعتوں سے الگ ہو جائے۔

۳......گمراہ فرقوں سے الگ رہنے کا مطلب یہ نہیں کہ ان سے مکمل طور پر الگ ہو کر باطل کو آزاد چھوڑ دیا جائے اور وہ بغیر کسی رکاوٹ کے حملے کرتا اور دندناتا پھرے، بلکہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس دین کے اصول (کتاب و سنت) کو تھامے رکھیں۔ رسول ﷺ کے صحابہ اور ان کے راستے پر چلنے والے ائمہ ہدایت کے فہم کے مطابق ان دونوں (کتاب و سنت) کو سمجھیں اور ان دو عظیم شرعی بنیادوں کی طرف انسانوں کو دعوت دیں کہ جن دونوں کی عنقریب زمین اور اہل زمین پر حکومت ہوگی۔ اس بات کا علم آپ کو کچھ عرصے کے بعد ضرور ہو جائے گا۔ اس لیے کہ گمراہ فرقوں کے وجود کا یہ مطلب نہیں کہ زمین اللہ کی حجت قائم کرنے والوں سے خالی ہو چکی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے متواتر احادیث میں اس بات کی خبر دی ہے کہ قیامت تک حاملین حق کا ایک گروہ باقی رہے گا جن کو ان کے مخالفین اور ان کو ذلیل کرنے والے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

❶ اسے مسلم نے بیان کیا ہے۔ (۱۲/۲۳۶-۲۳۷-نووي).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی بیداری کی راہ کا سنگ میل

۱......امت مسلمہ کی موجودہ صورت حال سنت مطہرہ میں بڑے واضح الفاظ میں بیان کی گئی ہے، لہٰذا عصر حاضر میں دینی کام کے خواہش مند افراد کے لیے ضروری ہے کہ وہ کتاب وسنت کے عالم ہوں اور محض اپنی عقلوں، اپنے اندازوں اور تجربات کی بنیاد پر معاملات میں غور وفکر (قیاس) کرنے کو چھوڑ دیں۔

اسی لیے کتاب وسنت سے جاہل محض، صرف تحریکی شعور رکھنے والے اور حالات سے بے خبر نام نہاد علماء کا وجود دعوت الی اللہ کے میدان میں کام کرنے والی جماعتوں کو ان کی عزت کے مرکز اور سرچشمہ ہدایت سے دور کرنے کا سبب بنتا ہے۔

۲......کتاب وسنت کے علماء پر واجب ہے کہ وہ اسلام کے لیے کام کرنے والی جماعتوں کی راہنمائی کے اپنے منصب پر متمکن ہوں۔ کیونکہ وہی اس امت کے قائدین اور راہنما ہیں۔ اگر وہی دنیا کی طرف مائل ہو گئے اور قافلۂ دعوت سے پیچھے رہ گئے تو کون مسلمان نوجوانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے طوفان کو صحیح رخ دے گا جن کا نصب العین اسلام کی عظمت وسربلندی ہوتی ہے۔

۳......اسلام کو اس ''دُھند'' سے صاف کرنا ضروری ہے کہ جس نے اس کے مزے کو کرکرا اور اس کے چشمہ کو گدلا کر دیا ہے تاکہ یہ دین حنفی صحیح دعوتی لباس میں چمکدار، نہایت صاف ستھرا ہو کر واپس (اپنی اصلی حالت میں) پلٹ آئے۔

۴......ایک بیدار مغز قوم کی تربیت کی ضرورت ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مثالی قوم تیار کی تھی۔

۵......اسلام کے لیے کام کرنے والے تمام لوگوں کی کوششوں کو متحد ومشترک ہونا ضروری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تاکہ وہ ایسی جماعت المسلمین کی تشکیل کی راہ میں تیزی سے آگے بڑھ سکیں جو تمام مسلمانوں کے درمیان محبت پیدا کر دے۔

٦...... اسلام کے لیے کام کرنے والے تمام لوگوں کا نقطۂ اتحاد اور جماعت المسلمین کی تشکیل کے لیے جمع ہونے کی بنیاد، خالص خیر کا ہی مرحلہ ہے۔ یہ وہ راہ ہے جس پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کار بند تھے۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مخلص لوگوں کو ایسی جماعت المسلمین تشکیل دینے کی توفیق عطا فرمائے جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے والی ہو۔ تاکہ اسلامی ریاست کا جھنڈا پھر سے لہرانے لگے اور اس دن مومن اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ خوش ہوں گے۔ اللہ نیکوکاروں کی سرپرستی ضرور فرماتا ہے۔

صرف منہج سلف کی پیروی ہی اس خواب کو شرمندہ تعبیر کر سکتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلف وسلفیّت

لغوی، اصطلاحی اور زمانی اعتبار سے

ہم چاہتے ہیں کہ سلفی منہج پر بصیرت کے ساتھ چلنے والا...... اور اس کی شرط یہ ہے:

﴿ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ﴾

(یوسف: ۱۰۸)

''(اے پیغمبر) کہہ دے میری راہ یہ ہے کہ میں تم کو اللہ کے طرف سمجھ بوجھ کر بلاتا ہوں (دلیل رکھ کر) اور جو میری پیروی کرے (وہ بھی اسی راہ پر چلے)۔''

یہ جان لے کہ اس کلمہ اور اس کے مشتقات کا مدلول ہلاک کر دینے والی گروہی بندشوں سے بلند و بالا اور پوشیدگی و پیچیدگی کی دہلیزوں سے ماوراء ہے۔ کیونکہ یہ نصف النہار کے سورج کی طرح واضح ہے۔ اللہ رب العالمین کا فرمان گرامی ہے:

﴿ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ﴾ (فصلت: ۳۳)

''اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی (تابعداری) کی طرف (لوگو) کو بلائے اور (خود بھی) اچھے کام کرے اور (زبان سے) کہے میں بھی (اللہ کا) تابعدار ہوں۔''

سلف کا لغوی معنی

لغوی اعتبار سے یہ کلمہ ان لوگوں پر بولا جاتا ہے جو گزر چکے ہیں۔ وہ علم، ایمان، فضیلت اور نیکی میں سب سے بڑھ کر تھے۔

ابن منظور ''لسان العرب'' (۱۵۹/۹) پر لکھتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور اسی طرح سلف ان لوگوں کو بھی کہتے ہیں جو آپ کے آباؤ اجداد اور رشتہ داروں میں سے آپ سے پہلے گزر چکے ہوں۔ عمر اور مقام و مرتبہ میں آپ سے زیادہ ہوں۔ اسی لیے صدر اول کے تابعین کو سلف صالحین کہا جاتا ہے۔"

میں کہتا ہوں: رسول اکرم ﷺ کا اپنی بیٹی فاطمۃ الزہراء کو یہ کہنا: ((فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ .)) ❶ "یعنی تیرے لیے بہترین توشہ میں ہوں۔" اسی معنی میں ہے۔

اور نبی کریم ﷺ کا آپ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت یہ قول بھی مروی ہے۔ فرمایا:

((اِلْحَقِي بِسَلَفِنَا الصَّالِحِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنَ .)) ❷

"تو ہمارے سلف صالح عثمان بن مظعون سے مل جا۔"

اصطلاحاً

یہ صفت لازمہ ہے۔ جب اسے مطلق ذکر کیا جائے تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ خاص ہوتا ہے اور تابعین و تبع تابعین اس اصطلاح میں ان کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔

قلشانی رحمہ اللہ "تحرير المقاله من شرح الرسالة (ق:٣٦)" میں فرماتے ہیں:

"سلف صالحین ابتدائی دور (صدر اوّل کے مسلمانوں) کو کہتے ہیں جو علم میں پختہ، نبوی ہدایت پر چلنے والے اور آپ ﷺ کی سنت کی حفاظت کرنے والے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی محبت کے لیے چنا، اپنے دین کے قیام کے لیے منتخب کیا اور انہیں امت کی امامت کے لیے پسند فرمایا۔ انہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کر دیا، امت کی خیر خواہی اور اس کے نفع کے لیے

❶ صحيح مسلم (٢٤٥٠) (٩٨).

❷ اسے احمد نے (۱/ ۲۳۷۔ ۲۳۸) اور ابن سعد نے "الطبقات" (۸/ ۳۷) میں بیان کیا ہے اور احمد شاکر نے "شرح المسند" (۳۱۰۳) پر اسے صحیح کہا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ ہمارے استاد علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اسے "الضعیفہ"، حدیث: ۱۷۱۵ پر علی بن زید بن جدعان کی وجہ سے معلول کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارغ ہو گئے اور اللہ کی رضا میں اپنی جانوں کو کھپا دیا۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے درج ذیل فرمان کے ساتھ ان کی تعریف کی ہے، فرمایا:

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ﴾ (الفتح: ٢٩)

"محمد اللہ کا پیغمبر ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں (یعنی صحابہ) وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں (ایک دوسرے پر) رحم دل ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝﴾ (الحشر: ٨)

"اور ان مہاجرین محتاجوں کا بھی (حق) ہے جو اپنے گھر بار اور مال دولت سے نکال دیئے گئے۔ وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کی تلاش میں ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ تو سچے (ایماندار) ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں مہاجرین اور انصار کا ذکر کیا، پھر ان کے پیروکاروں کی تعریف کی اور ان کے لیے اور ان کے بعد آنے والوں کے لیے اپنی رضا کا اعلان فرمایا ہے۔

پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو عذاب کی وعید سنائی جو ان کی مخالفت کرتے ہیں اور ان کے علاوہ کسی اور کے راستے کی پیروی کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝﴾

(النساء: ١١٥)

"اور جو کوئی سچی راہ کھل جانے کے بعد (یعنی پیغمبر کی پیغمبری معلوم ہو جانے کے بعد) پھر پیغمبر کا خلاف کرے اور مسلمانوں کے راستہ کے سوا دوسرا راستہ لے ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو اسی راہ پر چلنے دیں گے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے۔ تو وہ پہنچنے کی بہت ہی بُری جگہ ہے۔"

لہٰذا ان کی نقل کردہ باتوں میں ان کی پیروی کرنا، ان کے عمل میں ان کے نقش قدم پر چلنا اور ان کے لیے استغفار کرنا واجب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ﴾ (الحشر: ١٠)

"اور ان لوگوں کا (بھی حق) ہے جو مہاجرین اور انصار کے بعد (مسلمان ہو کر) آئے اور وہ دعا کرتے ہیں: اے ہمارے رب! تو ہم کو اور ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے، بخش دے۔"

قدیم و جدید اہل کلام نے اس اصطلاح کا اقرار کیا ہے۔ امام غزالی اپنی کتاب "إلجام العوام عن علم الكلام" کے صفحہ نمبر ۶۲ پر لفظ سلف کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "أَعْنِيْ مَذْهَبَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ" ...... "میری مراد صحابہ اور تابعین کا مذہب ہے۔"

امام بیجوری رحمہ اللہ "شرح جوهرة التوحيد" صفحہ نمبر ۱۱۱ پر لکھتے ہیں "سلف سے مراد گزشتہ انبیاء، صحابہ، تابعین اور تبع تابعین ہیں۔"

خیر و برکت والے قرون اولیٰ میں اہل علم اس اصطلاح کو صحابہ کے دور اور ان کے منہج کے لیے استعمال کرتے رہے ہیں۔

۱...... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (فتح الباری (٦/ ٦٦) راشد بن سعد نے کہا: ((كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّوْنَ الْفُحُوْلَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ)) ...... سلف صالحین مردانگی کو پسند کرتے تھے۔ اس لیے کہ مردانگی باقی خوبیوں سے زیادہ جرأت و جسارت والی ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لفظ سلف کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"أَيْ: مِنَ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ."

"سلف سے مراد صحابہ اور ان کے بعد کے لوگ ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں: سلف سے مراد محض صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں کیوں کہ راشد بن سعد تابعی ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے نزدیک سلف صحابہ ہیں۔

۲...... فتح الباری (۵۵۲/۹) میں ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "بَابُ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ." "اس بات کا بیان کہ سلف اپنے گھروں اور سفروں کے لیے کھانا اور گوشت وغیرہ ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔" تو اس میں میرا مؤقف یہ ہے کہ یہاں بھی لفظ سلف سے صحابہ مراد ہیں۔

۳...... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (۳۴۲/۱۔ فتح): "وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ عِظَامِ الْمَوْتٰى نَحْوَ الْفِيْلِ وَغَيْرِهِ. أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُوْنَ بِهَا وَيَدَّهِنُوْنَ فِيْهَا، لَا يَرَوْنَ بَأْسًا."

"اور زہری رحمہ اللہ مردار؛ مثلاً ہاتھی وغیرہ کی ہڈیوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: میں نے علماء سلف میں سے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ ان کے ساتھ کنگھی کرتے تھے اور ان میں تیل لگاتے تھے۔ اور اس میں کوئی گناہ نہیں سمجھتے تھے۔"

میں کہتا ہوں اس سے مراد بھی صحابہ ہیں کیوں کہ زہری رحمہ اللہ تابعی تھے۔

۴...... امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی "صحیح" کے مقدمہ میں (صفحہ ۱۶ پر) محمد بن عبداللہ کے طریق سے روایت بیان کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے علی بن شقیق سے سنا، وہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو لوگوں کے مجمع عام میں یہ کہتے ہوئے سنا:

((دَعُوْا حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ ؛ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ .))

"عمرو بن ثابت کی حدیث کو چھوڑ دو کیوں کہ وہ سلف کو گالیاں دیتا تھا۔"

میں کہتا ہوں: یہاں بھی مراد صحابہ ہیں۔

۵...... اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اِصْبِرْ نَفْسَكَ عَلَى السُّنَّةِ ، وَقِفْ حَيْثُ وَقَفَ الْقَوْمُ ، وَقُلْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا قَالُوْا وَكُفَّ عَمَّا كَفُّوْا عَنْهُ، وَاسْلُكْ سَبِيْلَ سَلَفِكَ الصَّالِحِ، فَإِنَّهُ يَسَعُكَ مَا وَسِعَهُمْ .))

''خود کو سنت پر قائم رکھ، اور جہاں امت ٹھہر جائے وہاں ٹھہر جا، جو وہ کہیں وہی تو کہہ۔ جس سے وہ رک جائیں تو بھی رک جا اور اپنے سلف صالحین کے راستے پر چل۔ کیوں کہ تیرے لیے وہی جائز ہے جو ان کے لیے جائز تھا۔'' ❶

میں کہتا ہوں: یہاں بھی مراد صحابہ ہیں۔

لہٰذا لفظ ''سلف'' نے یہی اصطلاحی معنی حاصل کر لیا ہے اور اس کے علاوہ پر نہیں بولا جا سکتا۔

زمانی اعتبار سے لفظ سلف کا مفہوم

زمانی اعتبار سے یہ لفظ خیر القرون پر دلالت کرنے کے لیے اور ان میں سے جو لوگ اتباع اور اقتداء کے زیادہ لائق ہیں ان پر دلالت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور یہ پہلے تین ادوار ہیں جن کے بہترین ہونے کی گواہی تمام مخلوق میں سے بہترین ذات محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان نے دی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ .)) ❷

''بہترین زمانہ میرا ہے، پھر ان لوگوں کا جو ان سے ملے ہوئے ہوں گے۔ پھر ان کا جو ان کے بعد آئیں گے پھر اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسموں سے سبقت کرے گی اور ان کی قسمیں ان کی گواہی سے سبقت کریں گی۔''

لیکن لفظ ''سلف'' کا مفہوم متعین ہو جانے کے بعد زمانی تحدید زیادہ مشکل نہیں رہی۔ کیوں کہ ہمیں بہت سے بدعتی اور گمراہ فرقے نظر آتے ہیں جنھوں نے اسی زمانے میں سر اٹھانا شروع کر دیا تھا۔ لہٰذا کسی انسان کے محض اس زمانے میں موجود ہونے کی بناء پر یہ نہیں

❶ آجری نے اسے ''الشریعہ'' میں ص: ۵۸ پر بیان کیا ہے۔

❷ یہ متواتر حدیث ہے۔ اس کی تخریج عنقریب آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جاسکتا وہ منہج سلف پر تھا جب تک کہ وہ کتاب و سنت کے فہم میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی موافقت نہ کرتا ہو۔ اسی لیے علماء اس اصطلاح کو ''السلف الصالح'' کے لفظ سے مقید کرتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ''السلف'' کی اصطلاح بہت مطلق ذکر ہوتو اسے محض سبقت زمانی کی طرف نہیں پھیرا جائے گا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور ان کے متبعین ہی مراد لیے جائیں گے۔ اس اعتبار سے سلف کی اصطلاح متعین ہوگئی۔ چنانچہ اس کا اطلاق اس شخص پر کیا جائے گا جو اسی عقیدے اور منہج پر رہتا ہے، جو اختلاف و انتشار سے پہلے تھا اور جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

سلفیّت

یہ ''سلف'' کی طرف نسبت ہے اور یہ نسبت اس منہج کی طرف ہے جو مضبوط اور قابل تعریف ہے، نہ کہ ایک نئے مذہب کی اختراع۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ''مجموع الفتاویٰ'' کی جلد ۴ صفحہ ۱۴۹ پر فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنا مذہب سلف والا بتائے اور اس کی طرف نسبت کرے تو اس پر کوئی عیب نہیں۔ بلکہ اس کی اس نسبت کو قبول کرنا بالاتفاق واجب ہے کیوں کہ سلف کا مذہب حق کے سوا کچھ نہیں ہے۔''

بعض ایسے لوگ جو سلفیت کو جانتے تو ہیں لیکن جب سلفیت کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے انحراف کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک نئی اسلامی جماعت کی کوشش ہے جس نے خود کو مرکزی اسلامی جماعت سے الگ کرلیا ہے اور یہ اکیلی اس معنی کا متعین مفہوم اپنے لیے رکھتی ہے۔ (1) یہ جماعت باقی مسلمانوں سے اپنے احکام و میلان کے ساتھ ایک خاص

---

(1) ڈاکٹر بوطی نے جو سلفیت کی بابت لکھا ہے وہ اس کی کتاب " السلفية مرحلة زمانية مباركة لا مذهب اسلامي" میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ " ظاهره الرحمة و باطنه من قبله العذاب " یعنی ظاہری طور پر تو منہج رحمت نظر آتی ہے لیکن درحقیقت عذاب کا پلندہ ہے: (۱)..... اس نے تلقی، استدلال اور استنباط میں سلف کو ان کے علمی منہج سے عاری ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور یوں اس نے سلف کو ایسے ان پڑھ لوگ بنا کر پیش کیا ہے جو کتاب کو اپنی خواہشات کے مطابق ڈھالتے تھے۔ (۲)..... سلفیت کو اس نے محض ایک تاریخی ⇦⇦⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتیاز رکھتی ہے۔ بلکہ ان سب سے یکسر مختلف ہے حتیٰ کہ اپنے ذاتی مزاج اور اخلاقی بیماریوں کے ذریعے بھی۔ حالاں کہ منہج سلف میں اس بات کا بالکل ہی دخل نہیں کیوں کہ سلفیت کا مطلب ہے:

"ایسا اسلام جو قدیم تہذیبوں کی خصوصیات اور مختلف فرقوں کی خرافات سے بالکل پاک اور کتاب وسنت کی صورت میں کامل واکمل اور فہم سلف کے مطابق ہو جن کی کتاب وسنت کی نصوص میں تعریف کی گئی ہے۔"

پیچھے بیان کردہ گمان ایسے لوگوں کے توہمات کی پیداوار ہے جو اس بابرکت کلمہ طیبہ سے نکل گئے ہیں جس کی جڑیں اس امت کی تاریخ کے صفحات میں مستحکم ہیں حتیٰ کہ یہ سلسلہ ابتدائی دور تک جا پہنچتا ہے۔ یہاں تک یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ لفظ اس تحریک اصلاح کی پیداوار ہے جس کا جھنڈا مصر پر انگریزی استعمار کے زمانے میں جمال الدین افغانی اور محمد عبدہ نے اٹھایا تھا۔ ❶

⇐⇐⇐ دور ثابت کیا ہے جو گزر چکا اور ختم ہو چکا ہے۔ اب محض وہ ایک افسانہ اور خواہشات سے زیادہ نہیں۔ (۳)...... اس نے دعویٰ کیا ہے کہ سلف کی طرف نسبت کرنا بدعت ہے۔ چنانچہ اس نے ایک ایسی بات کا انکار کیا جس کی آواز نے لوگوں کے کان بھر دیے تھے اور جس کو آگے روایت کرنے والے شہسوار لوگ تھے۔ (۴)...... خلف کے مذہب کو صحیح ثابت کرنے کے لیے سلف کے منہج کو تنگدامن ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب کہ وہ خواہشات کی گمراہیوں سے بچنے کے لیے خلف کے مذہب کیطرف رجوع کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے تاریخی حقائق چھپا لیے اور یہ ظاہر کیا کہ خلف کا مذہب امت مسلمہ کی شخصیت کی تکمیل اور اسلامی منہج کو آسان صورت میں پیش کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔

❶ اس دعویٰ پر کئی اعتراضات وارد ہوتے ہیں: (۱)...... جس تحریک کی بنیاد جمال الدین افغانی اور محمد عبدہ نے رکھی تھی وہ سلفی تحریک نہیں بلکہ وہ تو صرف خلفی اور عقلی تحریک ہے۔ انہوں نے عقل کو نقل پر حاکم بنا دیا ہے۔ (۲)...... جمال الدین افغانی کی اصلیت کے متعلق بہت سی کتابیں منظر عام پر آئی ہیں اور اس کے مخالفین نے اس کے متعلق بہت سے شبہات پیش کیے ہیں جو اس کے پیروکار کو اس کے بارے میں سوچنے اور اس سے بچنے پر مجبور کرتے ہیں۔ (۳)...... تاریخی حقائق سے محمد عبدہ کا "فساد انگیز تحریک ماسونیت" کے ساتھ تعلق ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اس کا جواب یہ پیش کیا گیا ہے کہ یہ اس کیساتھ دھوکا ہوا تھا اور اسے اس کی حقیقت کا علم نہیں تھا۔ (۴)...... افغانی اور محمد عبدہ کی تحریک کے ساتھ سلفیت کا تعلق جوڑنا سلفیت پر نری تہمت اور ان کی طرف سے لگائے گئے الزامات اور اعتراضات میں سے ایک الزام ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وہم کا حامل یا اس کو نقل کرنے والا دراصل سلف صالحین کے ساتھ متصل اس کلمے کی تاریخ، معنی، اشتقاق اور زمانے کے اعتبار سے جاہل ہوتا ہے۔ کیوں کہ پہلے دور کے اہل علم عقیدہ اور منہج میں فہم صحابہ رضی اللہ عنہم کی پیروی کرنے والے شخص کو سلفی کہتے تھے۔

چنانچہ مؤرخ اسلام حافظ امام ذھبی رحمہ اللہ "سیر اعلام النبلاء" جلد: ۱۶، صفحہ: ۴۵۷ پر حافظ دار قطنی رحمہ اللہ کا مقولہ نقل کرتے ہیں کہ:

((مَا شَيْءٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِ الْكَلَامِ .))

''میرے نزدیک علم الکلام سے زیادہ قابل نفرت کوئی چیز نہیں۔''

پھر فرماتے ہیں:

((لَمْ يَدْخُلِ الرَّجُلُ اَبَدًا فِيْ عِلْمِ الْكَلَامِ وَلَا الْجِدَالِ، وَلَا خَاضَ فِيْ ذٰلِكَ ، بَلْ كَانَ سَلَفِيًّا .))

''کوئی بھی شخص جو کبھی علم کلام اور جھگڑے والی گفتگو میں داخل نہیں ہوا، اور نہ ہی اس نے کبھی اس میں غور و خوض کیا تو وہ سلفی ہوتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند شبہات اور ان کا ازالہ

ا……کیا ''سلفی'' نام رکھنا بدعت ہے؟

ا: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ''سلفی'' نام رکھنا بدعت ہے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ نام نہیں رکھا۔

جواب:

''سلفیت'' کا لفظ عہد نبوی اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس لیے استعمال نہیں کیا جاتا تھا کہ اس وقت اس کی ضرورت نہیں تھی۔ چوں کہ پہلے دور کے مسلمان صحیح اسلام پر تھے، اس لیے لفظ 'مسلفیت'' کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اس لیے کہ وہ فطری اور قدرتی طور پر ہی سلفیت پر تھے۔ چنانچہ جس طرح وہ بغیر غلطی اور خرابی کے فصیح عربی بولتے تھے حالانکہ اس وقت نحو، صرف اور بلاغت کے علوم نہیں تھے۔حتی کہ غلطی ظاہر ہونے لگی۔تب یہ علوم بھی وجود میں آئے تاکہ زبان کے استعمال کو محفوظ کرلیا جائے۔ اسی طرح جب جماعت المسلمین سے انحراف اور علیحدگی سامنے آئی تو معاشرے میں سلفیت کا لفظ بھی منظر عام پر آیا۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث افتراق میں اپنے درج ذیل فرمان کے ساتھ اس کے معنیٰ کی وضاحت فرمائی ہے۔

((مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِيْ .))

''یعنی یہ وہ راستہ ہے جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔''

جب فرقے زیادہ ہو گئے اور ہر فرقہ یہ دعویٰ کرنے لگا کہ وہ کتاب وسنت پر چلتا ہے تو علماءِ اُمت نے اس کو نکھار کر علیحدہ کیا اور فرمایا کہ اس سے مراد اہل حدیث اور سلف ہیں۔

اسی وجہ سے ''سلفیت'' ایک ایسے معاملے کے ساتھ منسوب ہو کر باقی تمام جماعتوں سے ممتاز ہوگئی جو لوگوں کو صحیح اسلام پر چلنے کی ضمانت دیتا ہے اور وہ ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس راستے کے ساتھ منسلک ہونا جس پر مہاجر و انصار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول ﷺ اور ان کے نیک پیروکار چلتے رہے، جو ان زمانوں کے لوگ تھے جن کی اچھائی اور خیر و برکت کی گواہی قرآن میں دے دی گئی ہے۔

۲......اعتراض:- کہا جاتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو "سلف" کی طرف کیوں منسوب کریں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ (الحج:۷۸)

"اسی نے تمہارا نام اس سے پہلے مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ اللہ کا رسول تم پر گواہ ہو جائے اور تم عام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔"

اس کے جواب میں ہم قارئین کرام کے لیے اپنے شیخ رحمہ اللہ اور " تحرير المرأة في عصر الرسالة " کے مؤلف، استاد عبدالحلیم ابوشقہ کا ایک مکالمہ درج کرتے ہیں۔ جس سے بات بالکل واضح ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔

شیخ محترم: اگر آپ سے پوچھا جائے کہ آپ کا مذہب کیا ہے تو آپ کیا کہیں گے؟

استاذ عبدالحلیم: مسلم

شیخ محترم: یہ تو کافی نہیں ہے!

استاذ عبدالحلیم: اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمین رکھا ہے۔ اور پھر استاد عبدالحلیم نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ.....الخ﴾ (الحج:۷۸)

شیخ محترم: یہ جواب تب صحیح ہوتا اگر ہم فرقے پھیلنے سے پہلے ابتدائی دور میں ہوتے۔ چنانچہ اگر اب ہم سے کوئی سوال کرے کہ ان فرقوں میں سے کون سے مسلمان ہو جن کے ساتھ ہم عقیدے میں بنیادی اختلاف رکھتے ہیں، تو اس کا جواب اس لفظ (مسلم) سے ضرور مختلف ہوگا۔ ہر شیعہ، خارجی، رافضی، درزی، نصیری، علوی کہے کہ میں مسلم ہوں تو آج کے دور میں یہ جواب کافی نہیں ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استاذ عبدالحلیم: پھر میں کہوں گا کہ میں کتاب وسنت پر عمل کرنے والا مسلم ہوں۔

شیخ محترم: یہ بھی کافی نہیں ہوگا۔

استاذ عبدالحلیم: کیوں؟

شیخ محترم: جو فرقے ہم نے بیان کیے ہیں کیا ان میں سے آپ کو کوئی بھی ایسا نظر آتا ہے جو یہ کہے کہ میں ایسا مسلم ہوں جو کتاب وسنت پر نہیں۔ کون ہے جو کہے میں کتاب وسنت پر نہیں ہوں۔

پھر شیخ رحمہ اللہ نے اس لاحقے کی اہمیت بیان کرنے لگے جو ہم استعمال کر رہے ہیں۔ یعنی "کتاب وسنت پر سلف صالحین کے فہم کے مطابق ہوں۔"

استاذ عبدالحلیم: تو میں سلف صالحین کے فہم کے مطابق کتاب وسنت پر چلنے والا مسلمان ہوں۔

شیخ محترم: اگر کوئی آپ کا مذہب پوچھے تو کیا آپ اسے یہی جواب دیں گے؟

استاذ عبدالحلیم: ہاں۔

شیخ محترم: آپ کا کیا خیال ہے اگر ہم اسے لغت کے اعتبار سے مختصر کر کے "سلفی" کہہ دیں کیونکہ ((خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ .)) بہترین کلام وہ ہے جو کم ہو اور زیادہ معانی پر دلالت کرے...... تو پھر

استاذ عبدالحلیم: میں مختصر بات کی غرض سے یہ کہہ دوں گا لیکن میرا عقیدہ وہی ہوگا جو میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے۔ کیونکہ جب سلفی کا لفظ بولا جائے تو فوراً انسان کا ذہن بہت سی ایسی باتوں کی طرف جاتا ہے جن میں سلفی لوگ تشدد کرتے ہیں۔

شیخ محترم: فرض کیجیے کہ آپ کی بات صحیح ہے۔ چنانچہ جب آپ یہ کہیں گے کہ میں مسلمان ہوں تو اس وقت ذہن شیعہ، رافضی، درزی یا اسماعیلی وغیرہ کی طرف نہیں جائے گا؟

استاذ عبدالحلیم: ممکن ہے کہ جائے لیکن میں نے تو آیت کریمہ: ﴿هُوَ سَمَّاكُمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ الْمُسْلِمِينَ ﴾ کی پیروی کی ہے۔

شیخ محترم: نہیں میرے بھائی! آپ نے دراصل آیت کی پیروی نہیں کی کیوں کہ آیت میں صحیح اور اصلی اسلام کا معنی بیان ہوا ہے۔ لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق بات کرنی چاہیے ...... کیا کوئی شخص آپ کے "مسلم" کہنے سے وہ معنیٰ سمجھے گا جو آیت میں مراد ہے؟

وہ شبہات جو آپ نے ابھی ذکر کیے ہیں وہ صحیح بھی ہو سکتے ہیں اور نہیں بھی۔ کیوں کہ جو آپ نے شدت کی بات کی ہے تو یہ بعض لوگوں میں ہوتی ہے اور منہج، عقیدے میں شامل نہیں۔ اس لیے آپ ایسے افراد کو چھوڑیں کیوں کہ ہم منہج کی بات کر رہے ہیں اور یہ اشکالات تب پیدا ہوتے ہیں جب ہم کہیں کہ فلاں شیعہ ہے، درزی ہے، خارجی ہے، صوفی ہے یا معتزلی ہے۔

الغرض؛ یہ ہمارا موضوع نہیں۔ ہم تو اس نام پر بحث کر رہے ہیں۔ جو انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ دین پر دلالت کرتا ہے۔

پھر شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تمام صحابہ مسلمان نہیں تھے؟

تو استاد عبدالحلیم نے کہا: یہ تو فطری بات ہے۔

شیخ محترم: لیکن صحابہ میں کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے چوری کی، زنا کیا لیکن پھر بھی ان میں سے کسی کے لیے یہ کہنا جائز نہیں تھا کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ بلکہ وہ مسلمان ہے اور منہج کے مطابق اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والا ہے۔ لیکن کبھی کبھی وہ اپنے منہج کی مخالفت کر لیتے تھے کیوں کہ وہ معصوم نہیں تھے۔

لہٰذا ہم اس لفظ کے بارے میں بات کرتے ہیں جو ہمارے عقیدے، فکر، طریق زندگی پر دلالت کرتا ہے جو ہمارے اس دین کے معاملات کے ساتھ متعلق ہے، جس کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ جہاں تک معاملہ یہ ہے کہ فلاں تشدد پسند یا زہر مزاج ہے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ الگ بات ہے۔ پھر شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا:

''میں چاہتا ہوں کہ تم اس مختصر سے لفظ پر غور کرو تا کہ تم لفظ مسلم پر اصرار نہ کرو حالاں کہ تمہیں پتہ ہے کہ کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو اس لفظ سے وہ مراد سمجھتا ہو جو تم چاہتے ہو۔ لہٰذا لوگوں کے ساتھ ان کی عقلوں کے مطابق بات کرو۔ اللہ کریم آپ کے علم و عمل میں برکت دے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلفیت، فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ

فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ

فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کے متعلق کئی اعتبار سے گفتگو کی جا سکتی ہے۔

۱......امت مسلمہ کو فرقہ بندی سے منع کرنے والی احادیث نبویہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِفْتَرَقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَ سَبْعِیْنَ فِرْقَةً أَوِاثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً، وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارٰی عَلٰی اِحْدٰی أَوِاثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً .))

''یہودی ۷۱ یا ۷۲ فرقوں میں بٹے تھے اور عیسائی ۷۱ یا ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی۔'' [1]

اس مسئلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بہت ساری احادیث مروی ہیں، جن میں سے چند ایک کو بیان کیا جاتا ہے:

الف: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اس میں کچھ اضافہ ہے:

((وَاِنَّهُ سَیَخْرُجُ فِیْ أُمَّتِیْ قَوْمٌ تَتَجَارٰی بِهِمُ الْأَهْوَاءُ كَمَا یَتَجَارَی الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ، لَا یَبْقٰی مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مِفْصَلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ .)) [2]

---

[1] یہ حدیث حسن ہے، جیسا کہ میں نے ''نصح الأمة فی فهم احادیث افتراق الأمة'' میں صفحہ ۹،۱۰ پر وضاحت کی ہے۔مزید دیکھئے: جامع الترمذی، حدیث: ۲۶٤۰، ۲٦۲۱۔

[2] سنن ابی داود، کتاب السنه، حدیث ٤٦۰۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میری امت میں ایک ایسی قوم نکلے گی جس کے ساتھ خواہشات اس طرح رہیں گی جس طرح کتا اپنے مالک کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کے ہر جوڑ اور رگ و ریشے میں یہ داخل ہو جائیں گی۔''

ب: جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس میں بھی کچھ اضافہ ہے کہ فرمایا:

((كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةٌ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ .))

''وہ سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے اور وہی جماعت ہے۔''

ج: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت ہے اور اس میں بھی حدیث انس رضی اللہ عنہ کی طرح اضافہ ہے۔ [1]

د: جناب ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ایک لمبا قصہ مروی ہے اور اس میں اضافہ ہے کہ فرقہ ناجیہ ''سوادِ اعظم'' ہے۔ [2]

ھ: سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اس میں بھی حدیث انس رضی اللہ عنہ کی طرح اضافہ ہے۔ [3]

و: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ:

''فرقہ ناجیہ وہ جماعت ہے کہ:

((مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي .))

''جس پر آج میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔'' [4]

اس بارے میں سادات عمرو بن عوف مزنی، ابو درداء، ابو امامہ، واثلہ بن اسقع اور انس بن

[1] یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھئے: مذکورہ کتاب "نصح الأمة في فهم احاديث افتراق الأمة" صفحہ: ۱۸ تا ۱۹۔

[2] یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھئے مذکورہ کتاب، صفحہ: ۱۹ تا ۲۱۔

[3] یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے مذکورہ کتاب، صفحہ: ۲۱ تا ۲۲۔

[4] یہ حدیث شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔ جیسا کہ میں نے ایک الگ رسالہ " درء الارتياب عن حديث ما أنا عليه والأصحاب " میں وضاحت کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک رضی اللہ عنہم اجمعین کی روایات بھی ہیں اور ان سب کی حدیث ایک ہی ہے۔ ❶

انہی احادیث میں اس فرقے کی صفت ''ناجیہ'' بیان کی گئی ہے جو اپنی اصل پر باقی رہے گا۔ اور سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھے گا۔ کیوں کہ وہ اختلاف سے بھی نجات پا جائے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ کے حکم سے جہنم سے بھی نجات حاصل کرے گا۔

۲......طائفہ منصورہ کے متعلق احادیث

ا: جناب معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

((لَا یَزَالُ مِنْ أُمَّتِیْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ، لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَأْتِیَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ .)) ❷

''میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گا، جو ان کو رسوا کرنے کی کوشش کرے گا یا ان کی مخالفت کرے گا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ وہ اسی (دین) پر قائم رہیں گے حتیٰ کہ قیامت آ جائے گی۔''

اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی عمیر فرماتے ہیں کہ مالک بن یخامر نے کہا کہ جناب معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ((هُمْ بِالشَّامِ .))...... ''وہ شام میں ہوں گے۔''

معاویہ نے کہا: یہ مالک رحمہ اللہ علیہ ہیں جن کا خیال ہے کہ انہوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''وہ لوگ شام میں ہوں گے۔''

ب......درج ذیل الفاظ کے ساتھ حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہے:

---

❶ اس کی اسناد انتہائی کمزور ہیں جیسا کہ میں نے '' نصح الأمة فی فهم احادیث افتراق الأمة '' میں صفحہ: ۲۲ تا ۲۷ پر وضاحت کی ہے۔

❷ متفق علیہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کے آٹھ طرق ہیں جن کی تخریج میں نے ''اللآلیء المنثورة بأوصاف الطائفة المنصورة'' میں کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ .)) ❶

''میری امت میں سے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے حتیٰ کہ ان کو موت آ جائے گی، لیکن وہ اسی حالت میں ہوں گے۔''

ج.....درج ذیل الفاظ کے ساتھ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ .)) ❷

''میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گا۔''

د.....جناب ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ .)) ❸

''میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، جو انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا، انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آ جائے اور وہ اسی طرح ہوں گے۔''

ھ.....حضرت عمران بن حصین رحمہ اللہ کی حدیث درج ذیل الفاظ کے ساتھ:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ أٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ .)) ❹

''ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ قیامت تک حق کے لیے قتال کرتا رہے گا

❶ مفتق عليه۔

❷ شیخین کی شرط پر صحیح ہے جیسا کہ میں نے مذکورہ حوالے میں وضاحت کی ہے۔

❸ اخرجه مسلم (٣/ ٦٥-نووی)

❹ صحيح كما بينته في المصدر السابق (٥).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے مخالفین پر غالب رہے گا حتی کہ ان میں سے آخری گروہ مسیح دجال کے ساتھ قتال کرے گا۔"

و...... جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث درج ذیل الفاظ کے ساتھ:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ : تَعَالَ صَلِّ لَنَا ، فَيَقُوْلُ : لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمِيْرٌ؛ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ .)) ❶

"میری امت میں سے ہمیشہ ایک گروہ قیامت تک حق پر قتال کرتا رہے گا۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا ، آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: نہیں، تم میں سے ہی کوئی دوسروں پر امیر ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے اس امت کو یہ اعزاز بخشا ہے۔"

ز...... سیّدنا سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ کی حدیث درج ذیل الفاظ کے ساتھ:

((اَلْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ؛ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ يَرْفَعُ اللّٰهُ قُلُوْبَ أَقْوَامٍ فَيُقَاتِلُوْنَ وَيَرْزُقُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ ، أَلَا إِنَّا عقرَ دَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالشَّامِ ، وَالْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) ❷

"اب قتال کا وقت آن پہنچا ہے۔ ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ لوگوں پر غالب رہے گا۔ اللہ تعالیٰ قوموں کے حوصلے بلند کرے گا اور وہ (مسلمانوں سے مل کر) قتال کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں (مسلمانوں کو) رزق دے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔ خبردار! اہل ایمان کا مرکز شام ہے اور گھوڑوں کی پیشانیوں

❶ اخرجه مسلم (۲/ ۱۹۳۔ ۱۹۳۔نووی)

❷ صحیح علی شرط مسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قیامت تک کے لیے بھلائی باندھ دی گئی ہے۔"

ح.....سادا تنا عبداللہ بن عمر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم کی حدیث ان الفاظ کے ساتھ:

((لَا تَزَالُ عُصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ .)) ❶

"ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے حکم پر قتال کرتی رہے گی، غالب رہے گی، جو ان کی مخالفت کرے گا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتیٰ کہ قیامت آجائے گی لیکن وہ اسی پر قائم رہیں گے۔"

ط.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ان الفاظ کے ساتھ؛

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَوَّامَةً عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا .)) ❷

"ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ اللہ کے حکم پر ڈٹا رہے گا جو اس کی مخالفت کرے گا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

ی.....حضرت قرّہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں؛

((إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ، لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُوْرِيْنَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ .)) ❸

"جب اہل شام خراب ہو جائیں گے تو تم میں کوئی خیر نہیں رہے گی۔ میری امت میں سے ایک گروہ کی ہمیشہ مدد کی جائے گی۔ جو ان کی مخالفت کرے گا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔"

س.....حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں؛

---

❶ اخرجہ مسلم (۱۳/ ۶۷۔۶۸۔ نووی) حدیث: ۱۹۲۴۔

❷ صحیح بطرقہ۔

❸ صحیح علی شرط الشیخین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّيْنُ قَائِماً يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عُصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ .)) ❶

''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔ اس کی بنیاد پر مسلمانوں کی ایک جماعت قتال کرتی رہے گی حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

ع.....سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے دو طرح یہ حدیث مروی ہے:

ا۔ ((وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الدِّيْنِ عَزِيْزَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .))

''اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک گروہ دین پر کاربند رہے گا جو قیامت تک غالب رہے گا۔''

ب: ((لَا يَزَالُ أَهْلُ الْمَغْرِبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ .)) ❷

''اہل مغرب ہمیشہ حق پر جمے رہیں گے حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

ف.....حضرت ابو عنبۃ الخولانی رضی اللہ عنہ کی حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے:

((لَا يَزَالُ اللّٰهُ يَغْرِسُ فِي هٰذَا الدِّيْنِ غَرْساً يَسْتَعْمِلُهُمْ فِي طَاعَتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) ❸

''اللہ تعالیٰ قیامت تک ہمیشہ اس دین میں انہیں اپنی اطاعت میں استعمال کرے گا۔''

الغرض! طائفہ منصورہ کی احادیث متواتر ہیں جیسا کہ اہل علم کی ایک پوری جماعت نے یہ بات کہی ہے۔ ان میں سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ''اقتضاء الصراط المستقیم''

❶ اخرجہ مسلم (۱۳/ ٦٦۔ نووی)

❷ اخرجہ مسلم (۱۳/ ٦٨۔ نووی)

❸ صحیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۶ پر، سیوطی رحمہ اللہ نے "الأزهار المتناثرہ" صفحہ ۹۳ پر اور ہمارے شیخ البانی رحمہ اللہ "صلاۃ العیدین" صفحہ ۳۹، ۴۰ پر اور ان کے علاوہ بھی دیگر علماء نے یہ بات لکھی ہے۔

ان احادیث میں سے بعض میں اس جماعت کی صفت "المنصورۃ" بیان کی گئی ہے کیوں کہ وہ دین پر کار بند اور اس پر جمے رہیں گے۔ اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ اپنی نگرانی میں ان کی حفاظت فرمائیں گے اور اپنے سامنے انہیں تیار کریں گے حتیٰ کہ اس کا حکم آ جائے گا اور وہ اسی حالت میں ہوں گے۔

۳......فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کی علامات

رسول اکرم ﷺ سے فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کے منہج اور حالت کے اعتبار سے علامات کا تعین کرنے والی صحیح احادیث مروی ہیں۔

منہج کا تعین:

جہاں تک منہج کا تعلق ہے تو اس کی علامات کے تعین کے بارہ میں تین الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

۱......((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِي)) جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔

۲...... "الجماعة" جیسا کہ حضرات انس اور سعد رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔

۳...... "السواد الأعظم" جیسا کہ جناب ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔

نبی کریم ﷺ کے یہ صحیح (ثابت) الفاظ متفق ہیں متفرق نہیں، ایک جیسے ہیں مختلف نہیں، ایک معنی رکھتے ہیں (باہم) ممتنع نہیں۔ جیسا کہ آجری رحمہ اللہ نے اپنی عظیم کتاب "الشریعۃ" کے صفحہ ۱۴، ۱۵ پر لکھا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

"پھر بے شک رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ فرقہ ناجیہ کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:

((مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي .))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

((اَلسَّوَادُ الْأَعْظَمُ .))

ایک اور حدیث میں فرمایا:

((وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ .))

''ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور وہ الجماعۃ ہوگی۔''

آجری نے جو یہ کہا ہے: ((وَمَعَانِيهَا وَاحِدَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) تو اس کے متعلق میں ابواسامہ الہلالی رحمہ اللہ کہتا ہوں:

''انہوں نے سچ فرمایا اور بہت اچھی بات کی ہے۔ چنانچہ معاملہ ویسے ہی ہے جیسے انہوں نے فرمایا ہے۔ کیوں کہ یہ طائفہ منصورہ ہی الجماعہ ہے۔ ''الجماعۃ'' سے مراد وہ ہے جو حق کے مطابق ہو خواہ وہ آپ اکیلے ہی ہوں، جیسا کہ عظیم صحابی جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی تعریف کی ہے۔''

حضرت عمرو بن میمون الأودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمارے پاس معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ رہنے لگا حتی کہ وہ ملک شام کی مٹی میں مجھ سے چھپ گئے۔ (رحلت فرما گئے) پھر ان کے بعد میں نے لوگوں میں سب سے فقیہ شخص (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما) کی صحبت اختیار کی۔ چنانچہ ایک دن ان کے سامنے نماز کو وقت سے تاخیر کر کے پڑھنے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

''تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لینا اور ان کے ساتھ نماز کو نفلی بنا لینا۔''

عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ''پھر ہمارا جماعت کے ساتھ کیسے تعلق رہے گا؟'' تو انہوں نے مجھے کہا: ''اے عمرو بن میمون! جماعت کی اکثریت ایسی ہوگی جو جماعت سے الگ ہو جائے گی۔ بے شک جماعت وہ ہوتی ہے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے خواہ تو اکیلا ہی ہو۔"❶

علامہ ابو شامہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی عظیم کتاب " الباعث علی انکار البدع والحوادث " کے صفحہ نمبر:۲۲ پر اپنی اس بات پر بطور دلیل نقل کیا ہے کہ:

"جہاں بھی جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم آیا ہے تو اس سے مراد حق کو لازم پکڑنا اور اس کی پیروی کرنا ہے۔ اگر چہ اس کو اختیار کرنے والے تھوڑے اور مخالف زیادہ ہوں۔ کیونکہ حق تو وہ ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی پہلی جماعت تھی اور ان کے بعد آنے والے اہل باطل کی کثرت کو نہیں دیکھا جائے گا۔"

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک نہایت ہی منفرد کتاب " اغاثۃ اللهفان من مصائد الشیطان " (۱/۲۹) میں اس کلام کی تحسین کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اور کتنی اچھی بات کی ہے ابو محمد بن اسماعیل المعروف ابو شامہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب " الحوادث والبدع " میں۔ (اور پھر مذکورہ قول ذکر کیا)۔

میں کہتا ہوں" ہر صاحب نظر کے لیے یہ بات واضح ہے کہ "الجماعة" وہی ہے جو حق کی پیروی کرے خواہ وہ ایک آدمی ہی ہو۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں طائفہ منصورہ کی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حق پر قائم ہوگی۔ لفظ طائفہ لغت عرب میں ایک اور ایک سے زیادہ پر بولا جاتا ہے۔

ادیب الفقہاء اور فقیہ الادباء ابن قتیبہ دینوری رحمہ اللہ اپنی نہایت عمدہ اور نفع بخش کتاب "تأویل مختلف الحدیث " میں صفحہ ۴۵ پر فرماتے ہیں:

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ طائفہ کم از کم ۳ افراد کو کہتے ہیں لیکن ان کی یہ بات

❶ لالکائی نے اسے " شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة " صفحہ:۱۶۰ پر اور ابن عساکر نے" تاریخ دمشق " (۲/۳۲۲/۱۳) میں ذکر کیا ہے۔ اور ہمارے شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو" مشکوۃ المصابیح" (۱/۶۱) میں صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط ہے۔ کیونکہ طائفہ ایک فرد بھی ہوسکتا ہے، ۳ بھی ہوسکتے ہیں اور ۳ سے زیادہ بھی ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ طائفہ ایک یا ٹکڑے کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی ''قوم میں سے ایک ٹکڑا'' کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (النور)

''اور ان دونوں کی سزا پر مومنوں میں سے ایک گروہ حاضر ہو۔''

اس سے ایک یا دو آدمی بھی مراد ہوسکتے ہیں۔

میں کہتا ہوں: میری اس بات پر تو ائمہ لغت اور ائمہ دین متفق ہیں جیسا کہ میں نے اپنی کتاب " الأدلة والشواهد على وجوب الأخذ بخبر الواحد في الأحكام العقائدة" (۲۳/۱) میں وضاحت سے بیان کیا ہے۔ لہٰذا کوئی شک نہیں کہ یہ طائفہ منصورہ ہی "الجماعہ" ہے یہی ''سواد اعظم'' ہے کیوں کہ یہی "الجماعہ" ہے۔

ابن حبان رحمہ اللہ اپنی صحیح میں جلد ۸ صفحہ ۴۴ پر فرماتے ہیں:

''لزوم جماعت کے حکم کے الفاظ عام ہیں لیکن مراد خاص ہے کیوں کہ ''جماعت'' رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے اجماع کا نام ہے۔ چنانچہ جو شخص اس چیز کو لازم پکڑتا ہے جس پر وہ تھے اور ان کے بعد والے لوگوں سے علیحدہ مؤقف اختیار کرتا ہے تو وہ جماعت کو توڑنے والا نہیں اور نہ ہی وہ جماعت سے الگ ہونے والا ہے۔ لیکن جو شخص ان (صحابہ) سے علیحدہ مؤقف اختیار کرتا ہے تو وہ جماعت کو توڑنے والا ہے۔ صحابہ کے بعد "الجماعة" سے مراد ایسے لوگ ہیں جن میں دینداری، عقل اور علم جمع ہوں اور وہ ترک خواہشات کو لازم پکڑیں، خواہ ان کی تعداد کم ہی ہو، نہ کہ اوباش اور گھٹیا لوگ خواہ ان کی تعداد زیادہ ہی ہو۔''

اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر آپ جاہل لوگوں سے سواد اعظم کے بارے میں پوچھیں تو وہ کہیں گے: اس سے مراد لوگوں کی جماعت ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ جماعت سے مراد وہ عالم ہے جو نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کے نقش قدم اور آپ ﷺ کے طریقے والا ہو۔ جو اس کے ساتھ ہوں اور اس کی پیروی کریں وہی جماعت ہیں۔" ❶

امام شاطبی رحمہ اللہ اپنی نہایت شاندار کتاب "الاعتصام" (۲/ ۲۶۷) میں اسی صحیح اور سنت کے مطابق مفہوم کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آپ اس کی حکایت پر غور کریں تو وہ اس غلطی کو واضح کر دے گی کہ جماعت سے مراد لوگوں کی جماعت ہے خواہ ان میں کوئی عالم نہ ہو۔ لیکن یہ عوام الناس کی سوچ ہے علماء کی نہیں۔ لہٰذا جس شخص کو توفیق ملی ہو وہ اس کھائی میں قدم جمائے رکھے تاکہ وہ سیدھے راستے سے نہ بھٹک جائے۔ اور توفیق صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔"

لالکائی رحمہ اللہ "شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة" (۱/ ۲۵) میں طائفہ منصورہ اور فرقہ ناجیہ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"منکرین ان پر غصہ کرتے ہیں حالانکہ یقیناً یہی لوگ "سواد اعظم" اور "جمہور اکثر" ہیں۔ ان میں علم و حکمت، عقل و حلم، خلافت و سرداری اور بادشاہت و سیاست ہوتی ہے۔ یہ اجتماعات اور مجالس منعقد کرنے والے، جماعتوں اور مسجدوں سے تعلق رکھنے والے، عیدوں اور مناسک کو ادا کرنے والے اور حج اور جہاد کرنے والے ہیں۔ اور انہوں نے ہر مقامی اور مسافر کے ساتھ بھلائی کی، یہ سرحدوں کے محافظ اور سپہ سالار ہوتے ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کر دیتے ہیں۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ "مجموع الفتاوی" (۳/ ۳۴۵) میں فرماتے ہیں:

"اسی لیے فرقہ ناجیہ کی یہ صفت بیان کی کہ وہ اہل سنت والجماعت ہیں، یہی اکثر جمہور اور سواد اعظم ہیں۔"

میں کہتا ہوں: محترم بھائی! ان گراں مایہ الفاظ پر غور کر اور ان کو یاد کر لے کیوں کہ یہ تجھ سے ان اشکالات کو رفع کر دیں گے جو فرقہ بندی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی پیچھے

❶ ابونعیم نے اسے "حلیة الاولیاء" (۹/ ۲۳۹) میں بیان کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کردہ احادیث کے محمولات نے عوام الناس کے وہم اور فقہاء کے انصاف کے تو ہم پر ڈالے ہیں۔ اور ان شبہات کا خاتمہ کر دیں گے جنہیں گمراہ فرقوں کے ہرکارے ہوا دیتے ہیں، وہ لوگ کہ جنھوں نے ان احادیث کو محض اس دعویٰ کے ساتھ رد کر دیا کہ ''یہ خلاف واقعہ ہیں۔ کیوں کہ یہ امت اسلامیہ کی اکثریت پر جہنم میں داخل ہونے کا حکم لگاتی ہیں۔'' محض اپنی طرف سے یہ گمان کرتے ہوئے کہ امت اسلامیہ کی اکثریت اپنی تمام تر بدعتوں اور گمراہیوں کے باوجود دیندار ہے۔ اور انہیں یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ امت اسلامیہ کی اکثریت کو فطرت سلیمہ عقیدہ صحیحہ کی طرف کھینچتی ہے۔ اسی لیے مذہب خلف کے سربراہوں نے بوڑھی عورتوں کے دین پر مرنے کی تمنا کی ہے۔ ❶

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ طائفہ منصورہ وہی ہے جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے منہج پر ہو۔ اس لیے کہ یہی جماعت حق پر ہے۔ اور حق وہی ہوتا ہے جس پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب ہوں۔ چنانچہ جو شخص اس منہج پر قائم رہا کہ جو فرقہ بندی سے پہلے جماعت کا منہج تھا۔ وہ اکیلا ہو تو بھی وہ اکیلا ہی جماعت ہو گا۔

اس سے فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کی علامات واضح ہیں:

۱..... کتاب و سنت کو اسلاف امت کے فہم کے ساتھ سمجھنا۔ اور یہ محمد رسول اللہ ﷺ، آپ کے رفقاء اور قیامت تک آپ ﷺ کی پیروی کرنے والے ہیں۔

۲..... اس فہم پر امت کو اکٹھا ہونے کی دعوت دینا۔ کیوں کہ یہی اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھامنا ہے۔

۳..... وہ اس امت کی عظمت گم گشتہ کو بحال کرنے اور اس کی مطلوبہ آرزو کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ کیوں کہ اس دین کی بنیاد فطرت پر رکھی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو نافذ کرنے والا ہے۔

جہاں تک فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کی صورت حال کا تعلق ہے تو اس کی چار صفات

❶ شاید یہ امام رازی رحمہ اللہ کے واقعۂ وفات کی طرف اشارہ ہو، جنہوں نے کہا تھا کہ میں نیشا پور کی بوڑھی عورت کے عقیدے پر جان دیتا ہوں۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وارد ہوئی ہیں جن سے وہ متصف ہوتی ہے۔

۱۔ " لا تزال طائفة " اوراس سے مراد استمرار ہے۔

۲۔ " ظاهرة علی الحق " اس سے مرادغلبہ ہے۔

۳۔ " لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم " اس سے مراد اہل بدعت اور کفار سے نفرت ہے۔

۴۔ " کلها فی النار إلا واحدة " اس سے مراد جہنم سے نجات ہے۔

جہاں تک استمرار اور غلبہ کا تعلق ہے تو یقیناً طائفہ منصورہ والی احادیث اس بات پر متفق ہیں کہ یہ اسلام پر ثابت قدم رہنے کے ساتھ ہوگی حتی کہ اسی حالت میں قیامت آ جائے گی۔

یہ ایک عظیم صفت ہے جس کی اہل علم نے وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے کیوں کہ اس میں اللہ کے رسول ﷺ کا واضح معجزہ ہے۔ جو آپ ﷺ نے خبر دی ویسے ہی ہوا۔

مناوی رحمہ اللہ ''فیض القدیر'' (۳۹۵/۶) میں فرماتے ہیں:

''اور اس میں واضح معجزہ ہے۔ چنانچہ آج تک ہر زمانے میں اہل سنت ہمیشہ غالب رہے ہیں۔ چنانچہ جب سے خوارج، معتزلہ، رافضہ، وغیرہ سے مختلف قسم کی بدعات کا ظہور ہوا ہے ان میں سے کسی سے بھی کوئی (اسلامی) ریاست قائم نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی کو مستقل عظمت ملی ہے۔ بلکہ جب بھی انہوں نے جنگ کی آگ بھڑکائی تو اللہ تعالیٰ نے کتاب وسنت کے نور سے اسے بجھا دیا۔ تمام تعریفات اور احسانات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔''

جہاں تک اہل بدعت اور کفار کو زچ کرنے کی بات ہے تو یہ پاکیزہ جماعت جس کا پودا خود اللہ تعالیٰ نے لگایا پھر اس کی شاخیں بڑھیں اور مضبوط ہوگئیں تو یہ تناور اور دبیز ہو کر اپنے بل پر کھڑا ہوگیا۔ آپ کو اس میں کوئی ٹیڑھ پن نظر نہیں آئے گا۔ بلکہ یہ سیدھا اور مضبوط ہے۔ جب تجربہ کار لوگ کھیتی میں مریل خوشوں کی بجائے کچھ موٹے دانوں سے بھرے ہوئے خوشے اور بنجر زمین کی جگہ زرخیز زمین دیکھتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتے اور اسے پسند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ لیکن جب جھوٹے اور مکار لوگوں کی اس پر نگاہ پڑتی ہے تو ان کے دل غیض و غضب اور حسد سے بھر جاتے ہیں۔ آپ کہیں: جاؤ اپنے غصے میں ہی مر جاؤ۔ ❶

یہی امت کے پہلے مثالی گروہ کی صفت ہے۔

﴿ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ﴾ (الفتح : ٢٩)

"اور انجیل شریف میں ان کی مثال ایک کھیتی کی سی بیان کی گئی ہے جس نے زمین سے اپنی سوئی نکالی (مولکہ یا پٹھا) پھر اس کو زور دار کیا تو وہ موٹی ہوگئی۔ اب نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور کسانوں کو بھلی لگنے لگی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ (اس لئے کیا) کہ کافران کو دیکھ کر جلیں۔"

طائفہ منصورہ کی مخالفت کرنے والے

اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل حدیث والے طائفہ منصورہ کی بھی یہی صفت ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ ؐ کے اصحاب کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرتے اور ان کے چشمہ صافی سے کتاب و سنت کی صورت میں فیض یاب ہوتے ہیں۔

کفار کو زچ کرنے کے قصد سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ ایسا گروہ ہے جس کا پودا اللہ تعالیٰ نے لگایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی تربیت کے ساتھ اس کو پروان چڑھایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل ہیں۔ کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ان دشمنوں کو غصہ دلانے کا ذریعہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھانے اور مسلمانوں کے دلوں میں روشن چنگاری کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نور کو مکمل کرنے والے ہیں خواہ مشرک ناپسند کریں۔ اور اپنے دین کو غالب کرنے والے ہیں خواہ کافروں کو برا لگے۔

اسی لیے آپ اہل بدعت کو دیکھیں گے کہ وہ ہر زمانے میں اور ہر جگہ اہل حدیث سے دشمنی رکھتے ہیں۔

---

❶ یہاں شیخ محترم کا اشارہ سورۃ آل عمران کی آیات ۱۱۸، ۱۱۹ کے موضوع کی طرف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعثمان عبدالرحمٰن بن اسماعیل الصابونی رحمہ اللہ اپنی کتاب "عقیدة السلف اصحاب الحدیث" صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲ پر فرماتے ہیں:

"اہل بدعت کی علامات خود ان پر ظاہر ہیں۔ان کی سب سے واضح نشانی اور علامت: حاملین احادیث نبویہ ﷺ سے سخت عداوت، ان کی تحقیر، ان کی تذلیل اور انہیں گھٹیا، جاہل، ظاہریہ اور مشبھہ کے ناموں سے موسوم کرنا ہے۔ کیوں کہ احادیث نبویہ ﷺ کے بارے میں انکا عقیدہ یہ ہے کہ وہ علم سے ایک بالکل الگ چیز ہیں۔ اور یہ کہ علم تو ان چیزوں کا نام ہے جو شیطان ان کی فاسد عقلوں کے نتائج، ان کے بے نور سینوں کے وسوسوں، ان کی بھلائی سے عاری دلوں کی خواہشات، ان کی بے کار باتوں اور بودے دلائل بلکہ ان کے کھوکھلے اور باطل شبہات کی صورت میں ان کی طرف القاء کرتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝﴾

(محمد : ۲۳)

"یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور ان کو (سچی بات سننے سے) بہرا کر دیا ہے۔"

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝﴾

(الحج : ۱۸)

"اور جس کو اللہ ذلیل کرے اسے کوئی اور دوسرا عزت نہیں دے سکتا۔ اللہ جو چاہے وہ کرتا ہے۔"

احمد بن سنان القطان رحمہ اللہ (متوفی سنہ ۲۵۸ھ) فرماتے ہیں:

((لَيْسَ فِي الدُّنْيَا مُبْتَدِعٌ إِلَّا وَهُوَ يُبْغِضُ أَهْلَ الْحَدِيثِ ، فَإِذَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْتَدَعَ الرَّجُلُ نُزِعَ حَلَاوَةُ الْحَدِيْثِ مِنْ قَلْبِهِ .)) ❶

''دنیا میں کوئی ایسا بدعتی نہیں جو اہل حدیث سے بغض نہ رکھتا ہو۔ کیوں کہ جب کوئی آدمی بدعت ایجاد کرتا ہے تو اس کے دل سے حدیث کی شیرینی ختم کر دی جاتی ہے۔''

ابو نصر بن سلام رحمہ اللہ الفقیہ المتوفی سنہ ۳۰۵ھ فرماتے ہیں: ''اہل الحاد پر حدیث کے سماع اور اس کو سند کے ساتھ بیان کرنے سے زیادہ بھاری اور قابل نفرت کوئی چیز نہیں۔'' ❷

ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''میں اور احمد بن حسن ترمذی رحمہ اللہ، ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ احمد بن حسن رحمہ اللہ نے ان سے کہا: اے ابو عبداللہ! لوگوں نے مکہ میں ابن ابی قتیلہ کے سامنے اہل حدیث کا تذکرہ کیا تو اس نے کہا: وہ برے لوگ ہیں۔ یہ سن کر امام احمد کھڑے ہو گئے اور اپنے کپڑے جھاڑنے لگے۔ پھر فرمایا: وہ زندیق ہے، وہ زندیق ہے، وہ زندیق ہے۔ اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ ❸

امام حاکم رحمہ اللہ ''معرفة علوم الحديث'' صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں:

''اسی طرح ہم نے اپنے سفروں کے دوران اور اپنے ملکوں میں بھی مشاہدہ کیا ہے کہ ہر وہ شخص جو کسی بھی قسم کے الحاد یا بدعت کی طرف منسوب ہے وہ طائفہ منصورہ کو سراسر حقارت سے دیکھتا اور انہیں بے کار بتلاتا ہے۔''

ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ اخرجه الخطيب البغدادي في "شرف اصحاب الحديث" (ص: ٧٣)، والحاكم في "معرفة علوم الحديث" (ص: ٤)، ومن طريقه الصابوني في "عقيدة السلف أصحاب الحديث" (ص ١٠٢).
قلت: واسناده صحيح.

❷ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اسے ''شرف اصحاب الحدیث'' صفحہ: ۷۳۔۷۴ پر بیان کیا ہے۔ حاکم نے ''معرفۃ علوم الحدیث'' صفحہ: ۴ اور صابونی نے ''عقیدۃ السلف'' صفحہ: ۱۰۴ پر بیان کیا ہے اور میں کہتا ہوں: اس کی سند صحیح ہے۔

❸ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اسے ''شرف اصحاب الحدیث'' صفحہ: ۷۳۔۷۴ پر، حاکم رحمہ اللہ نے ''معرفۃ علوم الحدیث'' صفحہ: ۴ پر، صابونی نے اپنی سند کے ساتھ ''عقیدہ السلف اصحاب الحدیث'' صفحہ: ۱۰۳ پر، ابن جوزی رحمہ اللہ نے ''مناقب احمد'' صفحہ: ۱۸۰ پر اور ابو یعلی رحمہ اللہ نے ''طبقات الحنابلہ'' (۱/۳۸) میں بیان کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اہل بدعت کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور زنادقہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو خس و خاشاک کہتے ہیں۔ وہ ان باتوں کے ذریعے حدیث کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ اور قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہہ کہتے ہیں۔ جب کہ رافضیوں کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو نوخیز اور کمزور کہتے ہیں۔'' ❶

صابونی رحمہ اللہ ''عقیدۃ السلف'' صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۷ میں فرماتے ہیں:

''اور یہ ساری باتیں عصبیت ہیں اور اہل سنت کا صرف ایک نام ہے اور وہ ہے اہل حدیث۔''

پھر فرماتے ہیں:

''میں نے اہل بدعت کو دیکھا ہے کہ وہ ان ناموں کے ساتھ اہل سنت کو موسوم کرتے ہیں جو ان کی توہین پر مبنی ہوتے ہیں۔ حالاں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ان میں سے کسی کے نام کے ساتھ میل نہیں کھاتے۔ اس طرح اہل بدعت اہل سنت کے ساتھ وہی رویہ اختیار کرتے ہیں جو مشرکین رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رکھتے تھے۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کے بارے میں مختلف قسم کی باتیں کرتے تھے۔ بعض آپ کو جادوگر کہتے تھے، بعض کاہن، بعض شاعر اور بعض آپ کو جھوٹا، بداخلاق اور کذاب کہتے تھے۔ حالاں کہ رسول اللہ ﷺ ان تمام عیوب سے پاک اور مبرا تھے۔ آپ تو سراسر ایک چنیدہ نبی اور رسول تھے صلی اللہ علیہ و بارك و سلم تسلیما کثیرا۔''

اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

---

❶ ابن ابی حاتم نے اپنے رسالہ " اصل السنة واعتقاد الدين " مطبوعه مجلة الجامعه السلفيه ۱۴۰۳ هـ رمضان کے شمارہ میں ذکر کیا ہے۔ اور صابونی رحمہ اللہ نے " عقيدة السلف "صفحہ: ۱۰۵ پر اور لالکائی رحمہ اللہ نے " شرح اصول الاعتقاد اهل السنة والجماعة " (۱۷۹/۲) میں بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں: یہ اثر صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا﴾

(الفرقان : ۹)

''(محمد ﷺ) خیال تو کیجئے! کہ یہ لوگ آپ کی نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں۔ حالانکہ اس سے خود ہی بہک رہے ہیں اور کسی طرح راہ پر نہیں آ سکتے۔''

اسی طرح اہل بدعت نے (اللہ تعالیٰ ان کو رسوا کرے) آنحضرت ﷺ کی باتوں کو نقل کرنے والوں، آپ ﷺ کی احادیث کو بیان کرنے والوں، آپ ﷺ کی اخبار کے حاملین، آپ ﷺ کی اقتداء کرنے والوں اور آپ ﷺ کی سنت کی راہ پر چلنے والوں کے بارے میں...... جو اہل حدیث کے نام سے معروف ہیں...... مختلف قسم کی باتوں کہیں۔ چنانچہ کوئی انہیں خس و خاشاک کہتا ہے۔ کوئی مشبہہ بتلاتا ہے، کوئی انہیں نوخیز کہتا ہے، کوئی ان کو لاچار کہتا ہے اور کوئی جبریہ کے نام سے موسوم کرتا ہے۔

جب کہ اہل حدیث ان تمام عیوب سے پاک صاف اور بری ہیں۔ وہ تو سراسر روشن سنت والے، پسندیدہ سیرت والے، سیدھے راستے والے اور مضبوط و پختہ دلائل رکھنے والے ہیں۔ اللہ عزوجل نے انہیں اپنی کتاب اور وحی کی اور اپنے انتہائی قریبی دوستوں کی اتباع کی توفیق دی۔ انہیں اپنے رسول ﷺ کی ان احادیث کی پیروی کی توفیق عطا کی جن میں آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو اچھے قول و عمل کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور برے قول و عمل سے منع کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کو اپنانے میں اور آپ کی سنت سے صراط مستقیم پانے میں ان کی مدد کی۔

میں کہتا ہوں: جیسے تمام اقوام امت مسلمہ کے خلاف ایک دوسرے کو دعوت دے رہے ہیں، ایسے ہی بدعتی فرقے اہل حدیث اور اسلاف پر کتوں کی طرح جھپٹ پڑے ہیں۔ کیوں کہ یہ اسی طرح ان فرقوں میں سے نمایاں ہیں جس طرح امت اسلام تمام اقوام میں سے نمایاں ہے۔ جیسا کہ ان کے اسلاف رافضہ، خوارج اور قدریہ نے اس سے پہلے ہمارے اسلاف اور رسول اکرم ﷺ کے اصحاب کے ساتھ کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد بن سلیمان التستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''جب تو کسی شخص کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی ایک کی بھی توہین کرتا ہوا دیکھے تو جان لے کہ وہ زندیق ہے۔ اور یہ کہ ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور قرآن سچا ہے۔ اور ہم تک یہ قرآن اور سنت پہنچانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ جب کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارے ان گواہوں پر بے جا تنقید کریں تاکہ وہ کتاب وسنت کو باطل کرسکیں۔ حالانکہ خود ان کی ذات زیادہ قابل حرج ہے اور یہ لوگ زندیق ہیں۔'' ❶

ملک شام کی ممتاز ترین شخصیت شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ''مجموع الفتاویٰ'' (۴/۹۶) میں فرماتے ہیں:

''آپ کو علم ہونا چاہیے کہ جو لوگ اہل حدیث پر عیب لگاتے اور ان کے مذہب سے ہٹتے ہیں وہ جاہل، زندیق اور پکے منافق ہیں۔ اسی لیے جب امام احمد رحمہ اللہ کو پتہ چلا کہ ابن قتیلہ کے سامنے مکہ میں محدثین کا تذکرہ ہوا تو اس نے ان کو برا بھلا کہا ہے تو آپ کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: وہ زندیق ہے، وہ زندیق ہے، وہ زندیق ہے اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ کیوں کہ آپ رحمہ اللہ اس کا مقصد سمجھ گئے تھے۔''

میں کہتا ہوں: ہاں! اس امت کے متقی علماء اسی طرح گمراہ فرقوں، ان کے ٹھکانوں اور گمراہ کرنے والوں کے متعلق لوگوں کو آگاہ کرنے کے موقع کی تلاش میں رہتے تھے۔ تاکہ کہیں اچھے لوگ ان کی چالوں اور فریب کاریوں کا شکار نہ ہو جائیں۔

❀❀❀❀

❶ خطیب بغدادی نے اسے ''الکفایہ'' میں صفحہ: ۴۸ پر بیان کیا ہے، میں کہتا ہوں: یہ اثر صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرباء

لفظ ''غرباء'' کے بارے میں درج ذیل اعتبارات سے بحث ہو سکتی ہے۔

ا...... غربت اسلام کے متعلق احادیث نبویہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْباً، وَسَیَعُوْدُ غَرِیْباً کَمَا بَدَأَ، فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ .))

''بے شک اسلام اجنبی حالت میں شروع ہوا اور عنقریب یہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا۔ جیسے یہ شروع میں تھا۔ سو اجنبی لوگوں کے لیے خوشخبری ہے۔'' [1]

اس بارے میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث مروی ہیں۔

ا...... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا، وَسَیَعُوْدُ غَرِیْباً کَمَا بَدَأَ، فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ . قَالَ: قِیْلَ: مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ۔ وفي روایۃ: اَلَّذِیْنَ یَصْلَحُوْنَ اِذَا فَسَدَ النَّاسُ .))

'' اسلام، اجنبی حالت میں شروع ہوا اور عنقریب یہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا۔ جیسا کہ یہ ابتداء میں تھا سو غرباء کے لیے خوشخبری ہے۔''

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: '' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ غرباء کون لوگ

[1] صحيح مسلم (۲/ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ نووي).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''پردیسی قبائل۔'' ❶ ایک روایت میں ہے:
''لوگوں کی گمراہی کے وقت راہ راست پر رہنے والے۔'' ❷

۲......سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا ، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ ، وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا .))

''اسلام آغاز میں اجنبی تھا اور عنقریب وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا جیسا کہ آغاز میں تھا۔ اور وہ دو مسجدوں کے درمیان جائے گا، جیسے سانپ اپنی بل میں گھس جاتا ہے۔'' ❸

۳...... جناب عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((طُوبَى لِلْغُرَبَاءِ۔ فَقِيلَ: مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: أُنَاسٌ صَالِحُونَ فِي أُنَاسِ سَوْءٍ كَثِيرٍ ، مَنْ يَعْصِيهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيعُهُمْ۔ وفي رواية: الْفَرَّارُونَ بِدِينِهِمْ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .))

'' خوشخبری ہے غرباء کے لیے۔ پوچھا گیا: غرباء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: '' برے لوگوں میں رہنے والے اچھے لوگ، جن کے نافرمان ان کے فرمانبرداروں سے زیادہ ہوں گے۔'' ❹ اور ایک روایت میں ہے: '' اپنے دین کو بچا کر بھاگ جانے والے۔ اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ اٹھائے گا۔'' ❺

❶ ضعیف: جیسا کہ میں نے اپنی کتاب ''طوبى للغرباء'' نمبر: ا پر واضح کیا ہے۔

❷ صحیح، جیسا کہ گذشتہ مصدر نمبر ا میں ہے۔

❸ صحیح مسلم (۲/ ۷۶۔ نووي).

❹ اس کے تمام طرق صحیح ہیں، جیسا کہ اپنی کتاب ''طوبیٰ للغرباء'' میں وضاحت کی ہے۔

❺ ضعیف : جیسا کہ مصدر سابق میں میں نے وضاحت کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴......سادا تنا ابن عباس ❶ اور انس رضی اللہ عنہما ❷ کی احادیث جو کہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح ہی ہیں۔

۵......حضرات جابر بن عبداللہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما ❸ کی حدیثیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی دوسری حدیث کی طرح ہیں۔

۶......جناب عبد الرحمٰن بن سنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((بَدَأَ الاِسْلَامُ غَرِيْبًا، ثُمَّ يَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ، فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ۔ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَصْلَحُوْنَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُنْحَازَنَّ الْاِيْمَانُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا يَحُوزُ السَّيْلُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْرِزَنَّ الاِسْلَامُ إِلٰى مَا بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا .))

''اسلام آغاز میں اجنبی تھا، پھر عنقریب دوبارہ اجنبی ہو جائے گا جیسا کہ یہ آغاز میں تھا، پس خوشخبری ہے غرباء کے لیے۔'' پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! غرباء کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' جو لوگوں کی گمراہی کے وقت راہ راست پر رہیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ایمان ضرور سیلاب کی طرح مدینہ میں سمٹ آئے گا اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اسلام ضرور دو مسجدوں کے درمیانی علاقے میں گھس

❶ ضعیف: مذکورہ کتاب (۴)۔

❷ ضعیف: دیکھیے گذشتہ مصدر (۷)۔

❸ ضعیف: دیکھیے گذشتہ مصدر (۸)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے گا جیسے سانپ اپنی بل میں گھس جاتا ہے۔'' ❶

۲...... لفظ '' غُرَبَاءُ '' کی تفسیر

لفظ '' غرباء '' کی بہت سی تشریحات کی گئی ہیں۔ میں ان سے ہر ایک کو بیان کرتے ہوئے قولِ فیصل تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔

۱...... پردیسی قبائل:...... یہ تفسیر صرف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے، لیکن وہ حدیث ضعیف ہے۔ کیونکہ اس حدیث کا دارومدار علی ابواسحٰق السبیعی نامی راوی پر ہے۔ جب کہ وہ مدلس اور مختلط ہے۔

۲...... جو فساد کے وقت اصلاح کرتے رہیں:

یہ تفسیر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی صحیح الاسناد حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی یہی تفسیر کی گئی ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بعض اسناد میں بکر بن سلیم الصواف نامی راوی ضعیف ہے، لیکن اس کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی یہی تفسیر کی گئی ہے۔ اسی طرح جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں بھی غرباء کی یہی تفسیر ہے۔ اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن صالح کاتب اللیث نامی راوی ضعیف ہے، لیکن اس سے بطورِ استشہاد یہ روایت قبول کی جاسکتی ہے۔ عبدالرحمٰن بن سنہ کی حدیث میں بھی یہی تفسیر ہے، لیکن اس حدیث کی سند میں اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ متروک راوی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت جو کہ صحیح الاسناد ہے، میں بھی یہی تفسیر ہے۔ یحییٰ بن سعید کی مرسل روایت، جو کہ سند کے اعتبار سے کمزور ہے، میں بھی یہی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

مذکورِ بالا تصریح سے واضح ہو جاتا ہے کہ اس بارے میں مروی احادیث صحیح اور

---

❶ ضعیف: دیکھئے مذکورہ کتاب، اس حدیث کی اور بھی سندیں ہیں جو صحیح ہیں جن میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستفیض ہیں۔

۳......بُرے لوگوں میں رہنے والے اچھے لوگ، جن کے نافرمان ان کے فرمانبرداروں سے زیادہ ہوں گے:

مذکورہ بالا تفسیر عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی صحیح حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ لیکن سبکی نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی کو بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب طبقات شافعیہ (۱۴۵/۴) پر اس حدیث کو احیاء علوم الدین کی ان احادیث کے باب میں ذکر کیا ہے، جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ لیکن ان کی یہ بات درست نہیں ہے۔ اور یہ ان کا قبیح وہم ہے، کیونکہ یہ حدیث مسند امام احمد میں بھی موجود ہے۔

۴......وہ جو انہی چیزوں پر تمسک کریں گے، جن پر تمہارا (صحابہ رضی اللہ عنہم کا) تمسک ہے۔

اس روایت کو امام غزالی نے احیاء علوم الدین (۳۸/۱) پر ذکر کیا ہے۔

حافظ عراقی اس کے بارے میں فرماتے ہیں: اس تفسیر کی کوئی اصل (دلیل) نہیں ہے۔

سبکی نے اس حدیث کو ان احادیث کے تحت ذکر کیا ہے جو احیاء علوم الدین میں ہیں، لیکن ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں: معاملہ اسی طرح ہے، جس طرح عراقی اور سبکی نے فرمایا ہے۔

۵......اپنے دین کو بچا کر بھاگ جانے والے، اللہ قیامت کے دن ان لوگوں کو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کھڑا کرے گا۔

یہ تفسیر عبداللہ بن عمرو کی حدیث میں بیان ہوئی ہے، جو کہ سنداً کمزور ہے۔

۶......وہ لوگ جو میری سنت کو لوگوں کے بگاڑ کے باوجود زندہ رکھیں گے۔ یہ تفسیر کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے۔ اس کی سند کمزور ہے۔

۷......وہ لوگ جو کہ اس وقت بڑھتے جائیں گے، جب لوگ کم ہو جائیں گے۔

یہ تفسیر مطلب بن حطب کی مرسل روایت کے مطابق ہے۔

۸......صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام غریب کیسے ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جواب دیا: ''جیسے آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ فلاں فلاں (غریب) قبیلے سے ہے۔''

یہ تفسیر حسن بصری کی مرسل روایت کے مطابق ہے۔

۹...... وہ لوگ اس وقت کتاب اللہ کو تھام لیں گے، جب کہ اسے چھوڑ دیا گیا ہوگا اور اس وقت سنت پر عمل پیرا ہوں گے جبکہ اسے ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

یہ تفسیر بکر بن عمرو المعافری کی معضل حدیث کے مطابق ہے۔

۱۰...... اللہ کے دین میں شک نہ کرنے والے اور اہل قبلہ (مسلمانوں) کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہنے والے۔

مذکورہ تفسیر ابودرداء، انس اور واثلہ رضی اللہ عنہم کی روایت کے مطابق ہے، لیکن یہ روایات سند کے اعتبار سے بہت زیادہ کمزور ہیں۔

قول فیصل

الغرض لفظ غرباء کی مذکور بالا دس تفاسیر میں صرف دو تفسیریں ہی مرفوعاً درست ہیں۔

۱...... وہ لوگ کہ جو فساد کے وقت اصلاح کریں۔

۲...... برے لوگوں میں رہنے والے نیک لوگ، ان کی اطاعت کرنے والے کم اور نافرمان زیادہ ہوں گے۔

۳...... کیا غرباء، فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ میں فرق ہے؟

جواب: ان تینوں ناموں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

کیونکہ یہ ایک ہی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ سلف میں سے اہل علم کا یہی قول ہے۔

الآجری رحمہ اللہ اپنی کتاب (صفة الغرباء من المؤمنين) کے صفحہ: ۲۸ پر فرماتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ((سيعود غريبًا)) کا معنی یہ ہے کہ گمراہ کر دینے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی خواہشات زیادہ ہو جائیں گی، جس کی وجہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ صرف اہل حق باقی رہ جائیں گے جو کہ شریعت اسلام کے مطابق عمل کرتے ہوں گے، وہی لوگوں میں سے غربا ہوں گے۔ کیا تم نے پیغمبر ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا: میری اُمت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک کے سوا تمام جہنم میں جائیں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ((مَنْ هِيَ النَّاجِيَةُ؟)) ...... ''نجات پانے والا یہ گروہ کون سا ہوگا؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي.)) ...... جو اس طرح عمل کریں گے، جس عمل پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔''

میں کہتا ہوں: دیکھا آپ نے کہ: آجری نے غرباء کی تفسیر فرقہ ناجیہ سے کی ہے۔

حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ " كشف الكربة في وصف حال اهل الغربة " (صفحہ: ۲۲ تا ۲۷) میں فرماتے ہیں:

شبہات اور گمراہ کن خواہشات کی وجہ سے اہل قبلہ گروہوں اور فرقوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کو کافر کہنے لگے ہیں۔ پہلے وہ آپس میں بھائی بھائی تھے، ان کے دل ایک ساتھ دھڑکتے تھے لیکن اب وہ فرقہ پرستی اور گروہ بندی کا شکار ہو کر ایک دوسرے کے دشمن بن گئے ہیں۔ ان فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ نجات پائے گا اور انہی کا تذکرہ درج ذیل حدیث نبوی ﷺ میں ہے:

> '' میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا انہیں مخالفین اور پراپیگنڈہ کرنے والے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ اسی حالت میں قیامت آجائے گی۔''

اور آخری زمانے میں یہ لوگ غرباء (اجنبی) ہو کر رہ جائیں گے جن کا تذکرہ ان (درج بالا) احادیث میں ہو چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی گمراہی کے وقت راہ راست پر رہیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے سنت میں پیدا کردہ بگاڑ کو درست کریں گے۔ یہی پردیسی قبائل ہیں، کیونکہ وہ کم ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ابتدائی مسلمانوں کی طرح بعض قبیلوں میں تو ایسا آدمی صرف ایک ہی ہوتا ہے اور آئمہ کرام اس حدیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔"

امام اوزاعی رحمہ اللہ حدیث نبوی ﷺ: ((بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ .)) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: "اسلام ختم نہیں ہوگا بلکہ اہل سنت ختم ہو جائیں گے حتیٰ کہ ملک میں صرف ایک اہل سنت رہ جائے گا۔"

اور اس معنیٰ کے لیے اسلاف کے کلام میں سنت کی بہت مدح کی گئی اور اس کو "غربت" کی صفت سے اور اہل سنت کو "قلت" کی صفت سے متصف کیا گیا ہے۔ چنانچہ امام حسن بصری رحمہ اللہ اپنے ساتھیوں کو کہا کرتے تھے: "اے اہل سنت! نرمی کیا کرو کیوں کہ تم لوگوں میں سب سے کم ہو۔ اللہ تم پر رحم کرے۔"

اور یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سنت سے اجنبی کوئی چیز نہیں اور سنت کو جاننے والا سنت سے بھی زیادہ اجنبی ہے۔"

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اہل سنت کی خیر خواہی کرو کیوں کہ وہ غرباء ہیں۔"

ان ائمہ کرام کے نزدیک سنت سے مراد: "نبی ﷺ کا وہ طریقہ ہے جس پر آپ اور آپ ﷺ کے صحابہ گامزن تھے، جو شبہات اور خواہشات سے پاک ہے۔"

اسی لیے "فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے:

"اہل سنت وہ ہے جو جانتا ہو کہ اس کے پیٹ میں داخل ہونے والی چیز حلال ہے۔"

کیونکہ حلال کھانا اس سنت کی سب سے بڑی خصوصیت میں سے ہے جس پر نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بہت سے اہلحدیث اور غیر اہلحدیث متاخرین علماء کے عرف میں سنت، تقدیر کے مسائل، فضائل صحابہ اور عقائد کے معنیٰ میں استعمال ہونے لگی۔ بالخصوص ایمان باللہ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتب، ایمان بالرسل اور ایمان بالآخرہ کے مسائل میں۔ اور انہوں نے اس علم میں سنت کے نام سے بہت سی کتابیں لکھیں کیوں کہ اس کی بہت بڑی اہمیت ہے اور اس کے مخالفین ہلاکت کے گڑھے کے کنارے پر ہیں۔

رہی سنت کاملہ تو اس سے مراد شبہات اور شہوات سے پاک راہ ہے جیسا کہ امام حسن بصری، یونس بن عبید، سفیان ثوری اور فضیل رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ نے کہا ہے۔ لہٰذا اہل سنت کو ان کی تعداد کی کمی اور اجنبیت کی وجہ سے آخری زمانے میں ''غرباء'' کہا گیا ہے۔

میں کہتا ہوں: آپ غور کریں: کس طرح ابن رجب رحمہ اللہ نے غرباء کو ہی فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ شمار کیا اور ان میں کوئی فرق نہیں کیا ہے۔ ❶

۴...... اہل حدیث

اس بارے میں درج ذیل بحثیں قابل توجہ ہیں:

پہلی بحث :...... تمام اہل علم و ایمان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ سے مراد اہل حدیث ہیں۔ اے حقیقت کے متلاشی! جان لے کہ تمام اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ اہل حدیث ہی فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ ہیں۔

میں آپ کے سامنے ان کی اتنی بڑی تعداد ذکر کروں گا کہ آپ کے لیے ان کا راستہ اختیار کرنے، ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے فہم کی پیروی کرنے سے کوئی راہ فرار نہ رہے کیوں کہ وہ رب العالمین کے دین کے سپاہی ہیں جن کے بارے میں کتاب وسنت نے بہت کچھ کہا ہے اور وہ کتاب وسنت کے ساتھ قائم ہیں۔ لہٰذا جو ان سے ہٹ کر کسی اور راہ پر چلے گا وہی بے وقوف ہوگا۔ اس موقف کے حاملین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

---

❶ اسی طرح انہوں نے فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کو بھی ایک ہی چیز شمار کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے فرقہ ناجیہ کی تفسیر طائفہ منصورہ والی حدیث کے ساتھ کی ہے اور اس میں ان لوگوں کی تردید ہے جو ان دونوں میں فرق کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفی سنہ ۱۸۱ھ۔

۲۔ علی بن مدینی رحمہ اللہ متوفی سنہ ۲۳۴ھ۔

۳۔ احمد بن حنبل رحمہ اللہ متوفی سنہ ۲۴۱ھ۔

۴۔ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ متوفی سنہ ۲۵۶ھ۔

۵۔ احمد بن سنان رحمہ اللہ متوفی سنہ ۲۵۸ھ۔

۶۔ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ رحمہ اللہ متوفی سنہ ۲۶۷ھ۔

۷۔ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ متوفی سنہ ۲۷۶ھ۔

۸۔ محمد بن حبان رحمہ اللہ متوفی سنہ ۳۵۴ھ۔

۹۔ محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ متوفی سنہ ۳۶۰ھ۔

۱۰۔ محمد بن عبداللہ حاکم نیشا پوری رحمہ اللہ متوفی سنہ ۴۰۵ھ۔

۱۱۔ احمد بن علی بن ثابت خطیب نیشا پوری رحمہ اللہ متوفی سنہ ۴۶۳ھ۔

۱۲۔ حسین بن مسعود بغوی رحمہ اللہ متوفی سنہ ۵۱۶ھ۔

۱۳۔ عبدالرحمٰن بن جوزی رحمہ اللہ متوفی سنہ ۵۹۷ھ۔

۱۴۔ ابوزکریا یحییٰ بن یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ متوفی سنہ ۶۷۶ھ۔

۱۵۔ احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ متوفی سنہ ۷۲۸ھ۔

۱۶۔ اسحاق بن ابرہیم شاطبی رحمہ اللہ متوفی سنہ ۷۹۰ھ۔

۱۷۔ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ متوفی سنہ ۸۵۲ھ۔ ❶

ان تمام ائمہ عظام اور ان کے علاوہ بے شمار علمائے کرام رحمہم اللہ نے وضاحت کی ہے کہ فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ اہل حدیث ہی ہیں۔ اور جو شخص ان کے نقش قدم پر چلے گا، ان

---

❶ اس بارے میں اہل علم کے اقوال مع حوالہ جات میں نے اپنی کتاب " اللآلئ المنثورة في أوصاف الطائفة المنصورة " میں ذکر کیے ہیں۔ اسی طرح ان کو میرے بھائی الشیخ ابو محمد ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ نے اپنی کتاب "اهل الحديث هم الطائفة المنصورة والفرقة الناجيه " میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اقوال سے راہنمائی لے گا، کبھی گمراہ نہیں ہوگا۔ اور وہ کیوں کر گمراہ ہوسکتا ہے جب کہ ان کی صحبت میں رہنے والا کبھی مصیبت و شقاوت میں نہیں پڑتا۔

امام نووی رحمہ اللہ نے ''تہذیب الاسماء واللغات'' (۱/۱۷) میں اس بات پر اہل علم کا اتفاق نقل کیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

''ان کے فضائل ظاہر ہیں اور ان کے علم کو یاد رکھنے کی واضح نشانیاں موجود ہیں۔ صحیحین میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ .))

''میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، ان کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔''

تمام علماء یا اکثر علماء کا خیال ہے کہ یہ لوگ اہل علم ہوں گے۔

دوسری بحث: ......اہل حدیث اسلاف کون ہیں؟ [1]

یہ وہ لوگ ہیں جو کتاب وسنت کے التزام میں اور ان کو ہر بات اور زندگی کے چھوٹے بڑے تمام معاملات میں مقدم رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے طریقے پر چلتے ہیں، خواہ وہ عقائد ہوں یا عبادات، معاملات ہوں یا اخلاقیات یا سیاسیات۔ یا زندگی کا کوئی بھی چھوٹا بڑا معاملہ ہو۔

اور وہ دین کے اصول وفروع پر اسی طرح قائم رہتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے بندے اور رسول ''محمد بن عبداللہ'' پر نازل کیا ہے۔

یہی وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر پوری محنت

[1] یہ بحث کچھ ترمیم کے ساتھ شیخ ربیع بن ہادی حفظہ اللہ کی کتاب ''مکانة اهل الحديث'' سے ماخوذ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،عزم ،صدق اور ثابت قدمی کے ساتھ قائم رہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے علم کی تلوار کے ساتھ، اسلام اور اہل اسلام سے غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل پرستوں کی کاوشوں اور جہلاء کی تاویلات کا قلع قمع کیا۔

اور یہی وہ لوگ ہیں جو منہج صحابہ سے ہٹنے والے ہر فرقے کے خلاف جہاد کرتے ہیں۔ خواہ وہ معتزلہ ہوں، جہمیہ، خوارج ہوں، شیعہ ہوں، مرجئہ ہوں، صوفیا ہوں، یا باطنیہ۔ اور ہر زمانے اور ہر جگہ پر اس شخص کیخلاف جہاد کرتے ہیں جو راہ ہدایت سے ہٹ جائے اور خواہشات کا بندہ بن جائے۔ انہیں اللہ کی خاطر کی جانے والی کسی ملامت کی پرواہ نہیں ہوتی۔

یہ وہ لوگ ہیں جو ارشاد باری تعالیٰ:

﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ﴾ (آل عمران : ۱۰۸)

''اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔''

کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔

جو قول ربانی:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ﴾ (النور : ٦٣)

''سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے انہیں دردناک عذاب نہ آ پہنچے۔''

پر عمل کرتے ہیں۔

اور درج ذیل آیت مبارکہ کے مصداق ہیں:

﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ ﴾ (الأحزاب : ٣٦)

''اور (دیکھو) کسی مومن مرد اور عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ یہ لوگ ہمیشہ تمام لوگوں سے زیادہ اللہ و رسول کے احکامات کی مخالفت اور ظاہری و باطنی فتنوں سے دور تھے۔

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا دستورِ حیات اس آیت کو بنایا ہوا ہے۔

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝﴾

(النساء: ٦٥)

"(اے پیغمبر) تیرے پروردگار کی قسم (اللہ تعالیٰ خود اپنی قسم کھاتا ہے) وہ مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑوں کا فیصلہ تجھ سے نہ کرائیں۔ پھر تیرے فیصلے سے ان کے دلوں میں کچھ اداسی نہ ہو اور (خوشی خوشی) مان کر منظور کر لیں۔"

سو انہوں نے کتاب و سنت کی قدر کرنے کا حق ادا کر دیا اور انہیں تمام انسانوں کی باتوں سے مقدم رکھا۔ مکمل رضامندی، شرح صدر کے ساتھ اور بغیر کسی تنگی اور ہچکچاہٹ کے انہیں اپنے عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور تمام شعبہ ہائے حیات میں اپنا فیصل جانا۔

اور اس معنی میں اسلاف اہلحدیث کا دائرہ ہزاروں باعمل علماء تک وسیع ہو جاتا ہے جن کے نام تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔ بڑی بڑی ضخیم کتابیں ان کے تذکرے سے بھری پڑی ہیں اور انہوں نے اپنے علم و فضل اور عمل کے ساتھ دنیا کو حیران کر دیا ہے۔

جو شخص ان کی حقیقت کو پانا چاہتا ہے تو ان کتابوں، سفرناموں اور طبقات کو دیکھے۔

یہ سلف صالحین کا ہراول دستہ سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تھے جو آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے، آپؐ کو دیکھا اور اسلام پر فوت ہوئے۔ ان میں سر فہرست خلفائے راشدین ہیں۔ پھر وہ دس صحابہ جن کو جنت کی خوشخبری ملی۔

کبار تابعین کرام رحمہم اللہ

اویس قرنی، سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، سالم بن عبداللہ بن عمر، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، محمد بن حنفیہ، علی بن حسن زین العابدین، قاسم بن محمد بن ابوبکر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق، حسن بصری، محمد بن سیرین، عمر بن عبد العزیز اور محمد بن شہاب زہری رحمہم اللہ کبار تابعین وائمہ کرام تھے۔

کبار تبع تابعین عظام رحمہم اللہ

جناب مالک بن انس، اوزاعی، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ الہلالی اور لیث بن سعد رحمہم اللہ کبار تبع تابعین ائمہ عظام تھے۔

پھر ان کے بعد اتباع تبع تابعین آتے ہیں جن میں سرفہرست:

عبداللہ بن مبارک، وکیع، محمد بن ادریس شافعی، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ القطان رحمہم اللہ تھے۔

مذکور بالا اسلاف کے شاگردانِ گرامی قدر:

پھر مذکور بالا محدثین وائمہ عظام کے شاگردانِ گرامی قدر جناب امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی رحمہم اللہ جمیعاً ہوئے۔

ان کے شاگرد اور ان میں سرفہرست:

سادا تنا ائمہ ذی وقار محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم، ابو حاتم، ابوزرعہ، ترمذی، ابو داؤد اور نسائی رحمہم اللہ ہیں۔

پھر ان کے متصل زمانے میں وہ لوگ ہوئے جو ان کے طریقے پر چلے جیسے ابن جریر طبری، ابن خزیمہ، ابن قتیبہ الدینوری، خطیب بغدادی، ابن عبد البرنمری، عبد الغنی المقدسی، ابن الصلاح، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، امام مزی، ابن کثیر، ذہبی، ابن قیم جوزی اور ابن رجب حنبلی رحمہم اللہ۔

پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد آئے اور کتاب وسنت کے ساتھ التزام اور ان کو فہم صحابہ کے مطابق سمجھنے میں ان کے نقش قدم پر چلے۔ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا حتی کہ ان میں سے آخری گروہ دجال سے قتال کرے گا۔ یہی وہ اصحابِ علم وفضل تھے جنہیں ہم سلف اہل الحدیث کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ نسبت صرف اسی وقت حقیقی ہوگی جب اس کا دعویٰ کرنے والے کا عمل، منہج نبوی کے مطابق ہو۔

کیا کوئی باشعور شخص اس بات کا تصور کر سکتا ہے کہ سلفیت کا محض دعویٰ (یا بلندی اور پستی کے اعتبار سے پالینے اور چھوڑنے کے اعتبار سے منہج سلف کے بارہ میں تذبذب کا شکار ہونا) غلطی کو کم کر سکتا، شک کو دور کر سکتا یا فضیلت کا باعث بن سکتا ہے؟ جیسا کہ ایسا کوئی شخص چاہتا ہو۔

یہ نسبت اپنے دعویٰ کرنے والے سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے دعویٰ کی عملی تصدیق پیش کرے تا کہ اس کا دعویٰ سچا ثابت ہو اور اس میں کوئی جھول نہ ہو۔

کوئی بھی انسان صدیاں بیتنے اور نسلیں گزرنے کے باوجود بھی اپنے اس نسبت کے دعویٰ میں سچا نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے عقیدہ، عمل اور عبادت میں اس حد تک منہج نبوی سے نہ جڑ جائے کہ اس سے صادر ہونے والا ہر عمل سنت کے مطابق ہو اور وہ ہمیشہ رسول اکرم ﷺ کی طرف رجوع کرے حتیٰ کہ وہ خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام پر رحم فرمائے، انہوں نے یہ ساری بات ایک عمدہ جملے میں کس قدر شان دار انداز میں جمع فرمادی۔ چنانچہ ''مجموع الفتاویٰ'' (۴/۹۵) میں وہ فرماتے ہیں:

''اہل حدیث سے ہماری مراد وہ لوگ نہیں جو حدیث کو بیان کرنے، سننے اور لکھنے تک محدود رہتے ہیں بلکہ اس سے ہماری مراد ہر وہ شخص ہے جو اس کو حفظ کرتا، اس کی معرفت حاصل کرتا اور اس کے ظاہری اور پوشیدہ مفہوم کو سمجھتا اور ظاہر و باطن میں اس کی پیروی کرتا ہے۔ یہی حال اہل قرآن کا ہے۔''

''اور ان میں کم از کم خصوصیت قرآن و حدیث کی محبت، ان کے معانی کے بارے میں بحث و مباحثہ کرنا اور اس سے معلوم ہونے والے احکام پر عمل کرنا ہے۔

چنانچہ حدیث کے فقہاء دوسرے فقہاء سے زیادہ رسول اکرم ﷺ کے متعلق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں اور محدثین صوفیاء ❶ دوسرے صوفیاء سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔ محدثین امراء دوسروں سے زیادہ نبوی سیاست کے حقدار ہوتے ہیں اور ان میں سے عام لوگ بھی دوسرے لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق کے حقدار ہوتے ہیں۔"

تیسری بحث ...... ہر سمجھدار کے لیے تنبیہ:

اگر یہ کہا جائے کہ ہم قرآن کی طرف نسبت کر کے خود کو اہل قرآن کیوں نہیں کہتے؟

تو میں کہوں گا: کیا آپ نے علامہ ابو القاسم ھبۃ اللہ بن حسن الالکائی (متوفی سنہ ۴۱۸ھ) کا قول نہیں سنا جو انہوں نے اپنی منفرد کتاب "شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ" (۱/ ۲۳۔۲۵) میں فرمایا ہے کہ:

"محدثین کے علاوہ جو شخص بھی کسی مذہب کا معتقد ہوتا ہے وہ اس مذہب کے بانی کی طرف نسبت کرتا ہے اور اس کی رائے کو معتبر سمجھتا ہے۔ جب کہ محدثین رسول اللہ ﷺ کی بات کرتے ہیں اس لیے آپ ﷺ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کے علم پر ہی اعتماد کرتے ہیں، آپ ﷺ کو ہی دلیل بناتے ہیں، آپ کو ہی اپنا مرکز و محور بناتے ہیں، آپ کی رائے کی پیروی کرتے ہیں، اس پر فخر محسوس کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی سنت کے دشمنوں پر گرفت کرتے ہیں۔ پھر نیک نامی اور عظمت میں کون ان کا مقابلہ کر سکتا ہے؟

چونکہ ان کا نام کتاب وسنت اور ان سے ماخوذ معانی پر مشتمل ہے اور وہ کتاب وسنت کے ساتھ تمسک میں منفرد ہیں، اس لیے وہ صرف اللہ عزوجل کا اپنی کتاب حکیم میں لفظ "الحدیث" کا ذکر کرنے کی بنا پر اپنی نسبت حدیث کی طرف لگاتار کرتے چلے آرہے ہیں۔

چنانچہ اللہ کریم نے فرمایا ہے:

❶ ان صوفیاء سے مراد وہ صوفیاء نہیں ہیں کہ جن کے افکار و عقائد اسلام سے منحرف کرا دینے والے ہوتے ہیں جیسا کہ میں نے اپنی کتاب "الجماعات الاسلامیۃ فی ضوء الکتاب والسنۃ بفهم سلف الامۃ" میں اس کی وضاحت کی ہے۔ شیخ کی مراد یہاں زاہد محدثین ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ ﴾ (الزمر: ۲۳)

"اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے۔(یعنی قرآن جس کی آیتیں) ملی جلی ہیں دوہرائی گئی ہیں۔ جولوگ اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ان کی کھال کی روئیں (اس کو پڑھ کر) کھڑے ہوجاتے ہیں پھر اللہ کی یاد کی طرف ان کے (بدن) پوست اور دل نرم ہوجاتے ہیں یہ کتاب اللہ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے اس (کے ذریعے) سے رستہ دکھلاتا ہے جس کو اللہ بھٹکا دے اس کا کوئی راہِ پر لانے والا نہیں۔"

اور وہ حاملین قرآن، اہل قرآن، حفاظ اور قراء ہیں۔ یا حدیث رسول ﷺ کو نقل کرنے اور حاملین حدیث ہونے کی وجہ سے اس کی طرف نسبت کرتے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنے اندر ان دونوں معانی کے وجود کی وجہ سے اس نام کے مستحق ہیں۔ کیوں کہ لوگ انہیں سے کتاب وسنت حاصل کرتے ہیں اور خلق خدا انہیں کو صحیح طور پر کتاب وسنت کے پیروکار مانتی ہے۔ ہمیں آج تک کوئی ایسا بدعتی نظر نہیں آتا جس نے کبھی تعلیم قرآن کی تحریک کی قیادت کی ہو اور لوگوں نے اس سے کبھی قرآن سیکھا ہو اور نہ ہی کسی بدعتی نے آج تک روایت حدیث کا علم بلند کیا ہے اور نہ ہی آج تک کسی نے کسی شرعی معاملے میں ان کی پیروی کی ہے۔ ❶

---

❶ امام الالکائی رحمہ اللہ علیہ اسلام کے زمانے کا تذکرہ کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ: علم نبوی کو کبھی کسی بدعتی نے ہاتھ نہیں لگایا، لیکن اپنے زمانے میں ہم بہت سے بدعتیوں کو قرآن وحدیث پڑھاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس سے پریشان نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ ہمیں سنت مطہرہ سے اس کا سبب معلوم ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس صورت حال کی پہلے اطلاع دے دی تھی کہ اس سے سوائے اللہ کی خاص رحمت کے چھٹکارا ممکن نہیں۔
چنانچہ شرعی علم کے طلباء کو یہ حقیقت سامنے رکھنی چاہیے اور غور کرنا چاہیے کہ وہ کس سے اپنا دین لے رہے ہیں۔
ارشار نبوی ﷺ ہے: ((اِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُلْتَمَسَ الْعِلْمُ عِنْدَ الْأَصَاغِرِ .))......
"قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ رذیل قسم کے لوگوں سے علم حاصل کیا جائے گا۔" ابن مبارک رحمہ اللہ نے ⇦⇦⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر طرح کی حمد و ثنائے جمیل اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ جس نے اس جماعت کو مکمل اسلام میں داخل فرمایا، ہر قسم کی عزت دی اور اپنے اور اپنے رسول گرامی ﷺ کے راستے کی

⇦⇦⇦ اسے ''الزھد'' (صفحہ:۶۱) میں اور الالکائی نے درج ذیل سند کے ساتھ ''شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ'' میں (صفحہ:۱۰۲) ذکر کیا ہے:((عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة عن ابى امية الجمحي .))...... میں کہتا ہوں: یہ سند صحیح ہے، کیوں کہ ابن لھیعہ جب عبادلہ کی سند سے بیان کرے تو وہ صحیح ہوتی ہے اور ابن مبارک عبادلہ میں سے ہیں، ابن مبارک فرماتے ہیں: اصاغر سے مراد اہل بدعت ہیں، اور ابن مسعود کی حدیث اس کی ''شاہد'' ہے جو کہ مرفوع کے حکم میں ہے، کیونکہ یہ بات رائے اور اجتہاد سے نہیں کی جاسکتی اس کے الفاظ یہ ہیں:((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا أَتَاهُمُ الْعِلْمُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ وَأَكَابِرِهِمْ ، فَإِذَا أَتَاهُمُ الْعِلْمُ مِنْ قِبَلِ أَصَاغِرِهِمْ فَذَلِكَ حِينَ هَلَكُوْا .)) ......''مسلمان اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ محمد ﷺ کے ساتھیوں اور اپنے بڑوں سے علم حاصل کرتے رہیں گے اور جب وہ اپنے ذلیل لوگوں سے علم حاصل کرنا شروع کر دیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔''

اس حدیث کو ابن مبارک رحمہ اللہ نے صفحہ:۸۵۱ پر اور الالکائی نے صفحہ:۱۰۱ پر ذکر کیا ہے۔ اگر کہا جائے کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''اس علم کو ہر بعد میں آنے والے سے اس کے برابر کا آدمی حاصل کرے گا وہ اس کے غلو کرنے والوں کی تحریف، پراپیگنڈہ کرنے والوں کی کوششوں اور جہلاء کی تاویلات سے پاک کریں گے۔

تو ہم کہیں گے: یقیناً آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا ہے: لیکن کیا آپ نے امام نووی رحمہ اللہ کا وہ قول نہیں پڑھا جو انہوں نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد ''تہذیب الاسماء واللغات'' (۱/۱۷) میں فرمایا ہے کہ ''نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں علم کی حفاظت اور اس کو نقل کرنے والوں کی دیانتداری بیان فرمائی ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس علم کی حفاظت کے لیے ہر زمانے میں ایسے لوگ پیدا کرتے رہیں گے جو اس کو اٹھاتے ہیں اور تحریف سے پاک کرتے ہیں۔ اور جو لوگ ان کے بعد آتے ہیں، وہ اسے ضائع نہیں کرتے۔ یہ ہر زمانے میں اس علم کو حاصل کرنے والوں کی دیانتداری کی دلیل ہے۔ اور الحمد اللہ ہمیشہ ایسے ہی ہوتا رہا ہے۔ یہ نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئی ہے لہٰذا اگر بعض فاسق (گنہگار) لوگ بھی تھوڑا بہت علم رکھتے ہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ حدیث میں تو اس بات کی خبر دی گئی ہے کہ اس علم کے حاملین دیانتدار ہوں گے اور یہ مقصود نہیں کہ ان کے علاوہ کسی کے پاس علم نہیں ہوگا۔ (واللہ اعلم)

میں نے اس مسئلہ کو مزید تفصیل کے ساتھ " حلية العالم المعلم وبلغة الطالب المتعلم " میں بیان کردیا ہے۔ اور یہ کتاب دارالتوحید۔ الریاض نے شائع کی ہے۔

یہ حدیث حسن لغیرہ ہے، جیسا کہ میں نے ایک الگ رسالہ " تحرير النقول فى تصحيح حديث العدول " میں وضاحت کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف ہدایت عطا کی۔ چنانچہ یہی طائفہ منصورہ، فرقہ ناجیہ اور ہدایت یافتہ جماعت ہے اور یہی وہ جماعت ہے۔ جو سنت پر قائم ہے اور رسول اللہ ﷺ کے بدلے میں کسی اور کو پسند نہیں کرتی، آپ کی بات کو تبدیل کرنا، آپ کی سنت سے ہٹنا پسند نہیں کرتی۔ زمانے کی گردشیں انہیں اس راہ سے ہٹا نہیں سکتیں۔ حوادث زمانہ ان کا رخ نہیں موڑ سکتے۔ ایسے لوگوں کی بدعت پروری انہیں متزلزل نہیں کر سکتی جو لوگوں کو راہ خدا سے روکنے اور اس میں نقص کا پہلو تلاش کرنے کے لیے اسلام کے خلاف کوشش کرتے ہیں، اعتراضات کرتے ہوئے راہ اسلام سے ہٹ جاتے ہیں اور زعم باطل رکھتے ہیں کہ وہ نور خدا کو بجھا دیں گے، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے، اگرچہ کفار کو ناگوار ہی گزرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل سنت والجماعت

لفظ ''اہل سنت والجماعت'' پر درج ذیل اعتبارات سے بحث ہوسکتی ہے:۔

ا......وجہ تسمیہ

شیخ الاسلام ''مجموع الفتاوی'' (۱۵۷/۳) میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اہل سنت والجماعت کے لوگ ظاہر وباطن میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث، آپ ﷺ کی نصیحتوں اور پہلے ایمان لانے والے مہاجرین وانصار کی راہ پر چلتے ہیں کیونکہ رسالت مآبؐ نے فرمایا ہے:

((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِيْ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.)) ❶

''تمہارے اوپر لازم ہے کہ میرے اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقے پر چلو، اس کو تھامے رکھو، اسی پر (عمل صالح کے ذریعے) اپنے دانت گاڑھے رکھو اور نئے کاموں سے بچو کیوں کہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اور وہ جانتے ہیں کہ سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی اور بہترین راہ محمد ﷺ کی ہے۔ وہ ہر قسم کے لوگوں کی بات پر اللہ تعالیٰ کی بات کو ترجیح دیتے اور ہر ایک کی راہ پر محمد ﷺ کی راہ کو مقدم رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہیں اہل الکتاب اور اہل السنہ کا نام دیا جاتا ہے۔

❶ سياتي تخريجه.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ انہیں اہل الجماعت اس لیے کہا جاتا ہے کہ جماعت سے مراد ہے: اجتماع (اکٹھ) اور اس کی ضد فرقہ ہے، اگرچہ جماعت کا لفظ اب بذات خود جمع ہونے والے لوگوں کا نام بن چکا ہے۔ اجماع وہ تیسری بنیاد ہے جس پر علم اور دین کے معاملہ میں اعتماد کیا جاتا ہے۔

اہل سنت والجماعت انہی تین اصولوں پر تمام لوگوں کے دین سے متعلقہ، ظاہری و باطنی اقوال و اعمال کو پرکھتے ہیں۔ اور اجماع سے مراد وہ بات ہے جو منضبط ہو اور اس پر سلف صالحین تھے۔ کیوں کہ ان کے بعد اختلافات بہت زیادہ ہو گئے ہیں اور امت منتشر ہو چکی ہے۔

''منہاج السنہ'' میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے یہ وضاحت کی ہے کہ ان کا مذہب پرانا ہی ہے اور وہ کسی فرد یا گروہ کی طرف منسوب نہیں ہوتے۔ چناں چہ وہ فرماتے ہیں:

''اہل سنت والجماعت کا مذہب قدیم ہے اور وہ اس وقت بھی معروف تھے جب اللہ تعالیٰ نے ابھی امام ابو حنیفہ، شافعی، مالک اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ کو پیدا نہیں کیا تھا۔ کیوں کہ یہ تو صحابہ کا مذہب ہے جو انہوں نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا تھا۔ اور جو بھی اس مذہب کی مخالفت کرے اہل سنت کے نزدیک وہ بدعتی ہے۔

پھر وہ اہل سنت والجماعت کی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف نسبت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اگرچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اہل سنت کی امامت اور مصیبت میں صبر کرنے کی وجہ سے مشہور تھے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے کوئی منفرد بات کی تھی یا نئی بات کہی تھی بلکہ وہ اس حیثیت سے اس لیے مشہور تھے کہ انہوں نے پہلے سے موجود اور معروف سنت کا علم حاصل کیا، اس کی طرف دعوت دی اور جس نے آپ کو اس دعوت سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی آپ رحمہ اللہ نے اسے ناکام کر دیا۔

۲...... اہل سنت والجماعت ہی فرقہ ناجیہ، طائفہ منصورہ اور اہل حدیث ہیں

شیخ الاسلام ''مجموع الفتاوی'' (۱۲۹/۳) میں فرماتے ہیں:

''حمد و ثناء کے بعد! تا قیامت فرقہ ناجیہ منصورہ یعنی اہل سنت والجماعت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی عقیدہ رہے گا۔''

اور وہ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۵۹ پر فرماتے ہیں:

''اور ان کی راہ وہ دین اسلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو دے کر بھیجا لیکن چوں کہ نبی ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کی امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک کے علاوہ سارے کے سارے جہنم میں جائیں گے اور وہی فرقہ ''الجماعہ'' ہوگی۔''

اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

((هُمْ مَنْ كَانَ عَلٰى مِثْلِ مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِيْ .))

''یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ جیسے دین پر عمل پیرا ہوں گے۔''

تو ملاوٹ سے پاک مکمل طور پر خالص اسلام پر قائم جماعت اہل سنت والجماعت ہوگی۔ انہی میں صدیقین، شہداء، صالحین، ہدایت کے روشن مینار اور اندھیروں میں روشنی ہوں گے۔ یعنی ایسے ائمہ جن کی ہدایت اور فہم پر تمام مسلمان متفق ہوں گے۔ اور انہی میں سے ہدایت کے نشانات، روشن چراغ اور احادیث میں مذکور فضائل و مناقب والے لوگ اٹھیں گے۔

یہی طائفہ منصورہ ہوں گے جن کے متعلق رسالت مآب ﷺ نے فرمایا تھا:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ، ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُم حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ .))

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ تا قیام قیامت حق پر رہے گا اور ان کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔''

اس لیے ہم اللہ بزرگ و برتر سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان میں سے بنائے، ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرے اور اپنی طرف سے ہمیں رحمت عطا فرمائے، یقیناً وہ بہت عطا کرنے والا ہے۔ (واللہ اعلم)

اسی طرح جلد نمبر ۳ صفحہ ۳۴۵ پر فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لہٰذا نبی مکرم ﷺ نے فرقہ ناجیہ کی صفت یہ بیان فرمائی کہ وہ اہل سنت والجماعت ہوں گے، یہی امت کی بھاری اکثریت اور سواد اعظم ہیں۔"

اور جلد نمبر ۳ صفحہ ۳۴۷ پر فرماتے ہیں:

"اس سے واضح ہوتا ہے کہ فرقہ ناجیہ ہونے کے سب سے حقدار اہل حدیث اور اہل سنت ہیں جن کا رسول گرامی ﷺ کے علاوہ کوئی قائد نہیں کہ جس کی جماعت کا وہ حصہ بنے ہوں۔ اور یہی لوگ آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال کو سب سے زیادہ جاننے والے اور صحیح و غلط میں فرق کرنے کی سب سے زیادہ صلاحیت رکھنے والے ہیں۔ ان کے آئمہ احادیث کو سمجھنے والے، ان کے مفاہیم کی معرفت رکھنے والے، ان پر عمل کرنے والے، ان سے محبت رکھنے والے اور ان کے دوستوں کے دوست اور دشمنوں کے دشمن ہیں۔ یہ مبہم باتوں کو اس مفہوم کی طرف لوٹا دیتے ہیں جو کتاب وحکمت میں آیا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرتے اور کسی بات کو اس وقت تک اپنے دین کا اصول اور اپنا منشور نہیں بناتے جب تک وہ کتاب وسنت سے ثابت نہ ہو۔ بلکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی کتاب وحکمت کو اپنے عقائد ونظریات کی بنیاد بناتے ہیں۔"

۳...... اہل سنت والجماعت اور سلفیّت

بہت سے بدعتی اور گمراہ فرقے اہلسنت والجماعت کے نام کے درپے ہیں تا کہ عام مسلمانوں کو ان کی فطرت سے دور کرسکیں۔

چنانچہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ "مجموع الفتاوی" (۳/۳۴۶) میں فرماتے ہیں:

"بہت سے لوگ محض اپنے گمان اور خواہش سے فیصلہ کر کے ان فرقوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ان کے قائدین اور سربراہان کو اہل سنت والجماعت سے منسوب کرتے اور ان کے مخالفین کو اہل بدعت شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ واضح گمراہی ہے کیونکہ اہل سنت کا راہنما رسول اللہ ﷺ کے علاوہ اور کوئی نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتا۔"

بعض لوگ اشاعرہ کو اہل سنت والجماعت کا ہراول دستہ شمار کرتے ہیں جیسا کہ عبدالقاہر بن طاہر بغدادی متوفی سنہ ۴۲۹ھ اپنی کتاب " الفرَقُ بَين الفِرَق " صفحہ ۳۱۳ پر لکھتا ہے:

"جان لو! کہ اہل سنت والجماعت کی آٹھ قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے اپنے علم سے توحید و نبوت کے دروازوں، وعد وعید کے احکام، ثواب و عقائد کے اسباب، اجتہاد اور امامت و قیادت کی شرائط کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اور اس قسم کے علم میں وہ متکلمین میں سے صفاتیہ کی راہ پر چلے ہیں جنہوں نے تشبیہ، تعطیل اور رافضہ، خوارج، جہمیہ، نجاریہ اور تمام گمراہ کن خواہشات کے بندوں کی بدعات سے علیحدگی اختیار کی۔"

بعض متأخرین کا خیال ہے کہ امت مسلمہ نے عقائد کے معاملہ میں اپنی نگاہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے ہاتھ میں دے رکھی ہیں۔

سعید حوی اپنی کتاب " جولات فی الفقهين " کے صفحہ ۲۲، ۶۶، ۸۱، ۹۰ پر لکھتا ہے:

" امت مسلمہ نے عقائد کے معاملہ میں دو بندوں کے فیصلوں کو تسلیم کیا لیا ہے۔ ایک ابوالحسن اشعری، دوسرے ابو منصور ماتریدی۔"

اور زبیدی " اتحاف السادة المتقين " (۶/۲) میں لکھتا ہے:

" جب اہل سنت والجماعت کا لفظ مطلق بولا جائے تو اس سے مراد اشاعرہ اور ماتریدیہ ہوتے ہیں۔"

"اہل سنت والجماعت" کی اصطلاح اس قدر وسیع ہو چکی ہے کہ اس میں وہ لوگ بھی داخل ہو جاتے ہیں جو عقیدے میں خصوصاً اللہ تعالیٰ کی صفات کے معاملے میں انحراف کا شکار ہیں۔ لہٰذا فرقہ ناجیہ، طائفہ منصورہ، غرباء اور اہل حدیث کی پہچان کے لیے لفظ "سلفیت" استعمال کرنا چاہیے۔

لفظ "اہل سنت والجماعت" کے استعمال پر اصرار کرنیوالے بعض لوگ کہتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر کچھ ایسے لوگ آ جائیں جو سلفیت کا دعویٰ کرنیوالے ہوں حالانکہ وہ ان گمراہ فرقوں میں سے ہوں تو کیا آپ ''سلفیت'' کا لفظ چھوڑ کر کوئی اور لفظ اختیار کر لیں گے؟

جواب:

اس کا جواب کئی طریقوں سے دیا جا سکتا ہے:

۱...... یہ ایک فرضی بات ہے جس سے چکر لازم آتا ہے جب کہ چکر نا قابل قبول ہوتا ہے۔

۲...... یہ ایک فرضی سوال ہے، جو ابھی پیش نہیں آیا اور اسلاف رحمہم اللہ فرضی معاملات اور خیالی مسائل و افعال کے بارے میں سوال کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

۳...... وہ فرقے جنہیں ہم نے دیکھا اور نہ سنا اگر ''سلفی منہج'' پر ہونے کا دعویٰ کریں تو یہ خود اپنے افکار کو منہدم کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیوں کہ منہج سلف پر چلنے والے کے لیے لازم ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے پر چلے۔

۴...... اہل سنت والجماعت کی طرف منسوب تمام فرقوں میں سے کوئی بھی یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ ''میں سلفی ہوں''

۵...... مشہور بدعتی فرقوں میں سے کوئی بھی سلفی ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ اور نہ ہی وہ مذہب سلفی کو اختیار کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ ''مجموع الفتاویٰ'' (۱۵۵/۴) میں فرماتے ہیں:

''یہاں مقصود یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کے ہاں بدعت کو عام کرنے والے مشہور فرقے اسلاف کے پیروکار نہیں۔ مشہور ترین بدعتی فرقہ رافضہ ہے، حتیٰ کہ عام لوگوں میں رفض کے علاوہ بدعت کی کوئی اور علامت معروف نہیں۔ اور عوام الناس کے ہاں سنی وہ ہوتا ہے جو رافضی نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رافضہ قرآن کے معانی اور احادیث نبویہ کی سب سے زیادہ مخالفت کرنے والے امت کے اسلاف اور ائمہ عظام پر سب سے زیادہ تنقید کرنے والے، اور تمام فرقوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ امت کی اکثریت پر طعن کرنے والے ہیں۔ تو وہ اسلاف کی اتباع سے جتنے زیادہ دور ہیں اتنے ہی بدعت پرستی میں مشہور ہیں۔"

تو پتہ چلا کہ اہل بدعت کی سب سے بڑی علامت اتباع سلف سے دامن چھڑا لینا ہے۔

اسی لیے امام احمد رحمہ اللہ نے عبدوس بن مالک کو اپنے خط میں لکھا تھا کہ:

"کسی کام کے سنت ہونے کی بنیاد ہمارے نزدیک اس راہ کو اختیار کرنا ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ گامزن تھے۔"

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (۴/۱۵۶)

"یہ ناممکن ہے کہ اسلاف کی پیروی اہل بدعت کا شیوہ اور علامت بن جائے سوائے ان (اہل بدعت) کے کہ جن میں جہالت زیادہ اور علم کم ہو۔"

سلفیت کی طرف دعوت

جو کچھ پیچھے بیان ہوا ہے، اسی حق بات کے پیش نظر ہم اللہ عزوجل کی کتاب کریم اور صحیح سنت و حدیث پر قائم فہم سلف صالحین کے مطابق سلفی دعوت کو دنیا میں چہار دانگ عالم پھیلانے کے لیے کھڑے ہوئے ہیں۔ تاکہ اہل السنہ والجماعۃ کے دائرہ میں داخل چاروں فقہی مذاہب میں سے ہر مسلک و مذہب کو اس "سلفی جماعت حقہ و منصورہ اہل السنہ والجماعۃ" میں داخل کیا جا سکے۔ اور فرقہ وارانہ تعصب کو چھوڑ کر تمام لوگ سلف صالحین کے فہم پر قائم قرآن و سنت والے منہج کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

اگر ہماری اس دعوت پر یہ کہا جائے: یہ تو ہمیں یاد ہی نہیں تھا۔ (کہ اُمت کو خالصتاً قرآن وسنت والی راہ پر لا کر اسے دنیا میں پھر سے ایک کامیاب ملت بنایا جا سکتا ہے۔) اور اللہ تعالیٰ ہماری حلت کو خوب جانتا ہے۔" تو میں پھر عرض کروں گا: ایک کہنے والے نے کس قدر شاندار بات کہی ہے:

فَـإِنْ كُـنْـتَ لَا تَـدْرِيْ فَتِلْكَ مُصِيْبَةٌ
أَوْ كُـنْـتَ تَـدْرِيْ فَـالْـمُصِيْبَةُ أَعْظَمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر آپ نہیں جانتے تو یہ ایک مصیبت ہے اور اگر آپ جانتے ہیں (اور عمل نہیں) تو یہ اس سے بڑی مصیبت ہے۔''

اگر اس کتاب میں ہمارا مقصد صرف اُصول بیان کرنا نہ ہوتا تو میں اس موضوع پر مفصل بیان کرتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منہج علمی تھا؟

بہت سی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ استدلال واستنباط کے اعتبار سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منہج خالصتاً علمی اور نہایت دقیق تھا۔ ان میں سے چند ایک احادیث دلیل کے لیے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... ((أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْداً حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرىٰ اِخْتِلَافاً كَثِيْراً، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ الرَّاشِدِيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.))

جناب عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں تمہیں اللہ کے تقویٰ اور امیر کی بات کو غور سے سن کر عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ وہ ایک حبشی غلام ہی ہو، کیوں کہ جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ یقیناً عنقریب بہت اختلاف دیکھے گا۔ اور تم (دین میں) نئے کاموں سے اجتناب کرو، کیوں کہ یہ گمراہی ہے۔ چنانچہ تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ میرے اور ہدایت یافتہ میرے خلفاء راشدین کے طریقے کو اختیار کرے۔ تم لوگ میرے اوران کے طریقے کو عملاً مضبوطی سے تھامے رکھنا۔" [1]

---

[1] صحیح، اسے ابو داؤد (۴۶۰۷)، ترمذی (۲۶۷۶) اور ابن ماجہ (۴۲، ۴۳، ۴۴) میں عبدالرحمٰن بن عمرو السلمی کی سند سے درج کیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں: یہ تابعی ہیں جن سے ثقات کی ایک جماعت نے روایت بیان کی ہے اور ابن حبان نے اسے ثقہ کہا ہے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں، ابن ابی عاصم نے "السنہ" میں (۳۲، ۵۷) اور ابو داود رحمہ اللہ نے حجر بن حجر سے اس کی متابعت نقل کی ہے۔ اور حجر بن حجر بھی تابعی ہے، اسے ابن حبان نے ثقہ کہا ہے ⇦⇦⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے مومن بھائی! اللہ تعالیٰ تمہاری حق کی طرف راہنمائی فرمائے! یہ بات خوب جان لو کہ: اوپر حدیث مبارک میں نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھ جو خلفائے راشدین کے طریقہ کا ذکر فرمایا تو اس عطف کا یہ مطلب نہیں کہ خلفائے راشدین کی سنت رسول اللہ ﷺ کی سنت کے علاوہ تھی بلکہ انہوں نے مکمل طور پر آنحضرت ﷺ کی سنت کی پیروی کی۔ اسی لیے انہیں ہدایت اور رشد کے اوصاف کے ساتھ متصف کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کی طرف سنت کی نسبت اس لیے کی ہے کہ وہی اس کے زیادہ حق دار اور سب سے زیادہ اس کو سمجھنے کے قابل اور اہل سنت والجماعت تھے۔

فہم صحابہ متواتر منقول ہے

اہل علم نے یہ فہم تواتر کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ابن حزم اندلسی رحمہ اللہ اپنی عظیم کتاب "الأحکام فی أصول الاحکام" (۶/۷۶۔۷۸) میں وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں، جہاں تک حدیث ((عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ .)) کا تعلق ہے تو ہم جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس چیز کا حکم نہیں دیتے تھے جس پر انسان کو قدرت نہ ہو۔ آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین میں ہمیں سخت اختلاف نظر آتا ہے لہٰذا تین صورتوں میں سے ایک ہوسکتی ہے۔ چوتھی کوئی نہیں۔

۱...... یا تو ہم اختلاف کی صورت میں سب کی بات پر عمل کریں۔ اور یہ ممکن نہیں۔ کیوں کہ دو مختلف باتوں پر عمل نہیں ہوسکتا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم حضرت ابوبکر اور عائشہ رضی اللہ عنہما کے

⇦⇦⇦ اور خالد بن معدان کے علاوہ کسی نے اس سے روایت بیان نہیں کی۔ اور اس حدیث کی ایک اور بھی سند ہے، اور وہ یحییٰ بن ابی المطاع سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے عرباض بن ساریہ سے یہ حدیث سنی، اسے ابن ماجہ نے صفحہ ۴۲ پر، اور حاکم نے جلد: ا صفحہ: ۹۷ پر بیان کیا ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن دحیم رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے کہ یحییٰ بن ابی المطاع کی عرباض بن ساریہ سے یہ روایت مرسل ہے۔ میں کہتا ہوں: یحییٰ نے عرباض سے سماع کی وضاحت کی ہے اور اس تک سند صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)۔ اس حدیث کی اس کے علاوہ بھی کئی سندیں ہیں۔ الغرض یہ حدیث بلاشبہ ثابت ہے۔ اس حدیث کی صحت اور اسے دلیل بنانے پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور ابن قطان الفاسی کے علاوہ کسی نے بھی علیحدہ موقف نہیں اپنایا۔ اس کا اور اس کے مقلدین کا رد ہم کہیں اور کریں گے۔ ان شاء اللہ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول پر عمل کرتے ہوئے (وراثت کے مسئلہ میں) بھائیوں کو محروم کر کے دادا کو وارث بنائیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر بھی عمل کریں اور دادا کو کل مال کا تیسرا حصہ دے کر باقی بھائیوں کو دے دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول پر بھی عمل کریں اور دادا کو چھٹا حصہ دے کر باقی بھائیوں کو دیں۔

یہی صورت حال ان تمام مسائل کی ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا باہم اختلاف ہے۔ چنانچہ اس صورت پر عمل نہیں ہوسکتا کیوں کہ یہ لوگوں کی طاقت سے باہر ہے۔

۲......دوسری صورت یہ ہے کہ ہمیں اختیار دے دیا جائے: ہم ان میں سے جس کی بات کو چاہیں اختیار کرلیں۔ لیکن اس طرح انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دین ہمارے اختیار میں ہے اور ہم جس چیز کو چاہیں حلال کردیں، جسے چاہیں حرام کردیں۔ اور اگر ایک شخص کسی چیز کو حلال کرے تو دوسرا اسے حرام کردے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ﴾

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا ہے۔''

اور ارشار باری تعالیٰ ہے:

﴿ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ﴾

''یہ اللہ کی حدیں ہیں سوان سے آگے مت بڑھو۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَنَازَعُوا ﴾

''اور آپس میں جھگڑا مت کرو۔''

ان تمام آیات مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صورت بھی ناجائز ہے۔ اور یہ کہ جو چیز اس وقت حرام تھی وہ قیامت تک حرام رہے گی، جو چیز اس وقت واجب (فرض) تھی وہ قیامت تک کے لیے فرض ہے۔ اور جو چیز اس وقت حلال تھی وہ قیامت تک کے لیے حلال ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چناں چہ اگر ہم یہ صورت اختیار کریں اور ان میں سے کسی ایک کی بات کو مان لیں تو لازماً ہمیں دوسرے کی بات کو چھوڑنا پڑے گا، نتیجتاً ہم تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت کے پیروکار نہیں رہیں گے اور مذکورہ حدیث کی مخالفت ہو جائے گی۔

اس سے ہمیں ایک مفتی یاد آ گیا جو اندلس میں ہمارے ساتھ ہوتا تھا مگر تھا جاہل آدمی۔ اس کی عادت یہ تھی کہ وہ پہلے دو ایسے آدمیوں سے فتویٰ لکھواتا تھا جن پر اس دور میں فتویٰ کا دارومدار تھا پھر وہ ان کے فتویٰ کے نیچے لکھ دیتا تھا کہ

''میرا بھی وہی موقف ہے جو شیخین نے فرمایا ہے۔''

ایک دفعہ ایسا ہی ہوا کہ ان دونوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا۔ تو جب اس نے ان دونوں کے فتوے کے نیچے مذکورہ بات لکھی تو حاضرین مجلس میں سے ایک نے کہا: حضرت! شیخین کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے، تو اس نے کہا:

''اگر ان کا اختلاف ہے تو میں بھی اختلاف کرتا ہوں۔'' ❶

۳...... ابو محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں تو صرف تیسری صورت باقی رہ جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ:

''ہم ان باتوں کو لے لیں جو احادیث کے فہم میں انہوں نے کی ہیں اور جن پر ان کا اتفاق تھا۔ خلفائے راشدین کا اجماع صرف انہیں باتوں میں ہو سکتا ہے جن میں باقی تمام صحابہ بھی ان کے ساتھ متفق ہوں یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں غور کر کے انہوں نے کہا ہو۔''

اسی طرح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے راشدین کی اتباع کا حکم دیا ہے تو اس کی بھی دو ہی وجوہات ہو سکتی ہیں:

ا...... یا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی سنت سے ہٹ کر دیگر کوئی سنتیں بنانے کی اجازت

❶ یہ ایسے شخص کی مثال ہے جو خود کو عالم ظاہر کرتا ہے اور مشکیزہ کو بھرنے سے پہلے ہی لوگوں کو پانی پلانا شروع کر دیتا ہے یا نشانہ لینے سے پہلے ہی تیر چھوڑ دیتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہے۔ لیکن اس کا کوئی بھی مسلمان قائل نہیں اور جو اس کام کو جائز سمجھے وہ کافر اور مرتد ہے۔ اس کا مال و جان حلال ہے۔ اس صورت کے ناجائز ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دین کا ہر حکم یا تو واجب ہے، یا غیر واجب، یا حرام یا حلال۔ ان اقسام کے علاوہ دینی احکام کی کوئی قسم نہیں۔ تو جو کوئی خلفائے راشدین کے لیے رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے علاوہ کوئی اور سنت جاری کرنا جائز سمجھے گویا وہ خلفائے راشدین کے لیے ان چیزوں کو حلال کرنا جائز قرار دیتا ہے جو نبی ﷺ کی وفات تک حرام تھی۔ اور ان چیزوں کو حرام کرنے کا اختیار دیتا ہے جو نبی اکرم ﷺ کی وفات تک حلال تھی۔ یا ان چیزوں کو فرض کرنے کی اجازت دیتا ہے جن کو رسول اللہ ﷺ نے فرض نہیں کیا یا رسول اللہ ﷺ کی ایسی فرض کردہ چیز کو ساقط کرتا ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات تک ساقط نہیں کیا۔ اور جو شخص ان تمام باتوں میں سے کسی ایک چیز کو بھی جائز قرار دیتا ہے تو بلا اختلاف تمام امت کا اجماع ہے کہ وہ کافر اور مشرک ہے۔ چناں چہ ثابت ہوا کہ یہ صورت ناجائز ہے۔

۲...... دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنتوں کی اقتداء کے سلسلے میں ان کے نقش قدم پر چلنے کا حکم ہے۔

تو ہم کہیں گے کہ اس حدیث میں مذکورہ دوسری صورت کے علاوہ اور کوئی احتمال نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ الاسلام ابن تیمیہ الحرانی رحمہ اللہ "مجموع الفتاوی" (۱/۲۸۲) میں فرماتے ہیں:

"خلفائے راشدین نے ہر سنت نبی مکرم ﷺ کے حکم کے مطابق ہی اختیار کی ہے چنانچہ وہ آپ ﷺ کی ہی سنت ہوئی۔ لہٰذا دین میں صرف وہی چیز واجب، حرام، مستحب، مکروہ یا مباح ہے جس کو رسالت مآب ﷺ نے واجب، حرام، مستحب، مکروہ یا مباح قرار دیا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام فلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام فلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب " ایقاظ همم اولی الابصار " (صفحہ:۲۳) میں فرماتے ہیں: ''جب یہ کہا جائے کہ فلاں کام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ،ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سنت ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک اسی سنت پر قائم رہے۔

میرا خیال ہے کہ حدیث: ((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ .)) کو اس معنی پر محمول کیا جائے تاکہ عطف میں اشکال باقی نہ رہے۔ کیوں کہ خلفاء صرف وہی سنت اپناتے تھے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گامزن تھے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ " مرقاة المفاتيح " (۱ / ۱۹۹) میں فرماتے ہیں:

''خلفائے راشدین صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے تھے لہٰذا سنت کی نسبت ان کی طرف یا تو ان کے اس سنت کے عالم ہونے کی وجہ سے ہے یا اس سے استنباط کرنے کی وجہ سے ہے یا اس کو اختیار کرنے کی وجہ سے ہے۔''

علامہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

علامہ عبد الرحمٰن مبارکپوری بھی ملا علی قاری رحمہ اللہ کی موافقت کرتے ہوئے: " تحفة الأحوذي " (۳/۵۰) اور (۴۲۰/۷) میں فرماتے ہیں:

''خلفائے راشدین کی سنت سے مراد صرف ان کا وہ طریقہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہو۔''

پھر انہوں نے ملا علی قاری رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے۔ اسی طرح جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۱ پر فرماتے ہیں:

''جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ خلفائے راشدین کی سنت سے مراد صرف وہی طریقہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہو۔''

پھر جلد نمبر ۷ کے صفحہ نمبر ۴۴۰، ۴۴۱ پر علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا ایک عمدہ قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اہل علم نے اس مسئلہ میں بہت لمبی چوڑی بحثیں کی ہیں اور اس کی کئی تاویلات کی ہیں جن میں سے اکثر تکلف ہیں، لیکن ان میں سے قابل عمل وہ معنیٰ ہے جو عربی زبان کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ چنانچہ سنت کا معنیٰ ہے طریقہ۔ تو گویا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا ہے:

”تم میرے اور خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑو۔“

ان کا طریقہ وہی ہے جو نبی اکرم ﷺ کا طریقہ تھا کیوں کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ سنت نبوی کو اختیار کرنے کا شوق رکھتے تھے اور ہر چیز میں اس پر عمل کرتے تھے۔ وہ تو چھوٹے سے چھوٹے معاملات میں بھی آپ ﷺ کی سنت کی مخالفت سے بچتے تھے چہ جائیکہ بڑے معاملات میں آپ ﷺ کی مخالفت کرتے۔ جب انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے کوئی دلیل نہ ملتی تو غور و خوض، باہمی مشورہ اور تلاش و بسیار کے بعد وہ جس نتیجے پر پہنچتے اس پر عمل کر لیتے۔ لیکن ایسا دلیل نہ ملنے کی صورت میں کرتے تھے اور یہ بھی نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔

اعتراض:

اگر آپ کہیں کہ جب وہ چیزیں بھی نبی اکرم ﷺ کی سنت نہیں جن پر خلفاء اپنی رائے سے عمل کرتے تھے تو پھر رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی: ((وَسُنَّةَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ .)) کا کیا فائدہ ہوا؟

جواب:

تو ہم کہیں گے کہ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ نہ پایا اور خلفائے راشدین کا دور پا لیا ہو یا رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین ہر دو کا دور پایا ہو اور پھر خلفائے راشدین نے کوئی ایسا کام کیا ہو جو آپ ﷺ کے زمانے میں نہیں تھا، اس صورت میں بعض لوگوں کے دلوں میں جو شکوک اور بدگمانیاں پیدا ہوں ان کے خاتمے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں خلفاء کی سنت کی طرف راہنمائی کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس حدیث کا کم از کم فائدہ یہ ہے کہ جو کام خلفاء اپنی رائے اور اجتہاد سے کریں، اگر چہ وہ بھی آپ ﷺ کی ہی سنت ہوتی ہے، جیسا کہ پیچھے وضاحت ہو چکی ہے۔ پھر بھی وہ کوئی اور دلیل نہ ملنے کی صورت میں دوسروں کی رائے سے بہتر اور مقدم ہو گی۔

الغرض، بہت سے ایسے مواقع ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی کسی کام کے کرنے یا چھوڑنے کی نسبت اپنی طرف یا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف کی حالاں کہ آپ کا اپنی طرف نسبت کرنے کے ساتھ ساتھ کسی اور کی طرف بھی اس فعل کی نسبت کرنے کا بظاہر کوئی فائدہ نظر نہیں آتا کیوں کہ اصل نمونہ تو آپ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ مجھے تو اس حدیث کی یہی تفسیر سمجھ آئی ہے اور اس کو لکھتے وقت میرے سامنے اہل علم میں سے کسی کا کلام نہیں تھا جو اس کے مطابق ہو۔ لہٰذا اگر یہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو میری اور شیطان کی طرف ہے اور میں اللہ بزرگ و برتر سے بخشش طلب کرتا ہوں۔"

علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " تحفه الاحوذی " (۳/ ۵۰، ۵۱) میں امام صنعانی رحمہ اللہ کا بہت اچھا قول نقل کیا ہے: حدیث: ((وَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ مِنْ بَعْدِي تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ)) میں، خلفاء راشدین کی سنت سے مراد ان کا صرف وہ طریقہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہو۔ مثلاً دشمنوں سے جہاد اور دین کے شعائر کو قوت دینے کے معاملات۔

چنانچہ یہ حدیث ہر خلیفہ راشد کے حق میں عام ہے، صرف شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کے ساتھ خاص نہیں۔ اور یہ بات شریعت کے قواعد سے معلوم ہے کہ کسی خلیفہ راشد کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے طریقے سے ہٹ کر کوئی چیز شریعت میں داخل کرے۔

الغرض خلفائے راشدین کی سنت سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دین کا فہم ہے، کیوں کہ وہ دین کے فہم اور اس پر عمل کرنے میں اپنے پیغمبر گرامی قدر ﷺ کے طریقے پر ہی چلتے تھے۔ اس بات کی وضاحت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی درج ذیل حدیث کرتی ہے۔

جناب عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲......((لَيَأْتِيَنَّ عَلَىٰ أُمَّتِي مَا أَتَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِثْلًا بِمِثْلٍ ، حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى لَوْ أَنَّ فِيهِمْ مَنْ نَكَحَ أُمَّهُ عَلَانِيَةً كَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَفْعَلُ مِثْلَهُ۔ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقُوا عَلَىٰ إِحْدَىٰ وَسَبْعِينَ مِلَّةً ، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَىٰ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً۔ فَقِيلَ لَهُ: مَا الْوَاحِدَةُ ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي .))

''میری امت پر لازماً بالکل ویسے ہی حالات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے تھے، جیسے جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے نکاح کیا ہوگا تو میری امت میں سے کوئی شخص ایسا کرے گا۔ بے شک بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوگئی تھی اور میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی، سب کے سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک فرقہ کے۔ پوچھا گیا: وہ ایک فرقہ کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس طریقے پر ہوں گے جس پر آج میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔'' ❶

بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں وضاحت فرمادی ہے کہ طائفہ منصورہ وہ گروہ ہے جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوصاف سے متصف ہو۔

اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی پیروی کرنے والے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے والے تھے۔ ان کی تعریف اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں بھی اور ان کے مقتدا و رہنما نبی محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی کی ہے جس کا راستہ قرآن و سنت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس راہ کے تمام لوگوں سے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ جو بھی ان کی پیروی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنت میں جانے والے، نجات پانے والے گروہ

---

❶ شواہد کی وجہ سے حسن ہے، جیسا کہ میں نے اپنی کتاب ''درء الارتیاب عن حدیث ما أنا علیه و الأصحاب'' مطبوعہ دار الرایہ (الریاض) میں وضاحت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے ہوگا۔

اس طرح عرباض بن ساریہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کی مذکور بالا دونوں حدیثیں استدلال و استنباط میں منہج صحابہ کو ثابت کرنے میں متفق ہیں اور اس کی صورت یہ ہے کہ جو شخص ان دونوں حدیثوں میں غور کرے گا وہ دیکھے گا کہ یہ دونوں ایک ہی مسئلہ کے متعلق ہیں اور ان دونوں کا مقام صدور بھی ایک ہی ہے۔ کیوں کہ جس راہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ ہے۔ چنانچہ جس پر آپؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم چلتے رہے وہ بھی آپ کی سنت ہے اور یہی خلفائے راشدین اور قیامت تک آنے والے علماء امت کی سنت ہے۔

اس ضمن میں حق سچ فہم وہی ہے کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابِ اطہار تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ چنانچہ نقاط میں اس بات کو ہم یوں بیان کرتے ہیں:

ا.....کیا آپ نے غور و فکر نہیں کیا کہ: سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ والی حدیث صراحت کر رہی ہے۔ فرمایا: ''اے میرے صحابہ! تم میں سے جو لوگ (میرے بعد) زندہ رہیں گے وہ ملت ہیں (مسائل دین میں) بہت زیادہ اختلاف دیکھیں گے۔ مگر تم لوگ دین میں نئی چیزیں ایجاد کرنے سے بچنا۔ اس لیے کہ بلاشبہ یہ گمراہی ہے۔'' تو میرے محترم مسلم بھائی! آپ مجھے علم کی رُو سے بتلایئے! کیا اس حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ میں مذکور ''بہت زیادہ اختلاف'' سے مراد امت کا فرقوں میں بٹ جانا نہیں ہے؟ حتیٰ کہ ان کی تعداد (آج) ستر سے زیادہ کو پہنچ گئی اور ان میں سے ہر ایک گمراہی اور بدعات وخرافات کی راہ پر چل رہا ہے، سوائے ایک کے۔ اور وہی نہایت واضح راستہ پر قائم جماعت حقہ ہے۔ یعنی قرآن و سنت والا وہی9 نہایت واضح اور روشن راستہ کہ جس سے ٹیڑھ پن صرف ہلاک ہونے والا ہی اختیار کرسکتا ہے۔ نہ ہی اس سیدھی راہ سے کوئی تجاوز کرسکتا ہے مگر صرف گمراہ آدمی۔ تو سلف صالحین کی راہ حق پر گامزن اے سلفی جماعت حقہ کے خوش نصیب لوگو! تمہارا یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزِ روشن کی طرح نہایت واضح راستہ قرآن و سنت والے حق کی نشانیوں اور مضبوط دلیل کی وضاحت کرنے والا ہے۔ ان علاماتِ حق اور دلائل میں سے ایک نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے۔ فرمایا:

۲...... ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِیْ)).......

''جماعت منصورہ و فرقہ ناجیہ کا وہ منہج و عمل اور سیدھا راستہ ہوگا جس پر (آج) میں اور میرے صحابہ کرام ہیں۔'' (رضی اللہ عنہم اجمعین)

اور یہی وہ طریق و منہج ہے کہ جس کا مفہوم آپ ﷺ کا دوسرا فرمانِ گرامی یوں بیان کر رہا ہے:

((فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ .))

''اس لیے تم لوگوں پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کے منہج و طریق کو عملاً مضبوطی سے تھامے رکھنا۔''

اس لیے کہ جس راستے اور منہج پر خود رسول اللہ ﷺ تھے وہ تو آپ کی (منزل من اللہ) سنت مطہرہ تھی۔ اور جس منہج و طریق پر آپ کے صحابہ کرام تھے، وہی راستہ تو ایسا منہج تھا کہ جو ہدایت یافتہ خلفائے راشدین اور ان عاملین علماء کرام رحمہم اللہ جمیعاً کا طریق تھا کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی پیروی و اتباع کرنے والے لوگوں کا اس سے قبل رہا اور قیامت تک رہے گا۔

۳...... میں اس توجیہ و استدلال میں بدعت کا مرتکب نہیں ہوا کیوں کہ مجھ سے پہلے بہت سے ائمہ عظام نے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے، البتہ میں نے اسے وضاحت و تفصیل اور دلائل کے ساتھ مزین کر کے بیان کر دیا ہے تاکہ مومنین کا راستہ واضح ہو جائے۔

چنانچہ حافظ ابن حبان رحمہ اللہ حدیث عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کو اپنی صحیح میں جلد: ا صفحہ: ۱۰۴ پر باب ''ان فرقوں میں سے جن میں امت مصطفیٰ ﷺ بٹ جائے گی، فرقہ ناجیہ کی صفات کا بیان'' کے تحت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس اختلاف کو ذکر کرتے ہوئے جو آپ ﷺ کی امت میں پیدا ہوگا نبی مکرم ﷺ کے فرمان ''فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ'' کا واضح مطلب یہ ہے کہ جو شخص سنتوں پر دوام اختیار کرے، ان کے مطابق بات کرے اور سنتوں کو چھوڑ کر ادھر ادھر کی آراء کے پیچھے نہ چلے تو وہ قیامت کے دن فرقہ ناجیہ میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں بھی ان میں سے بنا دے۔''

ان کبار علماء کے اقوال ذکر کرنے سے حدیث کا صحیح معنیٰ واضح ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ: خواہشات کی گمراہیوں اور شبہات وشہوات کی مصیبتوں سے...... جو کہ اپنے پیچھے چلنے والوں کو روشن شریعت سے ہٹا دیتی ہیں...... نجات کا واحد راستہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کا وہ فہم ہے جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گامزن تھے۔ کیوں کہ ان کے پاس احادیث کا ایک وافر ذخیرہ موجود تھا، انہیں احادیث کے اسباب ورود کا علم تھا اور وہ ایک لمبے عرصے تک رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے تھے۔ لہٰذا ان کے بعد امت میں سے کسی شخص کے لیے ان کے برابر ہونے کا تصور کرنا بھی جائز نہیں۔ کیوں کہ وہ ہدایت کو جانتے تھے، اپنے علم پر عمل کرتے تھے اور بصیرت کے ساتھ معاملات پر غور کرتے تھے۔ جو ان کے سیدھے راستے پر چلے وہ خوش بخت ہے اور جو دائیں بائیں مڑ جائے وہ گمراہی کے میدان میں بھٹکتا رہتا ہے، وہ خواہشات کے سراب کو پانی سمجھتا ہے، حتیٰ کہ جب اس کے پاس آتا ہے تو وہاں اسے کوئی چیز نہیں ملتی۔ اسے وہاں شیطان ملتا ہے اور اس پر جھپٹ پڑتا ہے۔ ہم اس رسوائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔

تمہیں تمہارے پروردگار کی قسم! مجھے بتاؤ کون سی نیکی ہے جس کی طرف وہ (صحابہ کرام) دوڑ کر نہیں گئے، ہدایت کا کون سا راستہ ہے جس پر وہ نہیں چلے؟

مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یقیناً انہوں نے حق کو اس کے میٹھے اور شیریں چشمے سے حاصل کیا۔ اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کر دیا اور کسی کے لیے اعتراض کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ چراغ نبوت سے انہوں نے جو کچھ وراثت میں پایا اسے خالص اور صاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں احسان کرتے ہوئے تابعین تک پہنچا دیا۔ان کی سند بہت بلند و بالا ہے جس میں ان کا پیغمبر ﷺ جبریل سے بیان کرتا ہے اور جبریل اللہ رب العزت سے بیان کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی سنت کی عظمت ان کے دلوں میں بہت زیادہ تھی۔ چنانچہ وہ اس بات سے پاک تھے کہ سنت پر اپنی خواہشات کو مقدم کرتے یا اس میں غلط آراء کی ملاوٹ کرتے۔ وہ ایسا کام کیسے کر سکتے تھے جب کہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے محافظ تھے، وہ تو ایسے تھے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ انہیں کسی کام کے لیے بلاتے تو وہ گروہ در گروہ اور انفرادی طور پر اڑتے ہوئے آپ تک پہنچتے، بلا چون و چرا خود کو اس کام میں کھپا دیتے اور اس پر کوئی دلیل نہیں مانگتے تھے۔لہٰذا وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے فہم، استنباط، استدلال اور اس کو حالات پر لاگو کرنے کے لیے سب سے زیادہ قابل ہیں۔ اس مسئلہ میں ان کا دقیق علمی منہج ان کی راہنمائی کرتا تھا اور انہیں غلط راستوں پر چلنے سے بچاتا تھا۔ اسی لیے قرآن و سنت میں ان کے طریقے کو علمی منہج اور اس کے لوازمات کے ساتھ متصف قرار دیا گیا ہے۔ چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں۔

(الف)......اللہ تعالیٰ نے ان کے طریقے کو "السبیــل" کہا ہے اور السبیل ایک ایسے راستے کو کہتے ہیں جس کے نشانات راہ واضح ہوں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝﴾

(النساء: ۱۱۵)

"اور جو کوئی سچی راہ کھل جانے کے بعد یعنی (نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کی پیغمبری معلوم ہو جانے کے بعد) پھر پیغمبر کا خلاف کرے اور مسلمانوں کے رستہ کے سوا دوسرا رستہ لیتا ہے[1] ہم اس کو اسی راہ پر چلنے دیں گے (اسی حال میں چھوڑ

[1] یعنی جو شخص یا گروہ شریعت کی مخالفت کرے تو ہم اس کو اسی ٹیڑھی راہ پر چلاتے رہتے ہیں جو اسے جہنم میں جا کر ڈال دیتی ہے۔ مومنوں کا راستہ دراصل کتاب و سنت ہے لیکن کسی اجماعی مسئلے کی مخالفت بھی غیر سبیل المومنین ہے۔ (قرطبی) امام شافعی رحمہ اللہ نے اسی آیت سے اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "معارج الوصول" میں امام شافعی کے اس استدلال کی پرزور تائید کی ہے۔ (اشرف الحواشی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں گے) آخرت میں اس کو دوزخ میں لے جا کر ڈال دیں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔"

(ب) ...... رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے کو "السنہ" کہا ہے۔ اور السنہ اس راستے کو کہتے ہیں جس پر ہر وقت لوگ چلتے رہتے ہوں۔ جیسا کہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث میں ہے۔

(ج) ...... رسول اللہ ﷺ نے فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کو اس راہ پر قائم رہنے کے ساتھ مشروط کر دیا ہے جس پر آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ تھے۔ اگر یہ واضح خدو خال والا منہج نہیں ہے تو اس کے ساتھ تمسک کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ کیوں کہ اس صورت میں تو یہ منہج دوسرے مناہج کے ساتھ اس طرح گڈ مڈ ہو جائے گا کہ اس کی پہچان ناممکن ہو جائے گی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور کریں:

﴿ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝﴾ (البقرہ: ۱۳۷)

"پھر اگر وہ (یعنی یہود اور نصاریٰ) تمھاری طرح ایمان لائیں تو راہ پا گئے اور اگر نہ مانیں تو ضد میں گرفتار ہیں۔ قریب ہے (وہ زمانہ) کہ اللہ ان کے شر سے تم کو بے فکر کر دے گا اور وہ سنتا (ہے ان کی باتوں کو) جانتا ہے۔"

اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر بھی غور کریں کہ فرمایا:

((إِنَّ مِنْ وَرَآءِ كُمْ أَيَّامُ صَبْرٍ ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيهِنَّ يَوْمَئِذٍ بِمَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ .))

"بے شک تمھارے بعد صبر والے دن آئیں گے، اس وقت تمھارے منہج پر قائم رہنے والے کے لیے تم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر اجر ہوگا۔" ❶

❶ اپنے شواہد کی وجہ سے حسن ہے، جیسا کہ میں نے اپنی کتاب "درء الارتیاب عن حدیث ما انا علیہ والأصحاب" صفحہ ۱۵ پر وضاحت کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ جانتے ہیں کہ یہ اجر علمی اور صاف ستھرے منہج پہ قائم رہنے سے ہی مل سکتا ہے۔ جس کی راتیں اس کے دنوں کی طرح روشن ہیں۔ اس سے صرف وہی شخص انحراف کرتا ہے جو تباہ ہونے کا ارادہ کرتا ہے، اس کو صرف وہی شخص چھوڑتا ہے جو گمراہ ہو اور اس میں صرف وہی شخص شک کرتا ہے جس کی عقل میں فتور ہو۔

جو لوگ اسلاف کی اس طرح قدر نہیں کرتے جس طرح قدر کرنے کا حق ہے اور جوان کے مقام کو نہیں پہنچانتے۔ ان کا خیال یہ ہے کہ اسلاف محض ''نصی'' لوگ تھے جو محض نصوص کے ظاہر پر اعتماد کرتے تھے اور ان میں ذرا بھی عقل استعمال نہیں کرتے تھے۔ یعنی وہ نصوص کو ان کے مطلوب کو سمجھے بغیر تسلیم کر لیتے تھے۔ ان کے معانی کو جانے بغیر اللہ کے سپرد کر دیتے تھے اور ان عبادات میں لگے رہتے تھے جن کو وہ زیادہ مفید اور نفع بخش سمجھتے تھے۔

اسلاف کو ''ایسے گہرے علمی منہج سے'' جسے کتاب وسنت کے فہم میں قاضی کی حیثیت دی جائے اور اختلاف وتفرقہ کی صورت میں اس کی پناہ لی جائے، عاری ثابت کرنے کی یہ کوشش کرنے والے دو ایسے وہموں پر قائم ہیں جو بے لگام اور بے مہار ہیں۔ اگرچہ اہل کلام ایک دوسرے کو نقل کرتے آئے ہیں۔

پہلا وہم: مذہب سلف میں سلامتی ہے لیکن مذہب خلف زیادہ علمی اور پختہ ہے

آپ اس بات کے بودے پن پر غور کریں جو گمراہی کی انتہاء کو چھو رہا ہے۔ کیوں کہ اس میں کئی اعتبار سے خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

۱...... خلف نے سلامتی، علم اور حکمت میں فرق کیا ہے حالاں کہ علم وحکمت تو سلامتی کی ہی بنیاد ہیں جو کہ علم کی سواری پر چلتی ہے اور حکمت کے پیچھے اپنے دامن کو باندھے ہوئے ہے۔ تو عقلیں سبب اور اس کے نتیجہ میں تفریق کیسے کر سکتی ہیں؟ یہ محال ہے۔

۲...... اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرنے والے، ان دونوں کے بارے میں زیادہ علم رکھنے والے اور بہترین لوگ کیسے ہو سکتے ہیں جب کہ بھلائی تو صرف علم وحکمت میں مضمر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴..... کسی بھی مذہب میں وہ کون سا علم وحکمت ہے جس سے اس کے پیروکار برأت کا اظہار کریں اوراس کے بڑے بڑے لوگ اس کی غلطی اور خطا کا برملا اقرار کریں۔ خود اپنے معاملے میں حیرت کا اظہار کریں۔ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ اور امت کے اسلاف کے بارے میں اپنے رویے پر شرمندہ ہوں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے "عقیدۃ حمویه" (۴۲۸/۱) میں اسے عیب قرار دیتے ہوئے سیر حاصل بحث کی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

''یہ متاخرین کیسے لوگ ہیں۔ بالخصوص ''خلف'' سے میرا اشارہ ایک خاص قسم کے متکلمین کی طرف ہے جن کا دین کے معاملہ میں اضطراب بہت بڑھ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کے معاملہ میں ان کی عقلوں پر دبیز پردے پڑے ہوئے ہیں۔''

ایک شاعر نے ان کے مقصد کو سمجھ کر ان کے انتہائی اقدامات کے بارے میں کیا خوب صورت بات کہی ہے:

لعمري لقد طُفت المعاهد كلّها
وسيّرتُ طرفي بينَ تلك المعالم
فلم أرَ إلّا واضعا كفَّ حائرٍ
على ذقن أو قارعًا سِنَّ نادمٍ

''مجھے میری عمر کی قسم! میں نے تمام مراکز میں چکر لگایا ہے۔ اور میں نے ان کے علمی مراکز کی بھی سیر کی ہے۔ مگر میں نے ہر ایک کو دیکھا کہ حیرت سے اپنی ہتھیلی اپنی ٹھوڑی پر رکھے ہوئے ہے یا شرمندگی کی وجہ سے اس کے دانت بج رہے ہیں۔''

انہوں نے خود اپنی ان باتوں کے غلط ہونے کا اقرار کیا ہے جن پر وہ عمل کرتے ہیں یا جن کے لیے انہوں نے کتابیں لکھی ہیں۔ چنانچہ ان کا ایک بڑا عالم لکھتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نهــايةُ إقــدامِ الــعــقــولِ عــقــالُ
وأكثــرُ ســعــي الــعــالــمــين ضــلالُ
وأرواحــنُــا فــي وحشةٍ فــي جسومنــا
وحــاصــلُ دنيــانــا أذى ووبــالُ
ولــم نستــفــد مــن بــحثنا طولَ عمرنا
ســوى أن جــمــعــنــا فيــه قيل وقــالوا

''عقلوں کے گھوڑوں کی منزل ہے بے بسی اور علماء کی زیادہ محنت گمراہی کا سبب ہے۔ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں وحشت زدہ ہیں اور ہماری دنیا کا حاصل تکلیف اور مصیبت ہے۔ ہماری عمر بھر کی بحثوں سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا سوائے اس کے کہ ہم نے اس میں قیل اور قالوا کو جمع کر دیا ہے۔'' ❶

اور ان کا ایک دوسرا عالم کہتا ہے:

''میں نے ایک بڑے سمندر میں غوطہ لگا دیا ہے۔ اہل اسلام اور ان کے علوم کو چھوڑ دیا ہے۔ ایک ایسے علم میں مشغول ہو گیا ہوں جس سے لوگوں نے روکا تھا اور اب اگر مجھے میرے رب کی رحمت نے مجھے اپنے دامن میں نہ لیا تو ہلاکت ہو فلاں آدمی کے لیے۔ لہٰذا اب میں اپنی ماں کے عقیدے پر جان دے رہا ہوں۔'' ❷

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے ایک اور شخص کہتا ہے:

''موت کے وقت سب سے زیادہ شک میں پڑنے والے لوگ اہل کلام ہیں۔''

❶ یہ ابن خطیب المعروف فخر الدین رازی کے اشعار ہیں، شاطبی نے انہیں ''الافادات والانشادات'' میں (صفحہ ۸۴، ۸۵) پر اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور المقری کی کتاب " نفخ الطیب " (۹/ ۱۹) میں اور لسان الدین ابن خطیب کی کتاب " الاحاطة فی اخبار غرناطه " (۲/ ۲۲۲) میں دوسری سند کے ساتھ مروی ہیں۔

❷ یہ ابن جوینی کے الفاظ ہیں۔ جیسا کہ " المنتظم " (۹/ ۱۹)، " سیر اعلام النبلاء " (۱۸/ ۴۷۱)، "طبقات شافعیه " (۳/ ۲۶۰) اور " شذرات الذهب " (۳/ ۳۶۱) میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جب ان پر حقیقت واضح ہوتی ہے تو ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے بارے میں حقیقی علم اور اس کی خالص معرفت کی کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ اس سلسلے میں نہ تو وہ مشاہدے پر یقین رکھتے ہیں اور نہ ہی احادیث پر اعتماد کرتے ہیں۔ پھر یہ ناقص علم والے، حقیقت سے ناآشنا، گھٹیا، بعد میں آنے والے اور حیرت زدہ لوگ پہلے ایمان لانے والے مہاجرین و انصار سے زیادہ اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کو جاننے والے کیسے ہو سکتے ہیں؟ جو کہ انبیاء کی وراثت میں سے حصہ پانے والے، رسولوں کے خلفاء، ہدایت کے مینار اور روشن چراغ تھے۔ جن کے ساتھ کتاب قائم تھی اور وہ کتاب اللہ کے ساتھ قائم تھے۔ وہ کتاب کے مطابق بولتے تھے اور کتاب ان کے بارے میں بات کرتی تھی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے نوازا، وہ علم و حکمت کہ جس کی وجہ سے وہ انبیاء کے تمام پیروکاروں سے نمایاں ہیں۔ وہ معارف کی حقیقتوں اور حقائق کی تہہ تک پہنچتے حتی کہ اگر ان کے علاوہ باقی تمام لوگوں کی حکمت کو جمع کر کے ان کے مقابلہ میں لایا جائے تو تقابل کرنے والا خود ہی شرمندہ ہو جائے گا۔

پھر امت کے بہترین لوگ علم و حکمت میں ان گھٹیا لوگوں سے کمتر کیسے ہو سکتے ہیں؟ بالخصوص اللہ تعالیٰ اور اس کے اسماء و آیات کے علم کے اعتبار سے۔

یا بزعم خویش فلسفی بننے والوں کی یہ چڑیاں اور یونان و ہند کے پیروکار، اللہ تعالیٰ کے بارے میں انبیاء کے ورثاء اور اہل قرآن و اہل ایمان سے زیادہ جانتے ہیں؟

ایک عالم ربانی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ اپنی کتاب "التحف فی مذاھب السلف" (صفحہ ۴۱-۴۴) پر فرماتے ہیں:

"کچھ لوگوں کا یہ زعم باطل ہے کہ خلف کا طریقہ زیادہ علمی ہے۔ مگر خلف کے طریقے کی اس زیادہ علمیت کے ساتھ انہیں جو کامیابی ملی ہے اس کی حد یہ ہے کہ ان کے محققین اور ذہین ترین لوگ جب مرنے لگتے ہیں تو بوڑھی عورتوں کے دین کی خواہش کرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں: مبارک ہو عام لوگوں کو۔" (یہ کہنے والے عموماً شیعہ ہوتے ہیں اور اُن کی "عام لوگوں" سے مراد اہل السنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والجماعۃ ہوتے ہیں۔)

لہٰذا آپ اس زیادہ علمیت پر غور کریں جس میں کامیابی پانے والا شخص جاہلوں کو مبارکباد دیتا ہے اور صرف جاہلوں کو ہی نہیں بلکہ پرلے درجے کے جاہلوں کو۔ اور وہ خواہش کرتے ہیں: اے کاش! وہ ان جاہلوں میں سے ہوتے، ان کے دین کو اختیار کرتے اور ان کے طریقے پر چلتے۔ چنانچہ بلند آواز سے پکار پکار کر کہتے ہیں اور انتہائی واضح ترین دلیل دیتے ہیں کہ وہ جس علمیت کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اس سے جہالت بدرجہا بہتر ہے۔ تو آپ کا اس علم کے بارے میں کیا خیال ہے جس کا عالم خود اقرار کرے کہ اس سے جہالت بہتر ہے۔ اس کی انتہاء پر پہنچ کر اور اس کی آخری حدوں کو چھونے کے بعد یہ خواہش کرے کہ وہ اس علم سے جاہل اور عاری ہوتا۔

لہٰذا اس میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے عبرت ہے اور اہل نظر کے لیے اس میں نشانی ہے۔ وہ اس جہالت پر ہی عمل کیوں نہیں کر لیتے جس پر وہ اس مقام معرفت پر فائز ہونے سے پہلے قائم تھے تاکہ اس کے نتائج سے محفوظ رہتے اور اس کی شفقت سے بچے رہتے اور انہیں یوں نہ کہنا پڑتا جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

أَرَى الْأَمْـرَ اِلَـى اٰخِـرِ
يَـصِـيْـرُ اٰخِـرُهُ أَوَّلَا

''میں سمجھتا ہوں کہ معاملہ اپنی انتہاء کو پہنچ چکا ہے۔ لیکن وہ انتہاء ہی ابتداء بن جاتی ہے۔''

تاکہ وہ اس خواہش سے چھٹکارا پا لیتے اور عوام الناس کو یہ مبارکباد دینے سے محفوظ رہتے۔ کیوں کہ عقل مند شخص اپنے برابر یا اس سے کم مرتبہ و مقام کی خواہش نہیں کرتا اور نہ وہ اپنے برابر یا اپنے سے کم درجے کے لوگوں کو نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہے کیوں کہ یہ چیزیں تو اس شخص کے لیے ہوتی ہیں جو مقام و مرتبہ میں اس سے بلند تر ہو۔

تعجب ہے اس علم پر جس سے بڑی سے بڑی جہالت بھی زیادہ مرتبہ و مقام رکھتی ہو اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی نسبت افضل ہو۔کیا کبھی کسی نے اس جیسی عجیب بات سنی ہے یا کسی نے اس جیسی بات بیان کی ہے؟

جب ان تمام فرقوں میں سے اس سب سے کم تکلف کرنے والے فرقے کا یہ حال ہے جس کا ہم نے آپ کو تعارف کرایا ہے تو اس کے علاوہ ان دوسرے فرقوں کا کیا حال ہوگا جن کے مقاصد کی خرابی بالکل ظاہر ہے اور ان کے مصادر کا باطل ہونا واضح ہو چکا ہے۔ مثلاً وہ فرقے جو دعویٰ تو اسلام اور مسلمانوں کی عظمت کا کرتے ہیں لیکن شبہات پیدا کر کے اور ایسے کام کر کے جو دین پر تنقید کی راہ ہموار کرتے ہیں، دین کو مشکوک بناتے ہیں اور مسلمانوں کو اس سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایسے موقع پر آپ جانتے ہوں گے، کسی نے کیا خوب کہا ہے:

خَيْرُ الْأُمُوْرِ السَّالِفَاتُ عَلَى الْهُدَىٰ
وَشَرُّ الْأُمُوْرِ الْمُحْدَثَاتُ الْبَدَائِعُ

''بہترین کام وہ ہیں جو راہ ہدایت پر چلتے ہوئے کیے جائیں اور بدترین کام وہ ہیں جو نئے اور انوکھے ہوں۔''

۴...... یہ بات جہالت کا پلندہ ہے۔ کیوں کہ خلف اپنے سلف کے مذہب سے جاہل رہے اور اس بات سے بھی جاہل رہے کہ وہ خود جاہل ہیں۔ چنانچہ انہوں نے سمجھا کہ وہ حق پر ہیں حالاں کہ ایسا نہیں ہے۔

علامہ سفارینی رحمہ اللہ ''لوامع الأنوار البهيه'' (۲۵/۱) میں فرماتے ہیں:

''یہ بات محال ہے کہ خلف اپنے اسلاف سے زیادہ عالم ہوں جیسا کہ بعض ایسے لوگ جن کی کوئی تحقیق نہیں، جو اسلاف کی قدر نہیں کرتے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کو کما حقہ نہیں پہچانا جیسا کہ انہیں حکم دیا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اسلاف کا راستہ زیادہ محفوظ جب کہ خلف کا راستہ زیادہ علمی اور پختہ ہے۔ یہ شبہات انہیں اس لیے لاحق ہوئے ہیں کہ ان کا خیال ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلف رضی اللہ عنہم قرآن و حدیث کو سمجھے بغیر محض اس کے الفاظ پر ایمان لاتے تھے۔
گویا وہ ان پڑھ اور جاہل لوگوں کی طرح تھے۔"

وہ سمجھتے ہیں: خلف کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ مختلف قسم کے مجازات اور غریب لغات کی وجہ سے حقائق سے پھرے ہوئے الفاظ کے معانی معلوم کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایک فاسد گمان ہے جس کے نتیجہ میں ایک ایسی بات وجود میں آئی ہے جس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ الغرض انہوں نے اسلاف کے منہج کے بارے میں ایک جھوٹی بات کی ہے۔ اس پر منہج بہتان باندھا ہے اور خلف کے منہج کو درست ثابت کرنے کی کوشش میں گمراہ ہو گئے۔ لہٰذا انہوں نے دو ناجائز کام کیے؛

۱......اسلاف کے منہج سے جہالت اور اس پر جھوٹ باندھنا

۲......اسلاف کے علاوہ دوسروں کے طریقے کو درست ثابت کر کے جہالت اور گمراہی کا ارتکاب کرنا۔

اس کی وضاحت درج میں ہوتی ہے۔

دوسرا وہم: قرآنی دلائل یا منطق یونان؟

ابن قیم جوزی رحمہ اللہ "مفتاح دار السعادة" (۱/۱۴۵-۱۴۶) میں فرماتے ہیں:

"بہت سے جہلاء کو یہ وہم ہوا ہے کہ شریعت میں مباحثہ کا انداز نہیں ہے اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخالفین سے مباحثہ نہیں کرتے تھے اور ان کے خلاف دلائل نہیں دیتے تھے۔ جاہل منطقیوں اور یونانی چوزوں کا خیال یہ ہے کہ شریعت عام لوگوں کو مخاطب کرتی ہے۔ لہٰذا اس میں استدلالی انداز نہیں ہوتا۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام بھی خطابت کے ذریعے عام لوگوں کو دعوت دیتے رہے۔ دلائل تو خاص لوگوں کے لیے ہوتے اور وہ اہل علم لوگ ہیں۔ اس سے ان کی مراد خود اپنی ذات اور اپنے پیروکار ہوتے ہیں۔"

یہ تمام باتیں شریعت اور قرآن سے ان کی جہالت کا نتیجہ ہیں۔ کیوں کہ قرآن کریم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید کے مسائل، خالق کائنات، آخرت کے اثبات، انبیاء کو بھیجنے اور کائنات کی تخلیق کے دلائل سے بھرا پڑا ہے۔ چنانچہ متکلمین وغیرہ ان مسائل میں جو بھی دلیل پیش کرتے ہیں قرآن میں وہ دلیل اس سے زیادہ فصیح عبارت، واضح انداز بیاں، کامل معنی کے ساتھ بیان کی گئی ہوتی ہے۔ ان کی بیان کردہ دلیل کی نسبت اعتراضات اور اشکالات سے بالکل پاک ہوتی ہے۔

امام غزالی کا اعتراف:

متقدمین اور متاخرین میں سے انتہائی ذہین متکلمین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے۔

چنانچہ ابو حامد (الغزالی) اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" کے شروع میں فرماتے ہیں:

اگر آپ کہیں کہ آپ نے فلسفہ اور علم کلام کو علم کی اقسام میں کیوں نہیں بیان کیا اور اس بات کی وضاحت کیوں نہیں کی کہ فلسفہ اور علم کلام مذموم چیز ہیں یا قابل تعریف؟

تو آپ جان لیجئے کہ جن دلائل پر علم کلام مشتمل ہے اور جن سے فائدہ اٹھاتا ہے قرآن وحدیث میں وہ سب موجود ہیں۔ اور جو دلائل قرآن وحدیث میں موجود نہیں ہیں وہ یا تو خواہ مخواہ کا قابل مذمت جھگڑا ہے، جو کہ بدعت ہے۔ یا یہ محض فرقوں کے اختلافی مسائل کے متعلق ہنگامہ آرائی ہے۔ یا ایسی باتوں کو طول دینے کے مترادف ہے جن میں سے اکثر فضولیات اور بکواسات ہیں جو طبیعت پر گراں گزرتی ہیں اور کان ان کو پسند نہیں کرتے۔ اور بعض ایسی ہیں جن کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور پہلے دور میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی لیکن اب اس کا حکم تبدیل ہو چکا ہے۔ کیوں کہ قرآن وسنت کے تقاضوں سے ہٹانے والی بدعات ایجاد ہو چکی ہیں جنہوں نے قرآن وسنت کے متعلق شکوک وشبہات پیدا کر دیے ہیں اور ان کے متعلق اپنی طرف سے باتیں گھڑ لی ہیں۔ چنانچہ یہ ممنوع کام مجبوری کی وجہ سے جائز ہو جائے گا۔"

امام رازی کا اعتراف:

امام رازی رحمہ اللہ اپنی کتاب "اقسام اللذات" میں فرماتے ہیں:

میں نے علم کلام کی کتابوں پر غور کیا اور فلسفیوں کے طریقہ کار کو پرکھا تو میں نے دیکھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ پیاسے کو سیراب نہیں کرتیں اور بیمار کو شفاء نہیں دیتیں۔ مجھے سب سے زیادہ سمجھ میں آنے والا انداز قرآن کا نظر آیا جو کسی چیز کو ثابت کرنے میں بھی محکم ہے۔ جیسے کہ:

ا..... ﴿ اِلَیۡهِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ ﴾ (فاطر: ۱۰)

یعنی ''اس کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں۔''

اور کسی چیز کی نفی کرنے میں بھی بہترین ہے۔ جیسے کہ فرمایا:

ب..... ﴿ لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ ﴾ (الشوریٰ: ۱۱)

''اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔''

اور جس کو میری طرح کا تجربہ ہوا ہے اس کو مجھ جیسی خصومت حاصل ہوئی ہے۔''

امام رازی رحمہ اللہ نے جس طرف اشارہ کیا ہے یہ تو صرف قرآن کریم کے وہ خبری دلائل ہیں جو ان کے مشاہدے میں آئے ہیں، ورنہ قرآن کے عقلی دلائل جن کی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے یا راہنمائی کی ہے وہ تو بے شمار ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کے یہی عقلی و نقلی دلائل اس کا امتیاز ہیں۔ ان دلائل کو جاننے والا شخص علم میں پختہ کار ہو جاتا ہے اور یہی وہ علم ہے جس سے دل مطمئن ہو جاتا، روح کو تسکین، عقل کو پاکیزگی، بصیرت کو روشنی اور دلیل کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ وہ علم ہے کہ جو بھی شخص اس کو دلیل بنائے، کائنات میں کوئی اس کی دلیل کا رد نہیں کر سکتا۔ بلکہ جو اسکی مدد سے بحث کرتا ہے اس کی دلیل غالب آ جاتی ہے۔

اس سے سینہ کھل جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت آسان ہو جاتی ہے

الغرض قرآن کی دلالت عقلی، قطعی اور یقینی ہے۔ اس میں شبہات اور احتمالات داخل نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ایک دفعہ سمجھ لینے کے بعد یہ دل سے نکلتی ہے۔

کسی متکلم کا قول ہے:

''میں نے ساری عمر علم کلام میں دلیل تلاش کرنے میں گزار دی ہے لیکن میں مسلسل دلیل سے دور ہوتا گیا۔ پھر میں نے قرآن کی طرف رجوع کیا، اس میں غور و فکر کیا تو مجھے سچی دلیل مل گئی جس کا مجھے پتہ نہیں تھا۔ تب میں نے کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم! میری مثال تو ایسے ہے جیسے کسی نے کہا ہے:

وَمِنَ الْعَجَائِبِ وَالْعَجَائِبُ جَمَّةٌ
قرب الْحَبِيْبِ وَمَا اِلَيْهِ وصُوْلُ
كَالْعِيسِ فِي الْبَيْدَاءِ يَقْتُلُهَا الظَّمَا
وَالْمَاءُ فَوْقَ ظُهُوْرِهَا مَحْمُوْلُ

''عجائبات تو بہت سے ہیں لیکن ان میں سے ایک عجیب بات یہ ہے کہ محبوب قریب ہو اور اس تک رسائی نہ ہو سکے۔ ان اونٹوں کی طرح جن کو پیاس قتل کر رہی ہو حالاں کہ پانی ان کی پشتوں پر لدا ہوا ہو۔''

پھر وہ کہتا ہے:

''جب میں نے قرآن کی طرف رجوع کیا تو وہ حکمتوں اور دلائل سے بھرا پڑا تھا۔ مجھے اس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی پختہ اور مضبوط دلیلیں ملیں کہ اگر متکلمین کی کتابوں میں موجود تمام سچی باتوں کو جمع کیا جائے تو وہ قرآن کی سورتوں میں سے ایک سورت معلوم ہوگی جو حسن بیان، لفظوں کی فصاحت، شک کے موقعوں پر تنبیہ اور جواب کی طرف مکمل راہنمائی کے ساتھ اپنے مضمون کو بہترین انداز میں بیان کر دیتی ہے۔ درج ذیل شعر کا مصداق بلکہ اس سے بھی بالا و برتر نظر آتی ہے۔

كَفَى وَشَفَى مَا فِي الْفُؤَادِ فَلَمْ يَدَعْ
لِذِي اربٍ فِي الْقَوْلِ جِدًّا وَلَا هَزْلًا

''وہ دل میں پیدا ہونے والی باتوں کے لیے کافی وشافی ہو گیا اور نہ چھوڑی گنجائش کسی ہلسی مذاق کی، اس شخص کے لیے جو اس کی خواہش رکھتا تھا۔''

پھر علم کلام کے لشکر پہلے کی طرح میرے پاس آنے شروع ہو گئے اور میرے سینے میں ہلچل مچانے لگے۔ لیکن دل نے انہیں اپنے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ اور انہیں قبول نہ کیا چنانچہ وہ پیٹھ پھیر کر لوٹ گئے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مقصد یہ ہے کہ قرآن استدلال سے بھرا پڑا ہے، اس میں ہر طرح کی دلیلیں اور صحیح مثالیں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو دلیل قائم کرنے اور بحث کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (النحل: ١٢٥)

''ان سے اس انداز سے بحث کریں جو بہتر ہو۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (العنكبوت: ٤٦)

''اہل کتاب سے اس طریقہ سے بحث کرو، جو اچھا ہو۔''

قرآن کریم کے کفار کے ساتھ یہ مناظرے اس میں موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اپنے مخالفین کے ساتھ مناظرہ اور ان کے لیے اتمام حجت ہے اس سے صرف پرلے درجے کا جاہل ہی انکار کرسکتا ہے۔ ❶

❶ جو شخص مناظرہ کے بارے میں سلف کے منہج کو جاننا ہے تو اسے چاہیے کہ میری کتاب "مناظرات السلف مع ضرب ابليس وافراخ الخلف دراسة وتحليلاً" کا مطالعہ کرے۔ اسے دار ابن الجوزی (الدمام) نے چھاپا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف سلفی منہج ہی کیوں؟

راہ سلف صالحین کی پیروی کرنے والوں کی تعریف اور نہ کرنے والوں کی مذمت میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم سے بے شمار دلائل ملتے ہیں۔ یہی وہ چیزیں ہیں جو اس کے واجب ہونے، راہ نجات اور دائرہ زندگی ہونے کی تاکید کرتی ہیں۔

یہاں ہم شک کرنے والے کے شک کو زائل کرنے کے لیے دس سے زیادہ تیر مارتے ہیں تاکہ مؤمنین کے لیے شجرۂ یقین کے لیے راہ کشادہ ہو جائے۔ آیئے! ہم اس کے اعلیٰ اور سرسبز حصے سے ایمان کی حلاوت چنتے ہیں اور اس کے نیچے والے پتوں کے بھرپور حصہ سے روح وریحان کی سفیدی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

①......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (التوبۃ: ۱۰۰)

''اور مہاجرین وانصار میں سے جن لوگوں نے اوّل ہجرت کی اور پہلے اسلام لائے اور جنھوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ (اللہ ان سے خوش وہ اللہ سے خوش) اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔''

اس میں دلیل یہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والوں کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتہ چلا کہ جو شخص ان کی پیروی کرے تو وہ لازماً قابل تعریف اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق ٹھہرے گا۔ کسی کو ان کی اتباع باقی لوگوں سے ممتاز نہ کرے تو وہ تعریف اور رب کی خوشنودی کا مستحق نہیں ہوگا۔

۲......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ﴾ (آل عمران: ۱۱۰)

''تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے۔ کیونکہ تم نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو۔''

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام امتوں پر انہیں افضل قرار دیا ہے اور ان کی ہر حال میں استقامت کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ وہ راہ حق سے نہیں ہٹتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ وہ ہر نیکی کا حکم دیتے اور ہر قسم کی برائی سے منع کرتے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ان کا فہم بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے حجت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ زمین اور اہل زمین کا وارث بنائے۔

اعتراض:

اگر کہا جائے کہ یہ فضیلت تو تمام امت کے لیے ہے نہ کہ صرف صحابہ کی جماعت کے لیے؟

جواب:

تو ہم کہیں گے کہ اولین مخاطب تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی ہیں۔ ان کے متبعین کو تو ہم صرف قیاس یا کسی اور دلیل کی بنیاد پر ہی شامل کر سکتے ہیں جیسا کہ پہلی دلیل میں بیان ہوا ہے۔

اگر اس فضیلت کو عام تسلیم کر بھی لیا جائے، اور درست بھی یہی ہے، تو پھر بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آیت میں سب سے پہلے شامل ہیں۔ کیوں کہ سب سے پہلے انہوں نے ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر واسطے کے رسول اللہ ﷺ سے دین سیکھا اور وہی وحی کے براہ راست مخاطب تھے۔

وہ اس فضیلت میں داخل ہونے کے سب سے زیادہ لائق ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے خیر امت کے جو اوصاف بیان کیے ہیں وہ صرف انہی میں بدرجہ اتم (بدرجہ کمال) پائے جاتے تھے۔ چنانچہ صورت حال کی اس صفت سے مطابقت اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دوسروں کی نسبت تعریف کے زیادہ حق دار ہیں۔

اس کی وضاحت درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

۳۔۔۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ النَّاسِ ❶ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ، وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ.))

''بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں۔ پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسموں سے سبقت لے جائے گی اور ان کی قسمیں ان کی گواہی سے سبقت لے جائیں گی۔'' ❷

سوال:

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت ان کے رنگوں، جسموں یا مالوں کی وجہ سے تھی؟

جواب:

کوئی بھی عقل مند شخص جس نے قرآن و حدیث کو سمجھا ہے اس میں شک نہیں کرسکتا کہ ان میں سے کوئی چیز بھی مقصود نہیں۔ کیوں کہ فضیلت تو اسلام کی وجہ سے ہے جس کا پیمانہ دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر اور عمل صالح ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ﴾ (الحجرات: ۱۳)

❶ بہت سی کتابوں میں یہ حدیث ''خیر القرون'' کے لفظ کے ساتھ لکھی جاتی ہے، حالانکہ یہ غیر محفوظ لفظ ہے اور صحیح وہی وہ ہے جو میں نے بیان کی ہے۔

❷ کبیر: جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''الاصابہ'' (۱۲/۱) میں، مناوی رحمہ اللہ نے ''فیض القدیر'' (۴۷۸/۳) میں ذکر کیا ہے اور کتانی رحمہ اللہ نے ''نظم المتناثر'' (صفحہ: ۱۲۷) پر ان کی تائید کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے سب سے زیادہ معزز اللہ کے ہاں وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو۔"

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ .))

"اللہ تعالیٰ تمہاری شکل وصورت اور مال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کر دیکھتا ہے۔" ❶

یقیناً اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کے دلوں کو دیکھا تو انہیں محمد ﷺ کے دل کے بعد تمام انسانوں کے دلوں سے بہتر پایا۔ چنانچہ انہیں ایسی سمجھ بوجھ دی کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جس چیز کو صحابہ اچھی سمجھیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہے اور جس چیز کو وہ برا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی بری ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر دوڑائی تو سب سے بہترین دل محمد ﷺ کا پایا۔ چنانچہ انہیں اپنے لیے چن لیا اور انہیں اپنی رسالت دے کر بھیجا۔ پھر محمد ﷺ کے دل کے بعد باقی انسانوں کے دلوں کو دیکھا تو آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے دلوں کو بہترین پایا۔ چنانچہ انہیں اپنے نبی ﷺ کے وزیر بنایا، جو اس کے دین کے لیے لڑتے ہیں۔ تو جس چیز کو وہ اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہے اور جسے وہ برا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی بری ہے۔" ❷

---

❶ اسے مسلم نے بیان کیا ہے، (۱۶/۱۲۱۔ نووي)

❷ اسے امام احمد نے (۱/۳۷۹)، طیالسی رحمہ اللہ نے اپنی "مسند" میں (صفحہ: ۲۳) پر اور خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے "الفقیہ والمتفقہ" (۱/۱۶۶) میں حسن سند کے ساتھ موقوف بیان کیا ہے۔

اس حدیث کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ مرفوع ہے لیکن یہ بات صحیح نہیں جیسا کہ اس فن کے ائمہ نے کہا ہے۔ بلکہ یہ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول ہے جیسا کہ میں نے اپنے رسالہ "البدعة وآثرها السيء في الأمة" (صفحہ: ۲۱۔ ۲۲) میں وضاحت کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

کیا آپ کے پاس (قرآن مجید کے علاوہ) کوئی اور کتاب بھی ہے؟

انہوں نے کہا: "اللہ کی کتاب کے علاوہ کوئی کتاب نہیں ہے۔ یا وہ سمجھ ہے جو ایک مسلمان آدمی کو دی جاتی ہے یا وہ جو اس صحیفہ میں ہے۔"

میں نے کہا: اس صحیفہ میں کیا چیز ہے؟

تو انہوں نے فرمایا:

"دیت کے مسائل، غلاموں کو آزاد کرنے کے مسائل اور یہ بات کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔" [1]

اس سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کتاب و سنت کا فہم اس امت میں قیامت تک ان کے بعد آنے والوں کے لیے حجت ہے۔

اور یہی بات زمین میں اللہ کے گواہوں علماء نے سمجھی ہے۔

۴......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ ﴾ (البقرہ: ۱۴۳)

"اور اسی طرح ہم نے تم کو بہترین اُمت بنایا تا کہ تم لوگوں پر اور رسول تم پر گواہ ہو جائیں۔"

اللہ عزوجل نے انہیں بہترین اور میانہ رو بنایا۔ چنانچہ وہ پوری امت سے افضل اور

---

[1] یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف سے واضح نص ہے جو باطل شیعہ روافض کا سر کچلتی ہے، جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی طرف ظلم اور تدلیس (خیانت) کو منسوب کیا۔ ان کا زعم باطل ہے کہ اہل بیت کے پاس ایک ایسی کتاب تھی جو اس قرآن سے تین گنا بڑی تھی جو ہمارے پاس موجود ہے۔ اور وہ اسے "مصحف فاطمہ" کا نام دیتے ہیں۔

دیکھئے: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب "بغیة المرتاد" (صفحہ: ۳۲۱-۳۲۲) اس میں اس موضوع سے متعلق اچھی بحث موجود ہے۔ اس روایت کو بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ (۲۰۴/۱-الفتح)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اقوال، افعال اور ارادے کے اعتبار سے سب سے زیادہ درست تھے۔ لہٰذا وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ لوگوں پر گواہ بنیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذکر کو بلند کیا، ان کی تعریف کی اور انہیں اچھی مقبولیت بخشی۔

اللہ کے نزدیک قابل قبول گواہ وہ ہے جو علم اور سچائی کے ساتھ گواہی دے اور اپنے علم کی بنیاد پر سچی خبر دے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الزخرف : ٨٤)

''ہاں (مستحق شفاعت وہ ہیں) جو حق بات کا اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو۔''

جب ان کی گواہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے تو یقیناً ان کے دین کا فہم بھی ان کے بعد آنے والوں لوگوں کے لیے حجت ہے کیوں کہ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے۔

علاوہ ازیں امت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ کسی جماعت کو مطلق طور پر درست نہیں کہا۔ چنانچہ سلفی جماعت حقہ اہل سنت والجماعت نے ان سب کو بغیر کسی شرط کے عادل قرار دیا ہے۔ ان سے بغیر کسی استثناء کے روایت اور اس کا فہم حاصل کیا ہے۔ جب کہ ان کے علاوہ صرف ان لوگوں کی تعدیل کی ہے جن کی امامت صحیح ہو اور عدالت ثابت ہو جائے۔ اور یہ دونوں چیزیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ کتاب وسنت کی وضاحت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فہم باقی لوگوں کے لیے حجت ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی اتباع کا حکم دیا ہے۔

اس کی وضاحت درج ذیل آیت مبارکہ سے ہوتی ہے۔

۵......فرمایا:

﴿وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ﴾ (لقمان : ١٥)

''اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو۔''

اور صحابہ میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے انہیں اچھی بات اور نیک عمل کی توفیق دی جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝﴾

(الزمر: ۱۷-۱۸)

''اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور (ہمہ تن) اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے وہ خوشخبری کے مستحق ہیں، میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔ جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں، پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع کرتے ہیں، یہی ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت سے نوازا ہے اور یہی عقل مند ہیں۔''

لہٰذا اللہ کے دین کتاب وسنت کو سمجھنے کے لیے ان کے راستے پر چلنا واجب ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے علاوہ کسی اور کی راہ اختیار کرنے والوں کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اس کی وضاحت درج ذیل آیت سے ہوتی ہے:

۶......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝﴾

(النساء: ۱۱۵)

''اور جو کوئی سچی راہ کھل جانے کے بعد (یعنی پیغمبری کی پیغمبری معلوم ہو جانے کے بعد) پھر رسول اللہ (ﷺ) کا خلاف کرے اور مسلمانوں کے رستہ کے سوا دوسرا راستہ لے، تو ہم اس کو اسی راہ پر چلنے دیں گے (اسی حال پر چھوڑ دیں گے) اور (آخرت میں) اس کو دوزخ میں لے جا کر ڈال دیں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی راہ کے علاوہ کوئی اور راہ اختیار کرنے والوں کو وعید سنائی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کو سمجھنے میں ان کی اتباع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب ہے اور ان کی مخالفت گمراہی ہے۔

اعتراض:

اگر یہ کہا جائے کہ: یہ استدلال مفہوم مخالف سے ہے جو کہ حجت نہیں۔

جواب:

تو ہم کہیں گے: مفہوم مخالف بھی دلیل ہوتا ہے۔اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

(الف)......حضرت یعلی بن امیہ فرماتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا:

﴿ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾ (النساء: ١٠١)

''اور جب تم مسافر ہو زمین میں تو نماز قصر کرنے میں (گھٹانے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اگر تم کو ڈر ہو کافروں کے ستانے کا۔ بے شک کافر تمھارے کھلے دشمن ہیں۔''

اب تو لوگ امن میں ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جس بات سے تمہیں تعجب ہوا ہے اس سے مجھے بھی تعجب ہوا تھا۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے، لہٰذا تم اس کے صدقے کو قبول کرو۔'' ❶

دو صحابیوں یعلی بن امیہ ❷ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے اس آیت سے یہ سمجھا کہ نماز کو قصر کرنا خوف کی شرط کے ساتھ مقید ہے۔ لہٰذا جب لوگ امن کی حالت میں ہوں تو مکمل نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اور یہ دلیل خطاب ہے جسے ''مفہوم مخالف'' کہا جاتا ہے۔

اور جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے فہم کی تائید کی لیکن وضاحت فرما دی کہ یہاں یہ معتبر نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ

---

❶ صحیح مسلم (١٩٦/٥۔ نووی كتاب صلاة المسافرين و قصرها، حدیث: ٦٨٦۔

❷ جناب یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کی تفصیل کے لیے دیکھئے: ''الاصابه في تمييز الصحابه'' (١٦٨/٣).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ کیا ہے لہٰذا تم اس کے صدقہ کو قبول کرو۔

اگر عمر رضی اللہ عنہ کا فہم درست نہ ہوتا تو نبی کریم ﷺ پہلے تائید کرنے کے بعد توجیہ نہ فرماتے۔ اور مشہور مقولہ ہے

"التوجیه فرع القبول"

"کسی بات کی توجیہ کرنا اس کو قبول کرنے کی ہی ایک شاخ ہے۔"

(ب)...... حضرت جابر، ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی مکرم ﷺ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ فرماتے ہوئے سنا؛

((لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا. قَالَتْ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَانْتَهَرَهَا. فَقَالَتْ حَفْصَةُ: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ (مریم: ۷۱). فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا٥﴾ (مریم: ۷۲).)) [1]

"اگر اللہ نے چاہا تو جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، ان میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔" سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے ان کو ڈانٹا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے (دلیل کے لیے قرآن کی آیت تلاوت کرتے ہوئے) کہا: (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گزرے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: پھر ہم اللہ سے ڈرنے والوں کو نجات دے دیں گے اور ظالموں کو گھٹنوں کے بل جہنم میں چھوڑ دیں گے۔"

اُمّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے سمجھا کہ "ورودِ جہنم" سب لوگوں کے لیے ہے اور یہ کہ "ورود" داخل ہونے کے معنیٰ میں ہے۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے اگلی آیت تلاوت کر کے

[1] اخرجه مسلم (۲۴۹۶)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے اشکال کو دور کر دیا۔ ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا﴾ (مريم : ۷۲)

گویا پہلے رسول اللہ ﷺ نے ان کے فہم کی تائید فرمائی پھر وضاحت فرمائی کہ جہنم میں داخلے کی نفی اور ''ورود'' کا اثبات دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اور یہ کہ پہلی چیز متقین کے لیے خاص ہے اور اس سے مراد عذاب کی نفی ہے۔ چنانچہ وہ جہنم سے گزریں گے لیکن کوئی نقصان اور عذاب نہیں ہوگا۔ جب کہ باقی لوگوں کا معاملہ اس کے برعکس ہوگا۔

لہٰذا الحمد اللہ ثابت ہو گیا کہ دلیل خطاب حجت ہے۔ اس پر اعتماد کیا جاتا اور فہم کے لیے اس کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

آپ کے لیے یہی کافی ہے کہ

﴿وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ﴾

دلیل خطاب نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک عقلی دلیل ہے کیوں کہ سبیل المومنین (مومنوں کے راستے) کی اتباع اور غیر سبیل المومنین کی اتباع (ان کے علاوہ کسی اور کا راستہ) کے درمیان تیسری کوئی قسم بنتی ہی نہیں۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے مومنین کے علاوہ کسی اور کے راستے پر چلنے کو حرام قرار دیا ہے تو مومنوں کی راہ پر چلنا واجب ہو گیا اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شبہ نہیں۔

اگر کہا جائے کہ ان دونوں قسموں کے درمیان ایک تیسری قسم بھی ہے اور وہ ہے کسی کی اتباع نہ کرنا۔

تو ہم کہیں گے: یہ عقلی دلائل میں سے کمزور ترین دلیل ہے۔ کیوں کہ کسی کی بھی اتباع نہ کرنا ہی تو غیر سبیل المومنین ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ:

﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَٰلُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۝﴾ (يونس : ۳۲)

''اور سچ بات معلوم ہو جانے پر اس کو نہ ماننا گمراہی نہیں تو پھر کیا ہے؟ تم کدھر پھرے جا رہے ہو؟''

لہٰذا ثابت ہوا کہ مذکورہ دو ہی صورتیں بنتی ہیں تیسری کوئی صورت نہیں۔ اگر کہا جائے کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ غیر سبیل المومنین کی اتباع اس وعید کا سبب بنتی ہے بلکہ یہ وعید تو رسول اللہ ﷺ کی مخالفت پر ہے۔ چنانچہ غیر سبیل المومنین کی اتباع مطلق طور پر حرام نہیں بلکہ یہ تب ہے جب اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بھی مخالفت ہو۔

تو ہم کہیں گے:

یہ تو واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت انفرادی طور پر بذات خود حرام ہے کیوں کہ اس پر الگ وعید آئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ٥﴾

(الانفال: ۱۳)

"اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔"

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور غیر سبیل المومنین کی پیروی دونوں پر الگ الگ وعید آئی ہے۔ اور یہ کہ غیر سبیل المومنین کی پیروی بذات خود وعید کی موجب ہے۔ اس کے کئی ایک دلائل ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

(الف)..... اگر غیر سبیل المومنین کی پیروی انفرادی طور پر حرام نہ ہوتی تو یہ مخالفت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر بھی حرام نہ ہوتی۔

(ب)..... اگر غیر سبیل المومنین کی پیروی انفرادی طور پر اس وعید میں داخل نہ ہوتی تو یہ لغو ہوتی اور اس کا ذکر کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ یہ بھی مخالفت رسول اللہ ﷺ کی طرح وعید کا ایک مستقل سبب ہے۔

اگر کہا جائے کہ غیر سبیل المومنین کی پیروی پر وعید مطلق طور پر نہیں ہے بلکہ یہ تب ہے جب کسی پر ہدایت واضح ہو جائے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مخالفت رسول ﷺ کا تذکرہ کیا تو "وضاحت ہدایت" کی بھی شرط لگائی۔ پھر اس پر غیر سبیل المومنین کی پیروی کا عطف کیا، لہٰذا ضروری ہے کہ "وضاحت ہدایت" کی شرط غیر سبیل المومنین کی پیروی پر بھی ہو۔ تو ہم کہیں گے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ کا عطف کیا گیا ہے ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى﴾ پر۔ لہٰذا پہلے کی قید دوسرے کی شرط نہیں بن سکتی۔ اور عطف تو صرف مطلق جمع اور دوسرے جملے کو حکم میں شریک کرنے کے لیے آتا ہے اور وہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ۝﴾

لہٰذا پتہ چلا کہ دونوں کام انفرادی طور پر وعید کے موجب ہیں۔

اس پر درج ذیل دلائل بھی دلالت کرتے ہیں۔

(الف)...... ہدایت کے واضح ہونے کی شرط صرف رسول اللہ ﷺ کی مخالفت میں ہے کیوں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی ہدایت سے ہی ناآشنا ہے۔ اس کو مخالفت کا مرتکب نہیں کہا جاسکتا۔ جہاں تک سبیل المومنین کا تعلق ہے تو وہ تو بذات خود ہدایت ہے۔

(ب)...... دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ آیت مومنوں کی عظمت کو بیان کرتی ہے۔ چنانچہ اگر ان کے راستے کی پیروی کرنا ہدایت کے واضح ہونے کے ساتھ مشروط ہوتا تو ان کے راستے کی پیروی کرنا اس لیے نہ ہوتا کہ یہ ان کا راستہ ہے۔ بلکہ ہدایت کے واضح ہونے کی وجہ سے ہوتا۔ اور تب تو ان کے راستے کی اتباع کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ سبیل المومنین کی پیروی کرنا نجات کا باعث ہے اور ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دین کا فہم باقی تمام لوگوں کے لیے حجت ہے۔ چنانچہ جو اس راہ سے ہٹتا ہے وہ درحقیقت ٹیڑھ پن تلاش کرتا ہے، ایک تنگ راستے پر چلتا ہے، اس کو جہنم ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ یہی حق ہے سو آپ اس کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور ادھر ادھر کی پگڈنڈیوں کو چھوڑ دیں۔ اس کی وضاحت درج ذیل آیت سے ہوتی ہے۔

2...... ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝﴾

(آل عمران: ۱۰۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جو کوئی اللہ (کے دین) کو مضبوطی سے تھام لے وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیا گیا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کے ساتھ اعتصام کرنے والے تھے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا دوست ہوتا ہے جو اس کے ساتھ اعتصام کرتے ہیں۔ جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝﴾

(الحج : ۷۸)

''اور اللہ کو مضبوطی سے تھام لو، وہی تمہارا دوست ہے، پس وہ بہترین دوست اور مددگار ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کمال درجے کی مدد اور سرپرستی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعتصام کرنے والے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کے مطابق وہ ہدایت یافتہ تھے۔ اور ہدایت یافتہ لوگوں کی پیروی کرنا شریعت، عقل اور فطرت کی رو سے واجب ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے صبر اور یقین کے بدلے میں انہیں متقین کے امام بنایا، جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کی راہنمائی کرتے تھے۔

اس کی وضاحت درج ذیل آیت کریمہ سے ہوتی ہے۔

۸......ارشاد باری تعالیٰ:

﴿وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝﴾ (الفرقان : ۷٤)

''اور (اے ہمارے رب!) ہمیں متقین کا امام بنا۔''

چنانچہ ہر متقی آدمی ان کی پیروی کرے گا اور تقویٰ اختیار کرنا واجب ہے۔ بہت سی آیات میں اس بات کی صراحت موجود ہے جن کو یہاں شمار کرنا مشکل ہے۔ تو پتہ چلا کہ ان کی پیروی کرنا واجب ہے اور ان کی راہ سے ہٹنا فتنے کا پیش خیمہ ہے۔

۹......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُوْقِنُوْنَ ۝﴾ (السجدہ: ٢٤)

"اور جب بنی اسرائیل کے لوگوں نے (کافروں کی ایذا دہی پر) صبر کیا تو ہم نے ان کو (دین کا) پیشوا بنایا وہ ہمارے حکم سے (لوگوں کو ایمان کا) رستہ بتلاتے تھے اور ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے۔"

یہ موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ کی صفت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس نے انہیں ان کے صبر و یقین کی بدولت بعد میں آنے والوں کے مقتداء اور پیشوا بنایا۔ کیوں کہ

((بِالصَّبْرِ وَالْيَقِيْنِ تَنَالُ الْإِمَامَةُ فِي الدِّيْنِ .))

"یعنی صبر و یقین کی بدولت ہی دین میں امامت حاصل کی جا سکتی ہے۔"

اور یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ محمد ﷺ کے صحابہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں سے زیادہ اس صفت کے لائق اور حق دار تھے۔ کیوں کہ وہ تمام امتوں سے زیادہ یقین کامل اور صبر عظیم کے حامل تھے۔ لہٰذا وہ منصب امامت کے بھی زیادہ لائق ہیں (اور یہ بات اللہ کی ان کے بارے میں گواہی دینے اور رسول اللہ ﷺ کے ان کی تعریف کرنے سے ثابت ہوتی ہے) لہٰذا وہ اس امت کے سب سے بڑے علماء ہیں۔ ان کے اقوال و فتاوی کی طرف رجوع کرنا اور کتاب و سنت کے فہم میں ان کے فہم کے پابند رہنا حسی، عقلی، اور شرعی طور پر واجب ہے۔

⑩ ...... سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا نُصَلِّي مَعَهُ الْعِشَاءَ، فَجَلَسْنَا، فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هُنَا؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ۔ قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ۔ قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ لِلسَّمَاءِ، وَكَانَ كَثِيْرًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: النُّجُوْمُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ أَتَي السَّمَاءُ أَمْرُهَا، وَأَنَا أَمَنَةٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ.))

''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی۔ پھر ہم نے سوچا کیوں نہ ہم یہیں بیٹھے رہیں تاکہ ہم عشاء کی نماز بھی آپ ﷺ کے ساتھ ادا کر لیں۔ لہٰذا ہم بیٹھ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''تم ابھی تک یہیں ہو؟'' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے سوچا کہ یہیں بیٹھے رہیں تاکہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ ادا کریں۔'' آپؐ نے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا، یا فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔'' ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: '' پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور آپ اکثر آسمان کی طرف سر اٹھایا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ستارے آسمان کے امین (محافظ) ہیں۔ جب ستارے چلے جائیں گے تو آسمان کا خاتمہ ہو جائے گا اور میرے صحابہ کا اعتماد مجھ پر ہے جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ کا وقت موعود آ جائے گا اور میری امت کا اعتماد میرے صحابہ پر ہے جب وہ چلے جائیں گے تو میری امت کا وقت موعود آ جائے گا۔'' ❶

تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کی نسبت امت مسلمہ کے ان کے بعد آنے والے لوگوں کی طرف اس طرح کی ہے جس طرح آپ ﷺ نے اپنی نسبت اپنے صحابہ کی طرف اور ستاررں کی نسبت آسمان کی طرف کی ہے۔

نبی کریم ﷺ کی یہ تشبیہ دین کے فہم میں اتباع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واجب ہونے کو بتلاتی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے امت کا اپنے پیغمبر ﷺ کی طرف رجوع کرنا ہے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کے شارح اور آپ ﷺ کے صحابہ اس تشریح کو امت کی طرف

---

❶ صحیح مسلم (۱۲/ ۷۲۔ نووی، کتاب ... ل الصحابة، باب بیان أنّ بقاء النبي ﷺ أمانٌ لأصحابه..... حدیث: ۲۵۳۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کرنے والے ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ معصوم ہیں جو اپنی مرضی سے کوئی بات نہیں کہتے۔ بلکہ آپ ﷺ سے ہدایت کے ہی چشمے پھوٹتے ہیں۔ اور آپ ﷺ کے صحابہ عادل ہیں جو سراسر سچ بولتے تھے اور حق پر عمل کرتے تھے۔

جس طرح ستاروں کو اللہ تعالیٰ نے باتیں چوری کرنے والے شیطاطین کے لیے انگارے بنایا ہے، اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم اس امت کی زینت ہیں۔ وہ ان جاہلوں کی تاویلات، پراپیگنڈہ کرنے والوں کی کوششوں اور غلو کرنے والوں کی تحریف کے لیے ننگی تلوار تھے جنھوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اپنی خواہشات کی پیروی کر کے فرقہ بندی کا شکار ہو گئے اور ادھر ادھر نکل کر جماعت سے الگ ہو گئے۔ چناں چہ ستاروں کی صفت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ٥ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَٰنٍ مَّارِدٍ ٥ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ٥ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ٥ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ٥ ﴾ (الصافات: ٦ تا ١٠)

”ہم نے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو آراستہ کیا تاروں سے اور ہر ایک شیطان مردود سے اس کو محفوظ کیا۔ وہ فرشتوں (کی باتوں) تک کان نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے (آگ کے کوڑے) مار کر ہانک دیے جاتے ہیں۔ اور (آخرت) میں ہمیشہ کا عذاب ہوگا (یا سخت عذاب ہوگا)۔ مگر کوئی کوئی (شیطان کبھی موقع پا کر کوئی بات) اچک لے جاتا ہے پھر ایک چمکتا ہوا انگارا اس کے پیچھے پڑتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ٥ ﴾ (الملك: ٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت والا بنا دیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنا دیا۔ اور ہم نے ان شیطانوں کے لیے جہنم کا جلانے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

اور جس طرح ستارے زمین والوں کے لیے برو بحر کے اندھیروں میں مینارۂ نور اور راہنما ہیں اسی طرح شہوات اور شبہات کے اندھیروں سے نجات حاصل کرنے لیے صحابہ کرامؓ کی پیروی کی جاتی ہے۔ جو ان کے فہم سے اعراض کرے وہ تہہ در تہہ اندھیروں میں گر جاتا ہے جن میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔

اور ستاروں کی یہ صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَعَلٰمٰتٍ وَّبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ۝﴾ (النحل: ١٦)

''اور (بہت سی) نشانیاں اور ستاروں سے بھی ان کو رستہ ملتا ہے۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۝﴾ (الانعام: ٩٧)

'' اور اُسی (اللہ) نے تمھارے لیے تارے بنائے کہ جنگل اور سمندر کے اندھیروں میں (رات کو) اُن سے راہ کا پتہ لگالو جو لوگ علم رکھتے ہیں اُن کے لیے ہم نے کھول کر نشانیاں بیان کر دی ہیں۔''

فہم صحابہ کی مدد سے ہم کتاب و سنت کو جنوں، انسانوں اور شیطانوں کی بدعات سے بچا سکتے ہیں جو اللہ و رسول کی مراد کو بگاڑنے کے لیے فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور کتاب و سنت کی من مانی تاویلات کرنے کے خواہش مند ہیں۔ چنانچہ صحابہ کا فہم شر اور اس کے اسباب سے بچنے کے لیے مضبوط قلعہ ہے۔ اور اگر صحابہ کا فہم قابل حجت نہ ہوتا تو بعد میں آنے والے لوگوں کا فہم صحابہ کے لیے قابل اعتماد اور پناہ گاہ ہونا چاہیے تھا اور یہ ناممکن ہے۔

۱۱...... ان کی محبت واجب ہونے اور ان کے دشمنوں کی مذمت میں بہت سی احادیث ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی کامل محبت، ان کے نقش قدم پر چلنے اور کتاب و سنت کے فہم میں ان کی ہدایت پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔

ان احادیث میں سے ایک نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.)) ❶

"تم میرے صحابہ کو گالی نہ دو کیوں کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو ان کے مد یا نصف مد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔"

یہ عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف اس وجہ سے نہیں ملی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا، آپ ﷺ کے ساتھ رہے تھے اور آپ ﷺ کی مدد کی تھی۔ ان سب باتوں میں کوئی شک نہیں لیکن یہ عظمت انہیں نبی معظم ﷺ کی بہت زیادہ پیروی کرنے اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے ملی ہے۔ چنانچہ وہ اس بات کے حق دار ہیں کہ ان کے فہم کو اپنی راہ بنایا جائے اور ان کے اقوال کو قبلہ بنایا جائے جس کی سمت ایک مسلمان منہ کرے اور اس کے علاوہ کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو۔ اس کی وضاحت حدیث کے وارد ہونے کے سبب سے ہوتی ہے۔ وہ یوں کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے خطاب ہے اور وہ صحابی ہیں۔ ❷

جب معاملہ اتنا عظیم ہے کہ ایک صحابی کا مد یا نصف مد اللہ تعالیٰ کے ہاں احد سے زیادہ افضل ہے تو ایک ادنیٰ سی عقل رکھنے والا شخص بھی یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھنے کے لیے ان کا فہم ہی وہ راہ ہدایت ہے جو صحیح موقف کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اور یہ

---

❶ صحیح بخاری (۷/۲۱۔ الفتح)۔ مسلم (۱۲/۹۲۔ ۹۳۔ نووی) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور مسلم میں یہ حدیث (۱۲/۹۲۔ نووی) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے لیکن یہ وہم ہے۔ جیسا کہ حافظ بیہقی نے "المدخل الی السنن" صفحہ: ۱۱۳ پر اور ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (۷/۳۵) پر وضاحت کی ہے۔ جو اس بارے میں مزید تحقیق کرنا چاہے وہ میری تحقیق کے ساتھ چھپنے والی کتاب "جزء محمد بن عاصم عن شیوخہ" کا مطالعہ کرے۔

❷ دیکھیے: "البیان والتعریف فی اسباب ورود الحدیث التعریف" از ابن حمزہ الحسینی (۳/۳۰۴۔ ۳۰۵)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلت ان کے اسلام کی طرف سبقت کرنے کی وجہ سے بھی ہے تو اس بات میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد آنے والے لوگوں کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۱۲......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے دلائل میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے:

((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ الرَّاشِدِيْنَ ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ .)) ❶

''تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔''

اس حدیث سے استدلال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اختلاف کی صورت میں صحابہ کے فہم کے مطابق اپنی سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ اس حدیث میں ایک انتہائی لطیف نکتہ یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ''عضوا علیھا'' ❷ یہ نہیں فرمایا: ''عضوا علیھما'' - یہ بتانے کے لیے کہ آپ کی اور آپ کے خلفاء راشدین کی سنت کا ایک ہی منہج ہے۔ اور یہ صرف اس صحیح اور صریح فہم کی مدد سے ہی ممکن ہے اور وہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو صحابہ کے فہم کے مطابق سمجھنا۔ ❷

۱۳......ان احادیث میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کی صفت کے بارے میں یہ فرمان ہے:

((مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي .))

---

❶ صحیح بخاری (۷/ ۲۱۔ الفتح)۔ صحیح مسلم: (۱۶/ ۱۲۔ ۹۳ نووی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

❷ یعنی واحد کا صیغہ استعمال کیا ہے تثنیہ کا نہیں۔ (مترجم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔"

اعتراض:

اگر یہ کہا جائے کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے بعد آپ ﷺ کے صحابہ کا فہم ہی وہ منہج ہے جس میں باطل آگے پیچھے سے بالکل نہیں داخل ہوسکتا۔ لیکن اس کی کیا دلیل ہے کہ منہج سلفی رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی فہم ہے؟

جواب:

تو ہم کہیں گے، اس کا جواب دو طرح سے دیا جا سکتا ہے:

(الف)...... وہ مفاہیم جو ابھی ذکر کیے گئے ہیں عہد نبوی اور خلافت راشدہ کے بعد کے ہیں اور پہلے والوں کی نسبت بعد والوں کی طرف نہیں کی جاتی بلکہ بعد والوں کی نسبت پہلے والوں کی طرف کی جاتی ہے۔ تو واضح ہوا کہ وہ گروہ جو ان راہوں پر نہیں چلا اور ان راستوں کی پیروی نہیں کی، وہی اس پر باقی رہنے والا گروہ ہے۔

(ب)...... ہم امت کے فرقوں میں سے اہل سنت والجماعت، جو کہ سلف صالحین اہل حدیث کے پیروکار ہیں، کے علاوہ کسی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موافق نہیں پاتے۔

جہاں تک معتزلہ کا تعلق ہے تو وہ صحابہ کی موافقت کرنے والے کیسے ہو سکتے ہیں؟ جب کہ ان کے بڑوں نے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم پر تنقید کی ان کی، عدالت کا انکار کیا اور انہیں گمراہی کی طرف منسوب کیا۔ جیسے واصل بن عطاء نے کہا ہے:

"اگر علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم ترکاری کی ٹوکری کے بارے میں بھی گواہی دیں تو میں ان کی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کروں گا۔" (1)

اور رہے خوارج؟ تو وہ دین سے نکل گئے اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو گئے۔ ان کے مذہب کے بنیادی عقائد میں سے جناب علی اور ان کے بیٹوں، ابن عباس، عثمان،

(1) دیکھیے: "الفرق بین الفرق"، صفحہ: ۱۱۹۔۱۲۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلحہ، عائشہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتا ہے۔ اور جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کرے اور ان کو کافر قرار دے وہ ان کے منہج پر نہیں ہوسکتا۔

اور صوفیہ؟ تو انہوں نے انبیاء کے ورثہ کا مذاق اڑایا اور کتاب و سنت کو نقل کرنے والوں کی توہین کی اور انہیں مردہ قرار دیا۔ یہ بات ان کے ایک بڑے نے کہی ہے کہ:

''تم اپنا علم مردوں سے حاصل کرتے ہو اور ہم اپنا علم اس زندہ ذات سے حاصل کرتے ہیں جو کبھی نہیں مرے گی۔''

اسی لیے وہ اہل حدیث کی اسناد کی مخالفت کرتے ہوئے منہ پھاڑ پھاڑ کر کہتے ہیں:

''حَدَّثَنِیْ قَلْبِیْ عَنْ رَبِّی .''

''یعنی میرے دل نے مجھے میرے رب کی طرف سے بتایا ہے۔''

جہاں تک شیعہ کا تعلق ہے تو ان کا گمان ہے کہ چند ایک کے علاوہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے۔ (العیاذ باللہ)

ان کے اماموں میں سے ایک ''الکشی'' اپنی کتاب ''رجال'' میں صفحہ ۱۲، ۱۳ پر لکھتا ہے کہ ابو جعفر رحمہ اللہ نے کہا:

''كَانَ النَّاسُ أَهْلَ رِدَّةٍ بَعْدَ النَّبِيِّ إِلَّا ثَلَاثَةً .'' [1]

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین کے علاوہ تمام لوگ مرتد ہوگئے تھے۔''

میں نے پوچھا: وہ تین کون ہیں؟

تو انہوں نے کہا:

وہ تین تھے: مقداد بن اسود، ابو ذر غفاری اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم۔ یہی الکشی اپنی اس کتاب کے ص ۱۳ پر جناب ابو جعفر محمد الباقر رحمہ اللہ سے روایت نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے:

''اَلْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ ذَهَبُوْا إِلَّا ثَلَاثَةً .''

---

[1] دیکھئے الکلینی کی کتاب: ''الکافی''، صفحہ: ۱۱۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تین کے علاوہ تمام مہاجرین وانصار مرتد ہو گئے تھے۔"

اور خمینی جو کہ عصر حاضر میں ان کے نزدیک ایک "آیت اللہ" ہے اپنی کتاب "کشف الاسرار" صفحہ ۱۳۱ پر شیخین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر لعن طعن کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"بے شک شیخین ...... اس وجہ سے ہم اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں کہ ہم (مکمل افتراء و بہتان کے ذریعے) ان دونوں کی قرآن کی واضح مخالفت کرنے کے دلائل بیان کریں تاکہ ہم ثابت کرسکیں کہ یہ دونوں قرآن کی مخالف کرتے تھے۔"

اور صفحہ ۱۳۷ پر لکھتا ہے:

"......اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض الموت کے وقت) اپنی آنکھیں بند کرلیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں ابن خطاب کے جھوٹ پر مبنی کلمات اور کفر وزندیقیت والے اعمال سے پھوٹنے والے قرآن کریم کی آیات کے مخالف الفاظ پڑ رہے تھے جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔"

رہے "مرجئہ" تو ان کا خیال ہے کہ پوری زندگی نفاق کی راہ پر چلنے والے منافقین اور سب سے پہلے ایمان لانے والے مہاجرین وانصار کا ایمان ایک جیسا ہے۔

تو یہ سب لوگ کیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موافقت کرنے والے ہوسکتے ہیں؟ جب کہ یہ تو:

۱۔ بہترین صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں۔

۲۔ عقائد و اعمال کے سلسلہ میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ بیان کیا ہے اسے قبول نہیں کرتے۔

۳۔ رومی تہذیب کی خرافات اور فلسفہ یونان کی پیروی کرتے ہیں۔

الغرض یہ فرقے ہمارے کتاب وسنت کے گواہوں کو باطل قرار دینا چاہتے ہیں اور ان پر تنقید کرنا چاہتے ہیں۔ حالاں کہ یہ خود زیادہ قابل تنقید ہیں کیوں کہ یہ زندیق ہیں۔

اس سے واضح ہوا کہ فہم سلفی ہی فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کا فہم، قرآن وسنت کے احکام و مسائل کا سیکھنا اور طریقہ استدلال ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیروکار وہ لوگ ہیں جو ان کے احکامات، سیرت اور فہم کے بارے میں مروی صحیح اور ثابت روایات پر عمل کرتے ہیں۔ اہل بدعت اور خواہشات کے پجاریوں کے برعکس اہل حدیث کا یہی طریقہ ہے۔

لہٰذا جو کچھ ہم نے عرض کیا اس کے صحیح ہونے کی بنیاد پر ثابت ہوا کہ یہی لوگ نجات پائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اور اپنے بعد اسے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنے والوں کے نجات یافتہ ہونے کا فیصلہ فرمایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ اور تابعین کا فہم سلف اور منہج سلف سے استدلال

۱......عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما:

عمرو بن سلمہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں: ہم ایک دفعہ دن کے ابتدائی حصے میں جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کے دروازے پر بیٹھے تھے۔ جب وہ باہر نکلے تو ہم ان کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑے۔ پھر ہمارے پاس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے فرمایا: کیا ابھی ابوعبدالرحمٰن نہیں آئے؟

ہم نے کہا: نہیں!

وہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے حتی کہ جب ابوعبدالرحمٰن آئے تو ہم سب کھڑے ہو گئے۔ ابوموسیٰ نے ان سے کہا: ''اے ابوعبدالرحمٰن میں نے ابھی ابھی مسجد میں ایک عجیب کام دیکھا اور الحمد اللہ میں نے صرف اچھائی ہی دیکھی ہے۔''

انہوں نے پوچھا: وہ کیا کام ہے؟

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ زندہ رہے تو عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے۔ میں نے کچھ لوگوں کو مسجد میں حلقوں کی صورت میں بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں کنکریاں تھی۔ ہر حلقے میں ایک آدمی تھا جو کہہ رہا تھا: سو مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ اور وہ سو مرتبہ اللہ اکبر کہتے۔ پھر وہ کہتا: سو مرتبہ کلمہ پڑھو تو وہ سو مرتبہ کلمہ پڑھتے۔ اور وہ کہتا سو مرتبہ سبحان اللہ کہو تو وہ سو مرتبہ سبحان اللہ کہتے۔''

انہوں نے پوچھا: پھر تم نے انہیں کیا کہا؟

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے آپ کے حکم کے انتظار میں انہیں کچھ نہیں کہا۔

ابوعبدالرحمٰن نے فرمایا: کیا تم نے انہیں یہ نہیں کہا کہ اپنے گناہ شمار کرتے رہو اور میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے انہیں ضمانت دی ہے کہ وہ اپنی نیکیاں ضائع نہ کریں۔'' پھر وہ چلے اور ہم بھی ان کے ساتھ چلے حتی کہ وہ ان حلقوں میں سے ایک حلقے کے پاس آئے اور ان کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:

''یہ تم کیا کر رہے ہو؟''

انہوں نے کہا اے ابو عبد الرحمٰن! ہم کنکریوں پر تکبیر، تہلیل اور تسبیح گنتے ہیں۔ تو ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے گناہ شمار کرو میں تمہیں ضمانت دیتا ہوں کہ تمہاری نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ اسلام میں نئے داخل ہونے والے مسلمانو! تمہارا بُرا ہو، تم کس قدر جلد تباہ ہو گئے۔ یہ دیکھو تمہارے نبی کے صحابہ تمہارے اندر کثیر تعداد میں موجود ہیں، اور ابھی تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پرانے نہیں ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برتن بھی نہیں ٹوٹے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا تو تم اپنے کسی ایسے دین پر ہو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے زیادہ ہدایت والا ہے یا پھر تم گمراہی کا دروازہ کھولنے والے ہو۔

انہوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن اللہ کی قسم! ہم تو صرف نیکی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا: کتنے ہی لوگ ہیں جو نیکی کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن نیکی کو نہیں پہنچتے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ ''کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترتا۔'' [1]

اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا شاید کہ ان میں سے اکثر تمہیں میں سے ہوں۔ پھر وہ چلے گئے تو عمرو بن سلمہ فرماتے ہیں: ہم نے ان حلقوں والوں میں سے اکثر کو دیکھا؛ وہ جنگ نہروان کے دن خوارج کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف لڑ رہے تھے۔ [2]

پس جناب عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے خوارج کے ان چوزوں کے خلاف صحابہ کا ان کے

---

[1] احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے (اپنی مسند میں ۱/۴۰۴ پر) اسے ایک اور سند سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے اور یہ سند جید ہے۔ اسی طرح یہ حدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے مروی ہے۔

[2] اس کی تخریج میری کتاب " البدعة وأثرها السيء في الأمة " میں ۲۹ تا ۳۳ پر دیکھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان موجود ہونے کو دلیل بنایا اور اس چیز کو کہ صحابہ نے ان کی طرح کا کام نہیں کیا تھا۔ اگر وہ نیکی کا کام ہوتا جیسا کہ خوارج سمجھتے تھے تو محمد ﷺ کے صحابہ اس کی طرف سبقت کرتے۔ اور جب انہوں نے یہ نہیں کیا تو پتہ چلا کہ یہ گمراہی ہے۔

اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منہج بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے حجت نہ ہوتا تو وہ لوگ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو کہہ دیتے کہ تم بھی آدمی ہو اور ہم بھی آدمی ہیں۔

۲...... حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ:

''جو کوئی کسی بات کو بنیاد بنانا چاہے تو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بنیاد بنائے۔ کیوں کہ وہ اس امت میں سب سے زیادہ نیک دل، پختہ علم، خوشحال، سیدھی راہ والے اور کم تکلف کرنے والے تھے۔ وہ ایسے لوگ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی محبت کے لیے اور اپنے دین کے قیام کے لیے چنا تھا۔ لہٰذا ان کی فضیلت کو پہچانو، ان کے نقش قدم پر چلو کیوں کہ وہ سیدھی راہ پر تھے۔''

۳...... عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

جب حروریہ ❶ نکلے تو وہ ایک گھر میں جمع ہو گئے۔ ان کی تعداد ۶ ہزار تھی۔ انہوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا تھا کہ وہ امیر المؤمنین جناب علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کریں گے۔ چنانچہ ہر شخص آ کر کہتا تھا؛ اے امیر المومنین! بعض لوگ آپ پر حملہ کرنے والے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: انہیں چھوڑ دو، میں اس وقت تک ان سے نہیں لڑوں گا جب تک وہ مجھ سے نہ لڑیں اور وہ عنقریب ایسا کریں گے۔ ❷

تو ایک دن میں ظہر کی نماز سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: اے امیر المومنین! نماز میں تھوڑی سی تاخیر کر دیجیے، میں ان لوگوں سے بات کرتا ہوں۔

---

❶ یہ حروراء کی طرف نسبت ہے۔ یہ کوفہ سے دو میل دور ایک بستی کا نام ہے، جن خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی تھی، ان کا سب سے پہلا مرکز یہی تھا، اس لیے یہ ان کی طرف منسوب ہے۔ دیکھیے: '' معجم البلدان '' (۲۴۵/۲) اور '' اللباب فی تهذیب الانساب '' (۳۵۹/۱)۔

❷ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارہ میں بتا دیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے آپ کے بارے میں ان سے ڈر لگتا ہے۔

میں نے کہا: ہرگز نہیں، کیوں کہ میں ایک اچھے اخلاق والا آدمی تھا اور کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے یمن کا ایک بہترین حلہ پہنا، کنگھی کی اور نصف النہار کے وقت ان کے پاس چلا گیا۔ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایسے لوگ تھے جن سے زیادہ محنتی لوگ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ ان کی پیشانیاں سجدوں کی وجہ سے زخمی ہو چکی تھیں اور ان کے ہاتھ اونٹوں کی کھروں کی طرح تھے۔ انہوں نے موٹی قمیصیں پہن رکھی تھیں۔ ان کے تہہ بند ٹخنوں سے اوپر تھے اور لاغری کی وجہ سے ان کے چہروں کے رنگ بدلے ہوئے تھے۔

میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور پوچھا: اے ابن عباس! آپ پر یہ حلہ کیسا ہے؟

میں نے کہا: تم مجھ پر عیب کیوں لگاتے ہو، حالاں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے اچھا یمنی حلہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر میں نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

﴿ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ ﴾ (الاعراف: ۳۲)

"پوچھیے (اے محمد!) کہ اللہ کی زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی ہے اور پاکیزہ رزق کو کس نے حرام کیا ہے؟"

تو وہ کہنے لگے: آپ کس لیے آئے ہیں؟

میں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ مہاجرین و انصار اور آپ ﷺ کے چچا کے بیٹے اور آپ ﷺ کے داماد کی طرف سے آیا ہوں۔ ان کے درمیان قرآن نازل ہوا ہے لہٰذا وہ تم سے زیادہ اس کی تفسیر کو جانتے ہیں۔ اور تمہارے اندر ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ میں تمہیں ان کا پیغام پہنچانے آیا ہوں اور انہیں تمہارا پیغام پہنچاؤں گا۔

تو ان میں سے ایک گروہ (اپنے ساتھیوں کو) کہنے لگا: تم قریش سے جھگڑا نہ کرو،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝﴾ (الاعراف: ۵۸)

''بلکہ وہ جھگڑالو قوم ہیں۔''

تو ان میں سے دو یا تین آدمی نکل کر الگ ہو گئے اور کہنے لگے: ہم اس سے بات کرتے ہیں۔

میں نے کہا: مجھے بتاؤ؛ تمہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں اور آپ ﷺ کے چچا کے بیٹے سے کیا دشمنی ہے؟

انہوں نے کہا: تین باتیں ہیں۔

میں نے کہا: کون سی؟

کہنے لگے: پہلی بات تو یہ کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم میں بندوں کو فیصل بنایا، حالاں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ﴾ (الانعام: ۵۷۔ یوسف: ۶۷۔۴۰)

''حکم صرف اللہ کا چلتا ہے۔''

میں نے کہا: ایک ہو گئی۔

انہوں نے کہا: دوسری بات یہ کہ اس نے جنگ کی۔ لیکن نہ تو انہیں (معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو) قیدی بنایا اور نہ ہی ان کے مال کو غنیمت۔ اگر وہ کافر تھے تو ان کو قیدی بنانا حلال تھا اور اگر وہ مومن تھے تو انہیں قیدی بنانا اور ان سے جنگ کرنا جائز نہ تھا۔

میں نے کہا: دو ہو گئیں، تیسری بات کیا ہے؟

انہوں نے کہا: اس نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ مٹا دیا ہے، لہٰذا وہ کافروں کا امیر ہوا۔

میں نے کہا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی کوئی اعتراض ہے؟

انہوں نے کہا: ہمیں یہی کافی ہیں۔

میں نے کہا: اگر میں تمہیں قرآن و سنت سے ایسے دلائل دوں جو تمہاری بات کا ردّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں تو کیا تم اپنے موقف سے رجوع کر لو گے؟

انہوں نے کہا: ہاں!

میں نے کہا: رہی یہ بات کہ امیر المؤمنین جناب علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کے حکم میں لوگوں کو فیصل کیوں بنایا؟ تو اس کا جواب میں تمہیں کتاب اللہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے خود ایک چوتھائی درہم کی قیمت کے بارے میں اپنا حکم بندوں کو سونپا ہے۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور نہیں کیا:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ ط﴾ (المائدہ: ۹۵)

''اے ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو۔ اس وقت کہ جب تم حالت احرام میں ہو۔ اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہوگا جو کہ مساوی ہوگا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے، جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کریں گے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ خود بندوں کو سونپا ہے۔ حالاں کہ اگر وہ چاہتا تو خود بھی اس بارے میں فیصلہ دے سکتا تھا۔ لہٰذا لوگوں کو حاکم بنانا درست ہوا۔

اب میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا لوگوں میں صلح کرانے اور ان کے خون کو گرانے کے لیے فیصل مقرر کرنا بہتر ہے یا کسی خرگوش کا فیصلہ کرنے کے لیے حکم مقرر کرنا؟

انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، یہی (فیصل مقرر کرنا) بہتر ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خاوند اور اس کی بیوی کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ط﴾ (النساء: ۳۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر تمھیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی ان بن کا خوف ہو تو ایک منصف مرد والوں میں سے مقرر کرو اور ایک عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو۔''

اب تمہیں میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا ان کی صلح کرانے اور ان کے خون کو گرنے سے بچانے کے لیے حکم مقرر کرنا ایک عورت سے بہتر نہیں ہے؟

اور پھر پوچھا: کیا میں نے تمہارے پہلے اعتراض کا جواب دے دیا؟

انہوں نے کہا: ہاں

میں نے کہا: رہا تمہارا یہ اعتراض کہ جناب علی رضی اللہ عنہ نے لڑائی جب کی تو نہ مخالفین کو قیدی بنایا اور نہ ہی ان کے مال کو غنیمت جانا تو کیا تم اپنی ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کو قیدی بنانا چاہتے ہو اور پھر ان کو بھی اسی طرح حلال سمجھتے ہو جس طرح دیگر عورتیں (لونڈیاں) تمہارے لیے حلال ہیں؟ اب اگر تم کہو کہ ہم ان کو اسی طرح حلال سمجھتے ہیں جس طرح دوسری عورتیں، تمہارے لیے حلال ہیں تو تم کفر کے مرتکب ہوئے۔

اور اگر تم کہو کہ وہ ہماری ماں نہیں، پھر بھی تم کافر ٹھہرے کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ط﴾

(الاحزاب: ٦)

''پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔''

لہٰذا تم دو گمراہیوں میں گھرے ہوئے ہو، ان سے نکلنے والی خیر لاؤ۔

کیا میں نے تمہارے دوسرے اعتراض کا بھی جواب دے دیا؟

انہوں نے کہا: ہاں!

اب رہا تمہارا یہ اعتراض کے انہوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لقب کیوں ختم کر دیا تو اس کے جواب میں مَیں تمہارے سامنے وہ دلیل لانے والا ہوں جس سے تم راضی ہو جاؤ گے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''دیکھئے: نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے دن مشرکین سے صلح فرمائی۔ آپ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: اے علی! (محمد رسول اللہ ﷺ کے جملہ کو تحریر سے) مٹا دے۔ اور لکھ: یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ (ﷺ) نے صلح کی ہے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔''

اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی ذات برکات جناب علی رضی اللہ عنہ سے نہایت اعلیٰ اور بہت بہتر ہے، اس کے باوجود آپ ﷺ نے بذاتِ خود (صلح نامے میں لکھے ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ) کو مٹا دیا تھا لیکن آپ ﷺ کا اپنے ہاتھ سے مذکورہ الفاظ کو مٹانے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی نبوت ختم ہوگئی۔

کیا میں نے تمہارے تیسرے اعتراض کا جواب بھی دے دیا؟

انہوں نے کہا: جی ہاں!

اس کے بعد ان میں سے دو ہزار نے رجوع کر لیا۔ ان کے علاوہ باقی سب مسلمانوں کے مقابلہ میں لڑائی کے لیے نکلے تو مہاجرین و انصار نے ان کو ان کی گمراہی کے سبب قتل کیا۔ [1]

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج و طریق سے خوارج کے خلاف دلیل لی۔ کیونکہ ان پر قرآن نازل ہوا تھا اور وہ اس کی تفسیر و تشریح کو بخوبی جاننے والے تھے۔ نیز وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تھے اور آپ ﷺ کی ہدایت کی سب سے زیادہ اتباع کرنے والے تھے۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے خوارج کے شبہات کی توجیہ اور حق کے بیان کو ترجیح دینا کھوکھلی گرج والے باطل کے مقابلہ میں زیادہ روشن ہے۔ نیز یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج سے دلیل لینے کے اعتبار سے ایک علمی دلیل ہے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اپنے آپ کو سنت نبوی ﷺ تک محدود رکھ۔ جہاں صحابہ ٹھہرے وہاں تو بھی ٹھہر جا۔ جو انہوں نے فرمایا، وہ تو بھی کہہ۔ جس کام سے وہ رکے رہے۔ تو بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رک جا۔ اور سلف صالحین کے راستے پر چل۔ تیرے لیے وہی کافی ہے جو ان کے لیے کافی تھا۔"❷

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

---

❶ اخرجه البخاری: ٥/٣٠٣، ٣٠٤ مع فتح الباری و صحیح مسلم: ١٢/١٣٤، ١٣٨ مع شرح نووی وله شاهد من حديث البراء بن عازب و انس بن مالك رضی الله عنهما.

❷ صحیح: الآجری فی "الشريعة"، ص: ٥٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Al-Furqan Trust

الفرقان ٹرسٹ

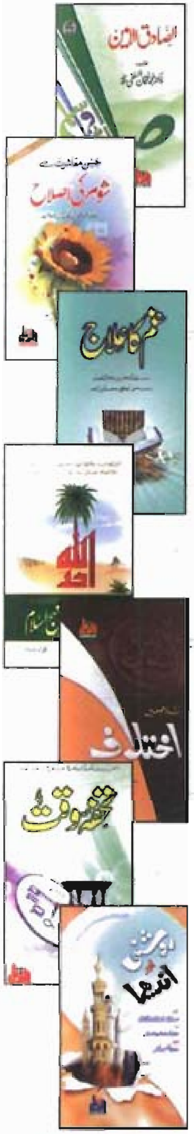

الصادق الامین
تصنیف
ڈاکٹر محمد لقمان السلفی حفظہ اللہ

جنس معاشرت سے شوہر کی اصلاح
مؤلف عبدالقادر بن محمد بن حسن ابو طالب
ترجمہ ابو الوفا عبدالرحمن عزیز
نظر ثانی ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد

غم کا علاج
تالیف
عبدالرحمن بن ناصر السعدی
ترجمہ وتحقیق
ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد

عقیدہ ایمان اور منہج اسلام
تالیف
عبداللہ بن عبدالحمید الاثری حفظہ اللہ
ترجمہ
ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد حفظہ اللہ

اسلام میں اختلاف کے اصول و آداب
ڈاکٹر طٰہٰ جابر فیاض العلوانی

تحفۂ وقت
فضیلۃ الشیخ
شفیق الرحمن الدراوی حفظہ اللہ

روشنی اور اندھیرا
تالیف
فضیلۃ الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی
ترجمہ
فضیلۃ الشیخ ابو عبداللہ عنایت اللہ سنابلی
نظر ثانی
فضیلۃ الشیخ ابو المکرم عبدالجلیل

مکتبۃ الکتاب
حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0321-4210145